عرض

ناظرین! اس زمانہ میں **توحید و عدل** کے متعلق بہت سے رسائل و کتب اردو میں شائع ہو چکے ہیں اور ان سب میں بہترین کتب **توحید القرآن و توحید الائمہ** مصنفہ و مولفہ حضرت مولانا محمد ہارون صاحب اعلی اللہ مقامہ ہیں ان کتب کے موجود ہوتے مجھ جیسے ناچیز کا ایسے اہم مسائل کے متعلق خامہ فرسائی کرنا ایک حد تک خرد دماغی کہا جا سکتا ہے۔ مگر چونکہ اس ذات اعلیٰ سے ہر شے و ہر شخص کے تعلقات وابستہ ہیں۔ اسلئے میں بھی اسکے حمد و ثنا کے گیت اپنے ناچیز قلم سے ادا کرتا ہوں۔ یہ روحانی و وجدانی گیت میری ساختہ نہ ہونگے بلکہ **قرآن واہلبیت** کی داس کے ہوئے ہونگے جسکے تمسک و اتباع کا حکم ہمارے مقدس رسول نے ہمکو دیا ممکن ہے کہ یہ حقیر کا مختصر رسالہ اس گنہگار کی نجات کا ایک قوی ذریعہ و وسیلہ ہو جائے۔ یہ رسالہ چھ ابواب و دو ضمیموں پر شامل ہے جسکی تفصیل درج ذیل ہے:-

باب اول۔ دربیان توحید و عدل ہنود و زردشتیان و تاؤ و کنفیوشش۔

باب دوم۔ " " " مذاہب یہود و نصاریٰ

باب سوم۔ باستثناء اسلام مذاہب عالم کی توحید و عدل کا خلاصہ۔

باب چہارم۔ دربیان اسلامی خدا۔ خدا کی ہستی اور اسکی وحدانیت کے دلائل اور اسکی ذات و صفات و عدل اور احسانات کا مختصر تذکرہ قرآن مجید۔

باب پنجم۔ اسلامی توحید و عدل کا خلاصہ مفسرین قرآن کے مقدس کلام سے۔

باب ششم۔ چند آئین اسلامی توحید کی برتری مذاہب عالم پر۔

ضمیمہ ۱۔ چند غیر مذاہب کے زبان و قلم سے اسلامی خدا کا تذکرہ۔

ضمیمہ ۲۔ خدا کے حضور دعا و مناجات اور آہ و زاری۔

ناظرین! اگر یہ مختصر رسالہ آپ حضرات کے پسند خاطر ہو تو حقیر کو اور حقیر کے بچوں کو دعائے خیر سے فراموش نہ کریں گے۔ اور دوسرے یہ کہ اولاد کے درس میں بھی اس کو شامل فرمائیں گے۔

الراقم۔ آغا برکت امروہہ

اسلامی خدا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تمہید

شریک ہے اور جس کا خدا اور اس کا کوئی ثانی
وہ بانی عالم ایجاد فانی

اسلام سے پہلے دنیا کی کیفیت اور اسلام نے اگر دنیا کو کیا تعلیم دی اور اب اسکے ماننے والوں کی کیفیت

اے اسلام! جسوقت تیرا ظہور ہوا اسوقت دنیا کی کیا حالت تھی اور زمانہ کا کیا رنگ ڈھنگ تھا۔ کفر و شرک کے چشمہ بہ رہے تھے تاریکی و جہالت کی تیرہ و تاریک گھٹا میں کل دنیا کو گھیرے ہوئے تھیں۔

اے اسلام! یہ تیرا ہی کام تھا کہ کفر و شرک کو نیست و نابود کرکے توحید و معرفت کا دریا بہایا اور یہ تیری ہی ہمت و جرأت تھی کہ تاریکی و جہالت کو فنا کرکے تہذیب و تمدن کا سہرا تیرا

اے اسلام! جسوقت دنیا میں تو نے قدم رکھا اسوقت زمانے نے تیرا خیر مقدم کسطرح پر کیا ہر خاکی انسان اپنے زعم باطل سے تیرے مقابلہ کے لئے آمادہ و تیار تھا اور تجھ پر ظلم و جور کرنے کیلئے بر سر عناد تھا مگر تو نے ان مصائب و تکالیف کی کچھ پروا نہ کی۔ آخر تو غالب اور باطل مغلوب ہوا۔ تیری فتح کا جھنڈا سربلند اور باطل کا پھریرا سرنگون ہوا۔

اے اسلام! اسوقت کروڑوں نفوس تیرے حلقہ بگوش ہیں مگر افسوس یہ سب آرام کی نیند سو رہے ہیں اگر تو مذہب الہامی نہ ہوتا۔ تیرا مددگار خدا نہ ہوتا اور تیرا محافظ یہ خدا نہ ہوتا تو آج تیرے مخالف تیرا نام و نشان صفحہ ہستی سے مٹا دیتے

اے اسلام! یہ تیرے پاک اور سچے اصول و فروع ہی ہیں کہ اغیار تجھ پر عاشق و فریفتہ ہو رہے ہیں اور تیری غلامی میں افریقہ۔ امریکہ اور یورپ والے داخل ہو رہے ہیں۔ اور اب بھی اگر

پیرو منفق ہو کر تیرے الہامی اصول و فروع کی اشاعت کریں تو ہر طرف صفحۂ ہستی پر تیرے ہی شیدائی نظر آئیں اور تیرے ہی حلقہ بگوش چاروں طرف دکھائی دیں۔

اسلامی توحید و عدل سے قبل مذاہب عالم کی توحید و عدل کا تذکرہ مناسب ہے

اے اسلام! اس وقت تیرے خدا کا ذکر خیر اپنے ناچیز قلم سے کرتا ہوں۔ قبل تیری توحید و عدل کے مذاہب عالم کی توحید و عدل بھی مختصراً عرض کرتا ہوں اسلئے کہ یہ قول مشہور و معروف ہے۔

الاشیاء تعرف باضدادھا۔ اشیاء اپنی ضدوں سے شناخت کیجاتی ہیں۔

اے اسلام! اس سے تیری حقانیت اہل بصیرت حضرات پر درخشان ہو کر رہیگی اور تیری سچائی کا سکہ اہل انصاف کے دلوں پر بیٹھ جائیگا اور وہ تسلیم کر لیں گے کہ کس مذہب کی توحید و عدل موید عقل اور مطابق فطرت ہے اور کس کی توحید مخالف عقل اور خلاف فطرت ہے۔ ؎

گر نبودے در مقابل روئے مکروہ و سیاہ
کس چہ دانستے جمال شاہد گلفام را
روشنی را قدر از تاریکی است و تیرگی
واز جہالت است عز و قدر عقل تمام را

باب اوّل

توحید و عدل

ہنود، زرتشتیان، وثنا و کنفیوشس

ہنود

ہندو مذہب کی ابتدا مخلوق پرستی پر ہے اسلئے ایک خدا کے بجائے متعدد خدا قائم ہوگئے

ہندو مذہب کی ابتدا مخلوق پرستی سے ہے۔ مخلوق پرستی کے باعث ایک خدا کی بجائے متعدد خدا قائم ہوگئے ان سادہ مزاج مخلوق خدا نے باد و باران۔ آب و آتش۔ آفتاب و ماہ وغیرہ کے متعلق یہ خیال کیا جبکہ یہ بزرگوار خوش ہوتے ہیں تو ہمکو مالا مال کر دیتے ہیں اور جب یہ غصہ میں ہوتے ہیں تو ہمکو تباہ و برباد کر ڈالتے ہیں۔ دیکھئے حضرت اگنی (آگ) جب یہ خوش ہوتی ہیں۔ کسقدر طعام لذیذ بریان ہمکو نصیب ہوتے ہیں اور جبکہ یہ ناخوش تو کچھ ٹھکانہ نہیں ہزاروں مکان کے مکان۔ ایک دم کے دم۔ ایک آن کے آن خاکستر سیاہ کر ڈالے جاتے ہیں۔ اسی طرح ہوا اور بارش چاند اور سورج کو لاحظ فرمایئے۔ جبکہ انکی نظر عنایات ہمارے حال زار پر ہوتی ہے اور انکا لطف ہماری طرف پھرتی ہے تو ہماری زراعت جسپر کہ ہماری زندگی کا انحصار ہے۔ سرسبز و شاداب کر دئے جاتے ہیں۔ بعدہ پھگی پر لائے جاتے ہیں۔ مگر جب ان بزرگواروں کی نگاہیں ہم پر ٹیڑھی پڑتی ہیں اور ترچھی نگاہوں سے دیکھنا شروع ہوتا ہے تو کچھ ٹھکانا نہیں۔ ایک آن کے آن۔ منٹوں و سکنڈوں میں کھیت کے کھیت پامال کر دئے جاتے ہیں ہمکا سڑا کرتی ہیں پیوند خاک کر دئے جاتے ہیں اسلئے انکو خوش رکھنے کی ضرورت ہے۔ انکا ناراض و ناخوش ہونا۔ ہمارا تباہ و برباد ہونا ہے۔ اسلئے انکے سامنے منا جاتیں کرنی چاہیں۔ نذر اور بھینٹ چڑھانی چاہئے۔ ہوم کا رسم پیش کرنا لازم ہے تاکہ یہ ہمیشہ ہم سے خوش رہیں اور ناخوش نہ ہونے پاویں۔

مخلوق پرستی کا ثبوت ہندوں کی ایک مقدس کتاب سے

ناظرین! اگر آپ کو میری اس تحریر پر یقین نہ آوے تو مہربانی فرماکر رگ وید مقدس کو ملاحظہ فرماویں اور دیکھیں کہ آیا کسطرح

اوس مین حضرت اگنی (آگ) سے مناجاتین کیجا رہی ہین اور کسطرح جناب سوریا (سورج) کے سامنے سجدہ کئے جا رہے ہین اور کسطرح حضرت سوما (چاند) کے سامنے پیشانی رگڑی جا رہی ہے اور کسطرح جناب اندر (آسمان) کے سامنے آہ و زاری ہو رہی ہے

اب مین چند انتخابات رگ وید مقدس مترجمہ ماسٹر للھمن داس صاحب مطبوعہ مطبع [illegible] توحید الائمہ جناب مولانا محمد اردن صاحب اعلی اللہ مقامہ سے اس مقام پر نقل کرتا ہون

(۱) "مین اگنی دیوتا کی جو ہوم کا بزرگ رد کارکن اور دیوتاؤن کو نذرین پہنچانے والا اور بڑا ثروت والا ہے ستا کرتا ہون (حمد کرتا ہون)"

(۲) "ایسا ہو کہ اگنی جو نذرون کا پہنچانے والا اور علم کا حاصل کرنے والا اور سچا نامور دیوتا ہے معہ دیوتاؤن کے یہان آوے"

(۳) "اے اگنی معہ تمام دیوتاؤن کے سوم کا رس (میٹھا عرق) پینے کو ہمارے یوجا مین آ اور نذر پیش کر (یعنی دیوتاؤن کو بھینٹ پیش کر)"

(۴) "ہم اندر (آسمان) اور وایو (ہوا) دونون دیوتاؤن کو جو دیو لوگ مین ہین سوم کا رس پینے کو بلاتے ہین"

وہ مذہب جو کہ مخلوق پرستی کا سبق پڑھائے کیا اہل توحید کہا جا سکتا ہے ؟

اہل انصاف خود خیال فرما سکتے ہین کہ کیا وہ مذہب ہمکو توحید کا سبق پڑھا سکتا ہے جو کہ باد و باران آب و آتش وغیرہ کے سامنے مناجاتین کرائے اور اسی زبان سے اوس خالق یکتا کی بھی حمد کروائے جو کہ باد و باران وغیرہ کا بھی خالق ہے. ان سادہ مزاج برادران ہنود نے یہ خیال نہ کیا کہ یہ تمام کی تمام کل کی کل مثل ہمارے ہی مخلوق ہین بلکہ یہ تو ہمارے ہی فائدہ کیلئے پیدا کی گئی ہین. یہ کیا ہمارے نفع و نقصان پر قادر ہو سکتی ہین نہین اور ہرگز نہین. در اصل یہ تو تمام کی تمام اوسی خالق یکتا کی محکوم ہین جو کہ خالق خلق ہے. یہ بلا حکم خدا ایک قدم آگے نہین بڑھا سکتین.

ہندو مذہب عناصر پرستی کے علاوہ بت پرستی بھی سکھاتا ہے بلکہ نہایت شرمناک پرستی بھی

ہندو مذہب عناصر پرستی کے علاوہ بت پرستی کا بھی سبق پڑھاتا ہے. بت پرستی تو درکنار نہایت شرمناک پرستی

بھی سکھاتا ہے جس کسی کو اس میرے بیان میں شبہہ ہو تو وہ سب باتفصیل تحریر کاش تر بیدادیش برتن مالا کا گیارہواں باب ملاحظہ فرماویں۔

کتاب مقدس اہل ہنود توحید کا سبق بھی پڑھاتی ہے مگر اس میں تمام توحید مضامین نہیں موجود ہیں اسلئے اس کتاب کے اہل دانشمند موحد نہیں کہے جاسکتے۔

ناظرین! مجھکو اس امر کا انکار نہیں کہ آیا وید مقدس ہمکو توحید کا سبق یعنی خدا کے ایک ہونے کا روحانی علم نہیں پڑھاتی وہ ضرور خدا کی وحدانیت کا اعلان کرتی ہے۔ وہ ضرور یہ بیان کرتی ہے کہ وہ ذات واحد سب سے پہلے ہے۔ چنانچہ میں اس بیان کی تائید میں ایک ستنتار گ وید کا کتاب خیر الکلام مصنفہ مولوی محمد عبد الغنی صاحب پوری وکیل سے اس مقام پر نقل کرتا ہوں وہ یہ کہ ابتدا شروع میں نہ نیست تھا نہ ہست۔ نہ اس وقت آسمان تھا نہ ہوا تھی۔ تو اسوقت اس تمام عمود دنیا کو کون شے لپیٹی ہوئی تھی۔ وہ کیا شے تھی کہ جسمیں دنیا مکنون تھی کیا دنیا اسوقت پانی کی بے تھاہ خلیج میں لپٹی ہوئی تھی اسوقت نہ فنا تھی نہ بقا۔ اسوقت دن تھا نہ رات ظلمت تھی نہ روشنی۔ ایک ذات واحد تھی جو موجود تھی سب کے پہلے ظلمت ظلمت میں اور تاریکی میں چھپی ہوئی ظاہر ہوئی اوسوقت تمام پانی ہی پانی اور عالم ہیولا۔ غیر مرتب ظاہر ہوا جسمیں کہ ذات واحد علم میں لپٹی ہوئی تھی۔۔۔

ناظرین! اس انتخاب سے اہل ہنود کا اہل توحید ہونا گو ظاہر ہوتا ہے مگر اس کے ساتھ ہی ساتھ یہ بھی عرض کردونگا کہ مادہ و روح کے ازلی و ابدی ہونے کے اعتقاد وید مقدس میں نہ پائے جاویں یا اصنام پرستی کے احکام اس بزرگ کتاب میں موجود نہ ہوں یا مثل اسکے اور خیالات کہ خدا تعالے جسم انسانی میں حلول کرتا ہے یا اسکی ذات خود اکیلا کر رہتی ہے یا مثل اسکے دیگر باتیں اس کتاب مقدس میں دکھائی نہ دیویں تو اسوقت ہمکو اہل ہنود کے موحد ہونے میں انکار نہ ہوگا مگر بخلاف اسکے یہ سب باتیں اس متبرک نوشتہ میں موجود ہیں اسلئے یہ کہنے پر مجبور ہیں کہ توحید ہنود جو ہونی چاہئے وہ نہیں ہے۔

ہندو مذہب مین بھی مثل دیگر مذاہب مختلف عقائد و خیالات کے اشخاص موجود ہین اسلئے اعتقاد توحید بھی الگ الگ ہین اور مذہب آریہ کی توحید کا بیان اور انکی توحید اللہ خدا کے اور دو قدیمون کا اعتقاد رکھنا ہے۔

ہندو مذہب مین بھی مثل دیگر مذاہب مختلف اعتقادات و خیالات کے اشخاص پائے جاتے ہین اور اسیطرح ان کے اعتقاد توحید بھی جداگانہ ہین۔ مذہب آریہ کا جو آجکل ترقی اس زمانہ مین روز بروز پر ہے اور بقول اون ہی کے ویدک دھرم کا سب سے بڑا فرقہ آریہ مذہب ہی ہے گو تسلیم کرلین تو اون کی توحید کو مہرشی سوامی دیانند سرسوتی مہاراج کی مصنفہ کتاب ستیارتھ پرکاش آریہ اودیش رتن مالا ستیارتھ پرکاش مہینہ مطبوعہ مطبع سرسوتی مشنری لاہور سے اس طرح ادا کرسکتے ہین۔ ایشور، جیو، پرکرتی یا مادہ یعنی جہان کی علت مادی یہ تینون وجود اپنی ذات سے ازلی ہین۔ (ازلی کی تعریف) جو نہ کبھی پیدا ہوا اور نہ اس کی کوئی علت ہو اور قایم بالذات ہو وہ ازلی ہے۔"

خلق خداوندی کے متعلق آریہ مذہب کا یہ اعتقاد ہے کہ نیستی سے ہستی غیر ممکن اسلئے مادہ و روح ازلی و ابدی وجود نہ ہوتے تو پرمیشر عالم اس دنیا کو کیسے پیدا کرتا

خلق خداوندی کے متعلق انکا یہ اعتقاد ہے کہ نیستی سے ہستی یعنی نہونے سے ہونا غیر ممکن ہے اسلئے اگر جیو اور مادہ جو مثل پروردگار عالم کے ازلی ہین نہوتے تو پرمیشور (خدا) کسطرح یہ رنگ برنگ کی صورتین و خلقین پیدا کرسکتا ہے حالانکہ اسکی ذات کو سرو شکتی مان (قادر مطلق) کہتے ہین سوامی دیانند مہاراج ہونکا مین تحریر فرماتے ہین "جس پرمیشور نے اس کائنات محسوس اور گوناگون مخلوقات کو پیدا کیا ہے وہی اس کو قایم رکھتا اور بناتا بگاڑتا ہے اسی کی فنا و بقا اسکے اختیار ہے" تو پھر تعجب ہے کہ پروردگار عالم کو ایسا تسلیم کرتے ہوئے کہتے ہین کہ اگر مادہ و روح قدیم نہوتے تو پروردگار عالم کیسے پیدا کرتا۔ دیانند مہاراج ستیارتھ پرکاش مین فرماتے ہین "کپڑا بنانے سے پہلے جولاہا - روئی کا سوت اور نلی وغیرہ موجود ہون تو کپڑا بنتا ہے۔ اسی طرح جہان کی آفرینش کے پہلے پرمیشور - مادہ - وقت اور آکاش اور جیو (جو سب ازلی ہین) موجود ہون تو اس جہان کی پیدایش ہوسکتی ہے اگر ان مین سے ایک بھی نہ ہو تو جہان بھی نہو۔"

اہل انصاف آریوں کی نظرات دیکھیں خود مذہب آریہ میں خدا کو عالم گری قوت و طاقت حاصل نہیں بلکہ جو کچھ ہیں وہ اعمال موت و زیست و پیدائش کا ہے جو دو کار عالم کو اعمال میں دخل نہیں۔

ناظرین اگر گہری نظر سے دیکھا جاوے
تو آپ انصاف معلوم کریں گے کہ خلق خدا کو ہی
کے متعلق آریہ سماجیوں کا اعتقاد یا سمجھے
کہ در اصل پروردگار عالم کچھ چیز نہیں۔ فنا و بقا اس کے اختیار میں نہیں۔ وہ خالق خلق
نہیں جو کچھ ہے وہ ہمارے اعمال۔ جو جیسا کریگا ویسے ہی صورتیں و شکلیں درود ب
اختیار کرتا جاویگا۔ در حقیقت موت و زیست ہمارے اختیار میں ہے۔ آفرینش تو اعمال
سے ہے۔ پیدائش تو کرم سے ہے۔ حالانکہ ہم ابھی آفرینش جو کہ اعمال کی پیدا ہوئی
بغیر روح و مادہ کے اتحاد کے کرم کس طرح وجود میں آسکے۔ غرض بہ توجہ مختصر حاصل
مقصود اس موقعہ پر یہ ہے کہ ہمارے اعمال ہی ہم کو تختہ ہی پر لٹکانے والے ہیں۔ اب موت
کا حال سنئے۔ درجہ ایک کے برہمچاری کیلئے جسکی میعاد چوبیس سال ہے مہرشی
سوامی دیانند مہاراج کا فتویٰ اوس کی عمر کیلئے ستر یا اسی سال کا ہے۔ دوسرا
درجہ چوالیس سال کا ہے جسکی زیست کی کو میعاد قیام دنیا کچھ نہیں بیان کیگئی۔
تیسرا درجہ جسکی مدت اوتالیس سال ہے اسلئے سوامی مہاراج نے چار سو برس کی
عمر تجویز فرمائی ہے۔ ستیارتھ پرکاش میں ہے۔ اولاد خود بخود کامل برہمچرج یعنی چہتر
الٹی برہمچرج کو قائم رکھکے عمل یعنی چار سو برس تک عمر کو بڑھا دیں۔

مذہب آریہ خدا کو بالخاصہ فاعل اعتقاد کرتا ہے

سوامی جی مہاراج خدا کو بالخاصہ فاعل اعتقاد
کرتے ہیں جس طرح آگ کا فطرتی خاصہ گرمی دینا اور جلانا ہے۔ اسی طرح پرمیشور کے
پیدا کرنے کا کام بھی بلا قصد و ارادہ کے ہے۔ ستیارتھ پرکاش میں آنکھ کی مثال دیتے
ہوئے فرماتے ہیں جو جس طرح آنکھ کا طبعی خاصہ دیکھنا ہے ویسے ہی پرمیشور کا طبعی خاصہ
جہان کو پیدا کر کے سب جیووں کو بشمار اشیاء بخش کر ربکار کرنا ہے۔ حالانکہ میں
سابقاً عرض کر چکا ہوں کہ خدا خالق خلق نہیں بلکہ اعمال خالق ہیں اسلئے کہ بلا اعمال جسم
مل نہیں سکتا ہے۔

آریہ مذہب کے مطابق خدا کسی کو کچھ نہیں بخشتا بلکہ جیسے اعمال ہوتے ہیں ویسی ہی اوسکو جزا و سزا دیدیتا ہے

عدل خداوندی کے متعلق سوامی جی کا بیان

راسخ اعتقاد کہ وہ ذات تینوں قدیموں کا ایک قدیم کسی کے گناہ معاف نہیں کرتا۔ خواہ انسان اوسکے حضور کیسے ہی آہ و زاری و گریہ و بیقراری کرے وہ گناہ کسی کے نہیں بخشتا۔ سوامی ممدوح "ایشور اپنے بھگتوں کے گناہ معاف کرتا ہے یا نہیں؟" کے جواب میں ستیارتھ پرکاش میں فرماتے ہیں "نہیں۔ کیونکہ اگر گناہ معاف کرے تو اس کا انصاف قایم نہ رہے اور سب آدمی بڑے ہو جائیں کیونکہ معافی کی خبر سنکر ہی ان کو گناہ کرنے میں بخوبی جرأت ہو جائے مثلاً اگر راجہ کسی کا قصور معاف کردے تو وہ اس خیال سے زیادہ بڑے گناہ کرنیکی جرأت کریگا کہ راجہ میرا قصور معاف کردیگا۔ اور اگر اسکو یہ یقین بھی ہو جاوے کہ راجہ سے میں ہاتھ جوڑ جاؤ کر اپنا قصور بخشوا لونگا تو جو قصور نہیں کرتے وہ بھی نڈر ہوکر قصور کرنے لگ جائیں گے۔ پس سب کاموں کا ٹھیک طور پر سزا و جزا دینا ہی ایشور کا کام ہے۔ معاف کرنا نہیں:

روح بالآخر مکتی یعنی دکھ سے چھوٹ کر سکھ کو حاصل کرتا ہے اور خدا میں رہ کر [illegible] حاصل ہی کر لیتی ہے مگر آخرکار کس عمل کے عوض اس دنیا میں دوبارہ دھکیلی جاتی ہے؟ اور [illegible] دنیا کا [illegible] ہو جاویگا اور دوسرے یہ کہ روح کی طاقت وغیرہ محدود ہے تو پھر مکتی کس طرح لامحدود ہو سکتی ہے؟

ناظرین! اب حضرت روح کو دیکھئے کہ آخر تناسخ کے ہزاروں جال توڑتے ہوئے مختلف صورتیں اور روپ اور شکل اختیار کرتی ہوئی بالآخر مکتی و نجات حاصل کر ہی لیتی ہے۔ اب حالت مکتی ملاحظہ فرمائیے۔ ستیارتھ پرکاش میں ہے۔ "مکت جیو دکھ سے چھوٹ کر سکھ کو حاصل کرتے ہیں اور برہم (خدا) میں رہ کر ہر جگہ موجود برہم میں مکت جیو بے روک ٹوک حرکت کرتا ہے علم الٰہی میں ستا (سرور) اور راحت پر ہوکر آزاد رہتا ہے" مگر آخرکار یہ حضرت انسان اس مکت خانہ (یعنی دنیا) میں دھکیل دئے جاتے ہیں۔ آخر کیوں۔ کس سزا کے عوض کس گناہ کے عیوض آخر وہ ذات جو تینوں میں کی ایک ہے۔ وہ ذات جو کہ بقول دیانند مہاراج "جیسے گولر کے پھل میں کیڑے پیدا ہوکر اس میں رہتے ہیں اور فنا ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح پرمیشور میں ساری کائنات کی حالت ہے" وہ ذات جس کی بقول دیانند مہاراج حضرت انسان اسکی حمد و ثنا سے اسکا وصل اور اسکا دیدار حاصل کرتا ہے۔ ستیارتھ پرکاش میں ہے "پرستش (عبادت) سے پر برہم پرمیشور سے وصل اور اس کا دیدار ہونا حاصل ہوتا ہے" کس مکتی کی غرض

ان غریب ارواحوں کو اپنے سے جدا کر کے اس بلاخانہ میں دوبارہ ڈھکیلتا ہے جس سے
نجات بہزار وقت بہزار مشکل حاصل کی تھی وہ اس لئے کہ آخر کار اس قابل رحم دنیا
کا خاتمہ ہو جاویگا اور اس پرمصائب جیل خانہ میں کوئی متنفس بھی باقی نہ رہیگا پھر شنکی
سوامی دیانند سرسوتی مہاراج ستیارتھ پرکاش میں فرماتے ہیں "اگر کوئی جیو بھی مکتی
سے لوٹ کر اس جہان میں نہ آوے تو جہان کا خاتمہ ہو جاوے یعنی جیو بالکل ختم ہو
جاویں" اور اگر پرمیشور نئے جیو پیدا کرتا ہے (حالانکہ ایسا نہیں ہے) تو جس مادہ سے
پیدا کرتا ہے وہ صرف ہو جاویگا کیونکہ خواہ کتنا ہی بھاری خزانہ کیوں نہ ہو اگر اس
میں خرچ ہی خرچ ہے اور آمد نہیں تو وہ کبھی نہ کبھی خالی ہو ہی جاویگا اس لئے
یہی درست ہے کہ جو مکتی حاصل کرتا ہے پھر مکتی سے واپس آتا ہے کیا تھوڑی ہی قید
کی نسبت عمر بھر کی قید یا پھانسی کو کوئی اچھا سمجھتا ہے مکتی سے واپس نہ ہونا اور عمر
بھر کی قید میں فرق اسی قدر اختلاف سے ہے کہ وہاں (دنیا) زندگی کی طرح مشقت نہیں
اوٹھانی پڑتی۔ باقی رہا برہم میں لین ہونا سو وہ تو گویا سمندر میں ڈوب مرنا ہے" ایک
اور وجہ بیان کی جاتی ہے "الپ تو جیو کی طاقت جسم وغیرہ اشتباہ اور وسائل
محدود ہیں۔ پھر ان کا پھل (نتیجہ) کس طرح لامحدود ہو سکتا ہے"!

ناظرین! یہ مختصر خاکہ تھا آریہ توحید و عدل کے
متعلق۔ اب میں باقی مذاہب اہل ہنود کی
توحید کے متعلق عرض کرتا ہوں اگرچہ ان سے
ہر ایک کی توحید جدا گانہ عرض کیجاوے تو ایک
جدا گانہ رسالہ کی ضرورت ہے اسلئے مختصرا
یہ عرض کیا جا سکتا ہے کہ بعض فرقہ تو اہل ہنود کے
مثل جین و بدھ قطعی منکر خدا ہیں۔ اگرچہ مذہب کی ایک شاخ قائل وجود حق سبحانہ وتعالیٰ
ہے مگر تو وہ بھی معتقد حلول ہے اور باقی کل کے کل حلول و اتحاد و ہمہ اوست وغیرہ کے
قائل معتقد و خالق تسلیم کئے گئے اور ان کے واقعات شاعرانہ ہی ہیں جنکو تحریر کرتے ہوئے

مذہب آریہ کے علاوہ دوسرے مذاہب اہل ہنود
کی توحید کا مختصر تذکرہ اور انہی کی کتب مقدسہ سے
جنمیں کہ بعض مذہب آریہ میں بھی مقبول و مستند ہیں ان
مذاہب میں بعض تو قطعی منکر خدا ہیں اور باقی کل کے کل
ہمہ اوست و حلول و اتحاد جسم و جسمانیت خدا کے قائل
ہیں اور اسکو محتاج غذا وغیرہ تصور فرماتے ہیں اور
خدا کی اوتار [illegible] اور دنیا کے
معبود و مخلوقات [illegible] ہیں اور ان میں
الہ خدا کو صفات [illegible] سے معرا و مبرا لکھا ہے۔

یا مدار کی منطقی نہیں ہے۔ پس تمہارے دنیوی افعال محض اپنی تبدیلیاں ہیں اور ان کا اثر
عالم برزخ پر کچھ نہیں پڑ سکتا۔ یقیناً جو پسند ہو وہ کرو تمہارا فعل اس حیرت انگیز عالم کیلئے
کچھ نفع و نقصان نہیں کر سکتا۔ تمہیں رنج محسوس ہوتا ہے کیونکہ تمہارا عقیدہ ہے کہ تمہارے
افعال سے عالم برزخ پر موثر ہونگے لیکن یہ خیالات اور عقائد بالکل خام اور باطل ہیں
تمہاری ہستی مثل خواب کے ہے جس کا دل خود بینی کے دھوکے میں پڑا ہے وہ اپنے
ہی آپ کو ہر فعل کا فاعل خیال کرتا ہے۔ گو ہر کام ہر حالت میں قدرتی خاصیتوں سے
انجام پاتا ہے کیونکہ عالم موجودات قدرت کاملہ سے وابستہ ہے۔ پس اے ارجن جو کام
تم مغالطہ کی وجہ سے کرنا نہیں چاہتے اُسے بلاقصد و ارادہ کرنے لگو گے۔ ہر متنفس کے
دل میں مالک حقیقی جلوہ گر ہے اور وہ اپنی قدرت سے اُسے ہر وقت اس طرح متحرک
رکھتا ہے گویا کوئی چلا رہا ہو۔ اس کا مطلب صاف لفظوں میں یہ ہے کہ تمہاری ہستی فی
نفسہ سایہ کی مانند ہے۔ تم کوئی کام خود نہیں کرتے تمہارے کاموں کی فاعل کوئی
دوسری ہستی ہی ہے تم خدا بنے ہوئے ہو مگر تم اپنی خود بینی کے پھیر میں اپنے آپ کو فاعل جانتے
ہو اور یہ بڑی غلطی ہے۔" (بھگوت گیتا منقول از رہنمایان ہند ترجمہ اور پرافٹس آف انڈیا)

(۹) "اسکے (پرماتما کے) دل میں یہ خواہش ہوئی کہ اپنے بدن سے ایک قسم کی خلقت
پیدا کرنی چاہیے تو اس نے پہلے پانی کو پیدا کیا پھر اس پانی میں بیج ڈالا۔ اب وہ
بیج مثل طلائی آفتاب کے بصورت بیضہ بن گیا پھر اس بیضہ سے برہماجی جو تمام مخلوقات
کے پیدا کرنے والے ہیں آپ سے آپ پیدا ہو گئے" (منوسمرتی ادھیا ۱ سوتر ۹
منقول از ترکیب ... مدرسہ الہیات کانپور)

(۱۰) "اسی طرح برہماجی ... ... (مخلوق) کو جاگر پر (فنا) کے وقت سب ناش (معدوم)
کر کے پرم خدا میں مل جاتے ہیں جبتک برہماجی جاگتے رہتے ہیں تب تک یہ جگت دیکھا پڑتا ہے
اور جب وہ شانت پرش (مطمئن انسان) یعنی برہمان جی سو جاتے ہیں تب پرلے
ہو جاتی ہے" (منوسمرتی ا۱-۵۱ و ۵۲ منقول از ترکیب ... مدرسہ الہیات کانپور)

(۱۱) اسکے بعد وہ آتما (خدا) پیدا (انسان کے ۹ سوراخوں مثلاً ناک وغیرہ) میں سوراخ

کرکے اس سوراخ کے راستہ سے جسم کے اندر داخل ہوا" (اتیریہ اپنشد ۱-۳-۱۲ منقول از ٹریکٹ ۳۵ مدرسہ الٰہیات کانپور)

(۱۲) "شکتیون (بے شمار طاقتون) مین سے ایک پرکرتی نامی اسکی ایک شکتی (طاقت) ہے مگر پھر بھی وہ پرکتی (مادہ) محض جڑ ہے روپ (بے شعور شکل)...... اور اسی پرکرتی مین جب برہم چیتن کا پرتی بمب (عکس) پڑا جس سے سب چیتنا (واقفیت) ہوئی ..... جگت کی رچنا (تخلیق) مین ایک ایشر برہم ہے کہ وہی کرتا (فاعل) وہی اپنت (آلہ) وہی اپادان (مادہ) ہے۔ اس سے بھِن (علیحدہ) نمت اپادان کارن (سبب) کوئی نہین اور وہی جگت کو رچ (بنا) کر خود ہی ہر دے (جسم) کے اندر جیو آتما روپ (شکل روح) ہو کر پرویش (داخل) ہوا" (ویدانت شاستر منقول از ٹریکٹ ۳۵ مدرسہ الٰہیات کانپور)

(۱۳) "نانک برہم گیانی آپ پرمیشور" (سکھمنی پوری ۸ چوک ۸ منقول از ستیارتھ پرکاش)

(۱۴) مسٹر گاندھی.... نے ایک طویل مضمون ہندو دہرم کے عنوان سے اپنے اخبار ینگ انڈیا مین شایع کیا ہے جسمین آپ نے عقاید کی توضیح کی ہے... لکھتے ہین کہ مین اپنے کو سناتن ہندو کہلاتا ہون اسلیے کہ (۱) مین ویدون۔ اپنشدون اور پرانون اور ہندون کی تمام مذہبی کتابون کو مانتا ہون اور اس سے اوتار اور تناسخ کا قائل ہوں (۲) ورن آشرم کا ویدک مفہوم کے مطابق نہ کہ عام مروجہ معنی کے مطابق قائل ہون (۳) مین وسیع تر معنی مین حفاظت گاؤ کا حامی ہون (۴) مین بت پرستی کے خلاف اعتقاد نہین رکھتا" (اصلاح لودیانہ ۱۹ اکتوبر ۱۹۲۱ء)

زرتشتیان

مذہب زرتشتی بھی شل ہنود کے حلوق پرست واقع ہوا ہے

تاریخ کی ورق گردانی سے یہ امر بخوبی ظاہر و ثابت ہوتا ہے کہ اہل ہند اور ایرانی ایک ہی باپ کے دو چار سے بیٹے اور ایک ہی مادر گیتی کے دو نونہال فرزند ہین۔ خواہ وقت زمین یا تفریق مذہبی ان دونون

کی مدد کا باعث ہوئی ہو مگر یہ ضرور ہے کہ یہ دونوں بعض بعض عقائد وغیرہ میں
تو ایک ہمرنگ و متفق دکھائی دیتے ہیں ۔ غرض یہ ہے کہ آگ جسطرح اہل ہند میں قابل
پرستش دیکھا جاتا ہے اسیطرح زردشتیوں میں بھی جسطرح چاند و سورج کے سامنے
اہل ہند اپنی پیشانی رگڑتے ہیں اسیطرح زردشتیان میں بھی یہ لائق حمد و ثنا ہیں ۔
اور قابل پوجا ہیں ۔ خلاصہ یہ کہ زردشتیان مثل اہل ہند عناصر پرستی و نجوم پرستی وغیرہ
خوب اچھی طرح سے کرتے ہیں ۔

عناصر پرستی کا ثبوت اس مذہب کی مقدس کتب کو بھی پیش کرتی ہیں ۔

ناظرین یہ ہیں اس اپنے بیان کی تائید و تصدیق میں کہ
یہ مذہب بھی عناصر پرستی و نجوم پرستی کا حکم لگاتا ہے اس
مذہب کی دو کتب مقدسہ کے مختصر حالات اس مقام پر پیش کرتا ہوں جسسے میری تحریر کی صحت
بخوبی ظاہر ہو جاویگی ایک تو **زند پازند** اور دوسرے **وساتیر** ۔

(۱) **زند پازند** کے متعلق جناب مولانا مولوی السید محمد ہارون صاحب اعلی اللہ مقامہ
توحید الائمہ میں اس طرح فرماتے ہیں ۔

”زند پازند کے دیکھنے والے کو معلوم ہو سکتا ہے کہ اسکے مصنف کے نزدیک جسطرح
معبود حقیقی قابل پرستش ہے اسی طرح سورج ۔ چاند ۔ آگ ۔ صبح بھی قابل پرستش ہیں
اور انکو اسطرح خطاب کیا گیا ہے جیسے خدا تعالی کو خطاب کرنا چاہئے اور اونکر
اسی طرح دعائیں مانگی گئی ہیں جیسے خدا تعالی سے دعا مانگی جاتی ہے ۔ انکو صاحب
روح ۔ صاحب حواس ۔ صاحب ادراک ۔ صاحب عقل ۔ صاحب گوش و چشم
تسلیم کیا گیا ہے انہیں قدرت تسلیم کی گئی ہے ۔ غرض جو ایک خدائے حقیقی کی صفت
ہونی چاہئے وہ ان میں مان لی گئی ہے مگر باوجود اسکے انکو خدا کا بنایا اور پیدا
کیا ہوا بھی تسلیم کیا گیا ہے“

(۲) **وساتیر** کے متعلق دو رائیں اس مقام پر تحریر کرونگا ۔ اول **سر جان ملکم** صاحب
مؤلف و مصنف تاریخ ایران کی اور دوسرے مولوی محمد عبد الحی صاحب مرحوم وکیل [illegible]
مؤلف و مصنف مخبر الکلام کی ۔ اب میں ہر دو بزرگوار اشخاص کی رائیں درج ذیل

(ل) ......این کتاب را کتاب مقدس خوانند مملو است از ستایش خداوند و مدح آفتاب و ماہ و سایر سیارگان بنابرین واضح است کہ در ابتدا اہالی ایران پرستش خالق و احترام اجرام سماوی نمودند نوشتہ شدہ است (تاریخ ایران جلد اول)

(ب) "ان مناجات یعنی مجموعہ وساتیر میں کچھ صفات باریتعالی، کچھ مسائل فلسفہ، کچھ مسائل طبعی حکماء یونان میں کواکب پرستی۔ آتش پرستی کے طریقے بھی مذکور ہیں اور کچھ پیشین گوئیاں بھی لکھی گئی ہیں۔ فلکیات و عنصریات کے مسائل بھی نظر آتے ہیں (خیر الکلام)

کیا مخلوق پرست موحد کہے جا سکتے ہیں؟

ناظرین! اب میں وہی سوال جو کہ ہندو توحید کے متعلق گزشتہ اوراق میں کر چکا ہوں۔ پھر بیان کرونگا کہ آیا وہ مذہب ہمکو توحید کا سبق پڑھا سکتا ہے جو کہ خالق یکتا کے علاوہ دوسروں کے سامنے بھی سجدہ جائز کروائے جو کہ اسکی مخلوق ہوں اسکی پیدا کی ہوئی ہوں۔ غرض یہ ہے کہ اہل عقل کے نزدیک اسکا جواب یہی ہو سکتا ہے کہ وہ مذہب جو کہ پروردگار عالم کے علاوہ دوسروں کے سامنے بھی سجدے کرائے ہرگز موحد نہیں کہا جا سکتا اور وہ مذہب ہرگز توحید کا سبق نہیں پڑھا سکتا۔

حضرت زردشت کے بیان سے دنیا کے دو خالق یزدان اور اہرمن ثابت ہوتے ہیں۔

مذہب زردشتی کے بانی حضرت اسپنتا زردشت ہیں انکے اقوال سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ دنیا کے دو خالق ہیں نیکی کا خدا ہورامزدہ جسکے دوسرے اسمائے مقدس سپنتا مینوش ہرمزد یزدان اور نور ہیں۔ بدی کا خدا جسکے دوسرے نام انگرہ مینوش، اہرمن یا ظلمت ہیں۔ سر جان ملکم صاحب حضرت زردشت کا قول اپنی تاریخ ایران جلد ۱ میں تحریر کرتے ہیں۔ "دو چیز اصل ہمہ چیزہاست۔ نیک و بد و ہر یک را قوت خلاقیت است و افعال ہر یک بضد دیگر است و از افعال این دو ترکیب خیر و شر در جمیع موجودات ساریست فرشتگان ہرمزد بحافظت عناصر و فصول و بنی نوع انسان پردازند و وکلائے اہرمن بخرابی کوشند و منبع خیر ہرمزد بزرگ ابدی و سرمدیست و لاجرم در آخر الامر غلبہ خیر را باشد نور مصدر نیکیہا است و ظلمت منشاء بدیہا۔"

حضرت زردشت کی رائے کہ جسکا فرزند نرینہ نہ ہو تو وہ داخل بہشت نہیں ہو سکتا خدا کی عدالت پر حرف لاتی ہے

عدل خداوندی کے متعلق حضرت زردشت کا یہ خیال پاتا ہوں کہ جسکے فرزند نرینہ نہ ہو تو وہ داخل بہشت نہیں ہو سکتا اسکے لئے مناسب ہے کہ کوئی بچہ گود لے

صاحب خیر الکلام تعلیم زردشت کے جند باب میں فرماتے ہیں "اسکی (یعنی بے اولاد کی) دنیا ہوگا وہ بہشت میں نہ جا سکیگا۔ اسکو مناسب ہے کہ کسی دوسرے کے بیٹے کو گود لے۔ اگر کسی سبب خاص سے گود نہ لے سکتا ہو تو اپنے اقربا کو ہدایت کر دے کہ وہ اسکے لئے بعد اسکے مرنے کیسیکو گود لیں" خیال بھی جس طبیعت سے فی زمانہ بعض افراد ہیں حضرت زردشت کے زمانہ میں موجود ہوتے تو متنبہ کرنیکی ضرورت پیش نہ آتی چند سالوں کا واقعہ ہے کہ ایک آریہ ڈاکٹر صاحب نے دوران تقریر میں فرمایا "انسان اگر چاہے کہ میرے یہاں لڑکا پیدا ہو یا لڑکی تو اسکی یہ تمنا پوری ہو سکتی وہ اسپر قادر ہے" دریافت کیا گیا "کس طرح" جواباً فرمایا "خیال" میں نے کہا "ضرور میں قوت خیال کو ایک حد تک تسلیم کرتا ہوں نہ اس درجہ۔ فی زمانہ خصوصاً اہل ہنود میں ہزار دن لڑکے کی آرزو لیکر مالک نہ ہوئے مگر اد کا نام کو نہ ہوا۔ لڑکیاں تڑپتی رہ گئیں۔ دوسروں کے لڑکے مالک ہال ہے۔ افسوس جناب قوت خیال کو اپنے کام میں نہ لائے ذرا آپ اپنی ذات کو کیوں ستی فرمایا اسلئے کہ ابتک آپکے یہاں لڑکیاں ہی لڑکیاں پیدا ہوئیں اور کوئی لڑکا نہیں اور نہ کوئی لڑکا ابتک پیدا بھی ہوا" اس جواب کو تو ڈاکٹر صاحب ممدوح سنکر کچھ ساکت ہوئے بعدہ فرمایا "بھیا! اسوقت تک مجھکو تجربہ نہیں ہوا تھا۔ اب لڑکے ہی لڑکے پیدا ہونگے" عرض کیا "جناب ابتک تو آپکے تجربہ ناکافی ہی رہے آیندہ کے متعلق کیا کہا جا سکتا ہے" غرض یہ تو جملہ معترضہ تھا۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں وہ یہ کہ ایک غریب آدمی جو کہ نہایت ہی تنگدست و مفلس ہے اسکو کوئی گود لڑکا نہ ملے۔ رئیس و مالدار تو ہے نہیں ایک کی ضرورت و موجود مگر اس فقر و فاقہ کی حالت میں وہ نہایت ہی نیک دیندار اور خدا پرست بھی ہے۔ تو اس غریب کی بخشش کس طرح ہوگی اور اسکا داخلہ جنت میں کس نوعیت سے ہوگا۔ پس تو اس قانون کے دیدے سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ خدا

نوٹ ایک دھرم ساجی سے مجھکو یہ معلوم ہوا تھا کہ ہندو مذہب میں بھی یہ ہے کہ جسکے فرزند نرینہ نہ ہو تو وہ داخل بہشت نہیں ہوگا

عادل ہیں۔ (ملاحظہ ہو) تکلیف مالا یطاق کا دینے والا اور انسانی قوت سے بالاتر احکام کا جاری کرنے والا ہے

اس مذہب میں بھی دیگر مذاہب کی طرح مختلف اعتقادات و خیالات مروج ہیں اور قریب قریب کل کل نے دو خالق یزدان و اہرمن کو تجویز کیا بعض نے تو یہاں تک کہا کہ اللہ تعالیٰ و شیطان میں جنگ و جدال بھی واقع ہوئی اور بعض نے یہاں تک بھی لکھ مارا ہے کہ خدا کا ایک حصہ مسخ ہو گیا تھا جس کی وجہ سے اہرمن صاحب پیدا ہوئے۔

مذہب پارسی۔ اس مذہب میں بھی مختلف اعتقادات و خیالات کے اشخاص پائے جاتے ہیں اسلئے ہر ایک کے خیالات توحید بھی جداگانہ ہوتے جاتے ہیں مگر یہ ضرور ہے کہ قریب قریب کل کے کل نے دو خالق (لفظ بلفظ) دیگر یزدان (خدا) اور اہرمن (شیطان) کو تجویز کیا۔ بعض نے ان میں سے ان دونوں کو قدیم و ازلی و ابدی تصور کیا اور کہا کہ ان دونوں نے آپس میں نیکی و بدی کو تقسیم کر لیا ہے اور بعض نے اہرمن کو حادث بھی کہا اور جو اسکے حدوث کے قائل ہوئے تو انہوں نے اسکی پیدائش کو عجیب نوعیت سے بیان کرنا شروع کیا انہیں سے ایک نے یہ کہا کہ خدا نے یہ خیال کیا کہ اگر میرا کوئی مخالف پیدا ہو تو کیا ہو بھی اور ایک نے یہ لکھا کہ خدا کا ایک حصہ مسخ ہو گیا تھا غرض ان وجوہات سے حضرت اہرمن پیدا ہوئے۔ لطف تو یہ ہے کہ اہرمن اور یزدان میں جنگ و جدال بھی واقع ہوئی۔ فرشتے درمیان میں بیچ بنے جب کہیں قصہ ختم ہوا اور بعض نے انہیں ایسے معبود کی بھی پرستش شروع کر دی جو کہ نیم عورت اور نیم مرد تھا۔

تاؤ و کنفیوشش

تاؤ و کنفیوشش چین و جاپان و تاتار کے قدیمی مذاہب ہیں اور ان مذاہب کے بانیان کا مختصر حال

تاؤ و کنفیوشش چین و جاپان اور تاتار کے قدیمی مذاہب ہیں اور اب بھی انکا وجود کچھ نہ کچھ وہاں موجود ہے اول الذکر مذہب کا بانی حضرت لاوزی ہیں جو کہ جناب مسیح سے چھ سو سال پیشتر پیدا ہوئے اور آخر الذکر کے حضرت کنگ فیوٹز (کنفیوشش) ہیں جو کہ جناب مسیح علیہ السلام سے پانچسو [illegible] بمقام [illegible] پیدا ہوئے

توحید مذہب تاؤ [illegible] بالآخر اس مذہب میں بت پرستی بھی قائم ہو گئی

ناظرین! اب مذہب تاؤ کی توحید کو کون بے خبر الکلام سے اس طرح بیان کر سکتے ہیں۔ وہ (یعنی حضرت لاوزی) خدا کو تاؤ کہا کرتا اور اسکی تعلیم کا اصل مدعا یہ تھا کہ انسان اپنی خودی کو ترک کر کے تاؤ (خدا) میں فنا ہو جاوے یعنی ایک ہو جاوے

جسقدر کل چیزیں اور موجودات بنتے ہیں وہ سب کچھ تھا اور کچھ بھی نہ تھا وہ ہر ایک چیز کا سبب اور موجد تھا تمام چیزیں تاؤ سے نکلیں تاؤ سے بنیں اور آخر تاؤ ہی کی طرف واپس جائیں گی اس تعلیم (ہمہ اوست و اتحاد) کے باریک نکات کو عوام نہ سمجھ سکے اور لاؤ دسزی والی مذہب تاؤ کو ایک وجود ذی العلم سمجھنے لگے ۔ ایسا خیال ہمہ اوست آب حیات دیتا ہے وہ بھی فنا ہو گا رفتہ رفتہ لاؤ دسزی کی عمدہ تعلیمات بالکل فراموش ہو گئیں اور اوسکی جگہ جادوگری و دیوتا پرستی نے لے لی ۔"

توحید مذہب کنفیوشس کا بیان ۔ کنفیوشس کے متعلق یہ کہا جا سکتا ہے کہ اوسکا خیال کوئی جدید مذہب جاری کرنے کا نہ تھا اور کوئی مذہبی تعلیم دی مگر ضرور سوائے اخلاقی ہوئی پوجن اوسکے انتقال کے بعد شروع ہو گئی ۔

ناظرین ! اب کنفیوشس کی توحید کے متعلق ہمیں معلوم ہونا ہے کیا حضرت کنفیوشس نے کیا توحید کی تعلیم دی ۔ صاحب غیر مسلم تو لکھتے ہیں کہ کنفیوشس کا دراصل کوئی مذہب جدید نہ تھا وہ ایک قسم کا ملکی و اخلاقی طریقہ فلسفہ کا ہوا تھا ۔ مگر ایک عام خیالات نے اوسکو مذہب مان لیا ۔ چینی اپنی زبان میں خدا کو شانگتی کہتے ہیں اور اوسکی پرستش صرف بادشاہ کی ذات پر محدود ہے ۔ کنفیوشس نے نہ تو خدا کی ذات کا انکار کیا نہ اوسکی پرستش کرنے سے کسی کو روکا نہ ترغیب دی ...... کنفیوشس کے اصولوں پر غور لحاظ کرنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ دراصل اوسکا ارادہ کسی جدید مذہب جاری کرنے کا نہ تھا اوسکی تعلیم فلسفیانہ تھی مگر وہ اوسکا فلسفیانہ پن صرف اوسکی حیات تک محدود رہا ۔ بعد اوس تعلیم نے بت پرستی کا جامہ پہنکر دوسری صورت پیدا کر دی اور ایک نیا مذہب قائم کر دیا ۔ یہی مصنف اس تحریر کے ماقبل فرماتے ہیں ۔ کنفیوشس زندگی میں ایک واجب التعظیم شخص خیال کیا گیا ۔ رفتہ رفتہ اوسکی مورتیں بنائی گئیں اوسنے خدا سمجھانے گئے شہنشاہ اور کل امراء حکام اوسکو سجدہ کرنے لگے ۔"

ایک دوسرے مولف و مصنف مولوی عبد اللہ خان جنکی تالیف سے ایک مختصر رسالہ شائع عالم ہے اوسمیں اوس مضمون نے حضرت کنفیوشس کے حالات بھی تحریر کئے ہیں ۔ اس سے بھی بیان بالا کی تائید پائی جاتی ہے ۔ مولف موصوف نے کنفیوشس کے شاگردوں کو چار پر منقسم کیا ہے ۔ ابتدائی جماعت کے پڑھنے والے کو صرف اخلاقی تعلیم دیجاتی تھی ۔ دوسری جماعت والے کو فصاحت

تاریخ الاسلام میں تحریر کرتے ہیں "صابی ہندؤن کیطرح خدا کی وحدانیت کے ساتھ بہت سے درمیانی دیوتاؤن (قوتون) کے قائل تھے۔ چاند۔ سورج۔ ستارون کی پرستش کرتے تھے جمعون نے صابی کا ترجمہ بھی رعایت سے ستارہ پرست کیا ہے۔ مرزبان حکم تاریخ ایران میں ان لوگون کے عقاید کے متعلق اس طرح بیان کرتے ہیں "صابئین کہ بخداوند قایلند ولاکن سیارگان را مدبر امور عالم میدانند گفتہ شدہ است کہ صابئین متابعت کلدانین قدیم نمودہ وعلم نجوم از ایشان بمیراث گرفتہ اند واین غلطی است کہ اصلاً خود از پرستش سیارگان است"۔

صابئین نے ستارون کے واسطے معبد بھی قرار دیئے اور انمین انکے فرضی بت بھی رکھے اور انکی پوجا پاٹ اور نذر بھینٹ بھی کی اور انسانی قربانی بھی انکے لئے جایز رکھی۔

ناظرین! صابئین نے سات معبد مطابق سات سیارون کے بنائے۔ اور انمین انکی فرضی مورتین بنا کر رکھین اور انکے سامنے سجدے کئے آخر ان کے سامنے پیشانی ہمیون نذر کی جاتی اسلئے کہ یہ مرادون کے دینے والے اور مینہ کے برسانے والے وغیرہ قرار دیئے گئے۔ انکے مذہبی پیشوا پہاڑون کے کھوہون اور غارون میں ٹھیکران سیارون نے لوٹکانتے سے۔ پروفیسر نواب علی صاحب سیارون کے اختیارات کا خاکا اور ستارہ پرستون کی تعظیم وتکریم کا نقشہ اسطرح کھینچتے ہین "وہ انسان کی قسمت کا فیصلہ کرنے والے بھی کواکب قرار دئے گئے۔ انکے سامنے سر تسلیم خم ہونے لگا۔ نذر بھینٹ چڑھائی جانے لگی۔ یہانتک کہ انکی خوشنودی کیواسطے انسانی قربانی بھی ہونے لگی۔ شوالے انکے نام سے منسوب ہوئے اور پتھر کی مورتین انکی مظاہر تصور کی گئین۔ جنکے سامنے خاص وعام جھکنے لگے مرادین مانگنے لگے اور خبیث روحون اور بھوتون سے جنکو انکے واہمہ نے عجیب وغریب خوفناک صورتون مین تصور کیا تھا پناہ مانگنے لگے"۔

یہود

مذہب یہود حضرت موسیٰ کیطرف منسوب ہے اس مذہب کی تعلیم واشاعت کل انبیاء بنی اسرائیل کرتے رہے اور یسوع نے بھی اس مذہب کی کتب مقدسہ کے متعلق یہ کہا کہ میں انہیں منسوخ کرنے نہیں آیا بلکہ انکی تعلیم کو مکمل کرنے آیا ہون۔

ناظرین! یہ مذہب حضرت موسیٰ کیطرف منسوب ہے اس مذہب کی تعلیم واشاعت کل انبیاء بنی اسرائیل تا جناب عیسیٰ کرتے رہے۔ یہانتک کہ جناب یسوع نے فرمایا کہ "یہ نہ سمجھو کہ میں توریت یا نبیون کی کتابون کو منسوخ کرنے آیا ہون منسوخ

کرنے نہیں بلکہ پورا کرنے آیا ہوں۔

توحید یہود خدا کے لئے جسم اور محدود قدرت اور اولاد کا تجویز کرنا ہے

یہود کی مذہب کی توحید کو پروفیسر نواب علی صاحب ایم۔ اے۔ بی کے الفاظ سے اس طرح ادا کر چکے ہیں۔

(یہود) خدائے واحد کی ذات اور صفات میں تشبیہ کے قائل ہوگئے یعنی اسکو جسمانی جانکر اسکے لئے حقیقتاً جسم اور مکان اور اعضا ثابت کرتے تھے اور اسکے لئے انسانی قدرت اور طاقت ماننے لگے یعنی یہ کہ وہ آسمان اور زمین پیدا کرکے تھک گیا اور ہفتہ کے روز آرام لیا۔ علاوہ اسکے حضرت عزیرؑ کو اسکا بیٹا ماننے لگے اور انبیاؤں کے نسبت فاسد گمان رکھنے لگے۔

یہودیوں نے خدا پرستی کے علاوہ بت پرستی بھی کی۔

پروفیسر صاحب ممدوح اس تحریر سے قبل یہ بھی فرماتے ہیں حضرت موسیٰ کی حیات ہی میں جب آپ کوہ طور پر توریت کیواسطے تشریف لیگئے سامری کے اغوا سے اس سرکش گروہ نے گوسالہ پرستی شروع کردی اتنا ہی نہیں بلکہ ارض کنعان اور فلسطین پر قبضہ پاکر بنی اسرائیل مفتوحہ قوموں کے میل جول سے بت پرستی کی طرف مائل ہوگئے۔ اگرچہ ان خرابیوں کی اصلاح انبیائے بنی اسرائیل جو وقتاً فوقتاً ان میں پیدا ہوتے رہے کرتے رہے مگر پھر بھی انکی یہ حالت تھی کہ کبھی ان برگزیدگان الٰہی کو شہید کرکے بتوں کی پرستش کرتے تھے اور پاک نوشتوں کو جلا دیتے تھے اور کبھی پھر توبہ و استغفار کرکے یہوا پرست ہو جاتے تھے۔ صاحب خیر الکلام تو انکی بت پرستی کا یہاں تک خاکہ کھینچتے ہیں " منسا بادشاہ کے عہد حکومت میں بت پرستی و کفر کا یہ زور و شور ہوا کہ خاص بیت المقدس میں بت رکھے گئے۔ انکا دست تصرف بیت المقدس تک ہی نہیں بڑھا بلکہ کعبہ بھی انکے ہاتھوں سے محفوظ نہ رہا۔ گاڈفری ہیگنس اپالوجی فار محمد میں کہتے ہیں " (کعبہ میں) ابراہیم کی مورت سب سے زیادہ مشہور تھی اور نوح اور موسیٰ کی بھی مورتیں موجود تھیں اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ غالباً ان تصاویر کی مذہب یہود تھا "

یہودی مذہب میں بھی مختلف اعتقادات کے لوگ پائے جاتے ہیں۔ غالباً ان سب کے نزدیک توریت مقدس قابل تعظیم ہے اور اس صحیفہ کا صاحب جسم اور غیر مبدل ہونا وغیرہ ثابت ہے

ناظرین! مذہب یہود میں بھی مختلف فرقہ و گروہ پائے جاتے ہیں غالباً ان سب کے نزدیک توریت مقدس واجب التعظیم ہے۔ توریت کو دیکھئے

سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ خدا نے انسان کو اپنی شکل و صورت پر بنایا۔ غرض یہ ہے کہ خدا
صاحب جسم ہے۔ اور ترنا چڑھنا بھی ہے۔ باغوں میں بھی ٹہلتا ہے۔ ہنسنا نہیں بھی تادل زدگی
اپنے کاموں میں پچھتانا بھی ہے۔ غرض اس قسم کی باتیں توریت مقدس میں موجود ہے۔ ازل
ایسا ہے کہ دو چار پشتوں تک نہیں چھوڑتا۔ مثلاً زید نے اگر کوئی برا کام کیا ہو تو برادر کے
زید اور عمرو کے پوتے سے بدلہ لے گا بلکہ اس سے بھی آگے۔

اب میں اپنے ان بیانات کی تائید و تصدیق میں چند انتخابات توریت مقدس اس مقام پر پیش کرتا ہوں۔

(۱) "تب خدا نے کہا کہ ہم انسان کو اپنی صورت اور اپنی مانند بناویں کہ وہ سمندر کی مچھلیوں پر اور آسمان کے پرندوں پر اور تمام زمین پر اور سب کیڑے مکوڑوں پر جو زمین پر رینگتے ہیں سرداری کریں۔ اور خدا نے انسان کو اپنی صورت پر پیدا کیا خدا کی صورت پر اسکو (یعنی آدم کو) پیدا کیا۔ نر و ناری (مرد و عورت) کو پیدا کیا۔" (کتاب پیدائش باب ۱ آیت ۲۶، ۲۷)

(۲) "اور انہوں نے (یعنی آدم و حوا نے) خداوند خدا کی آواز جو ٹھنڈے وقت باغ میں پھرتا تھا سنی اور آدم اور اسکی جورو نے آپ کو خداوند خدا کے سامنے سے باغ کے درختوں میں چھپایا۔" (کتاب پیدائش باب ۳ آیت ۸)

(۳) "اور خداوند خدا نے کہا۔ دیکھو کہ انسان نیک و بد کی پہچان میں ہم میں سے (یعنی خداؤں کی طرح سے) ایک (خدا) کی مانند ہو گیا۔" (کتاب پیدائش باب ۳ آیت ۲۲)

(۴) "جب روئے زمین پر آدمی بہت ہونے لگے اور ان سے بیٹیاں پیدا ہوئیں۔ تو خدا کے بیٹوں نے آدمیوں کی بیٹیوں کو دیکھا کہ وہ خوبصورت ہیں اور ان سبھوں میں سے جسے جو پسند آئیں اپنے لئے جورو چن لی۔" (کتاب پیدائش باب ۶ آیت ۱، ۲)

(۵) "اور خداوند نے دیکھا کہ زمین پر انسان کی بدی بہت بڑھ گئی اور اس کے دل کے تصور اور خیال روز بروز صرف بد ہی ہوتے ہیں۔ تب خداوند زمین پر انسان کو پیدا کرنے سے پچھتایا اور نہایت دلگیر ہوا۔" (کتاب پیدائش باب ۶ آیت ۵، ۶)

(۶) "اور خداوند اس شہر اور برج کو جسے بنی آدم بناتے تھے۔ دیکھنے اترا۔" (کتاب پیدائش

باب ۱۱ آیت ۵)

(۷) "تب خداوند نے ابرام (یعنی حضرت ابراہیم) کو دکھلائی دیکے کہا کہ یہی ملک تیری نسل کو دونگا اور اس نے وہاں خداوند کے لئے جو اس پر ظاہر ہوا ایک قربانگاہ بنائی" (کتاب پیدائش باب ۱۲ آیت ۷)

(۸) "اور جب ابرام سے (خدا) باتیں کر چکا تب خدا اسکے پاس سے اوپر گیا" (کتاب پیدائش باب ۱۷ - آیت ۲۲)

(۹) "پھر خداوند ممرے کے بلوطوں میں اُسے (یعنی ابراہیم کو) نظر آیا اور وہ دن کو گرمی کے وقت اپنے خیمے کے دروازہ پر بیٹھا تھا۔ اور اس نے اپنی آنکھیں اوٹھا کے نظر کی اور کیا دیکھا کہ تین مرد (ایک خدا اور دو فرشتہ) اس کے پاس کھڑے ہیں۔ وہ انہیں دیکھکر خیمے کے دروازہ سے ان کے ملنے کو دوڑا اور زمین تک ان کے آگے جھکا۔ اور بولا کہ اے خداوند اگر مجھ پر تیری مہربانی ہے تو اپنے بندے کے پاس سے چلے نہ جائیے کہ تھوڑا سا پانی لایا جائے اور آپ اپنے پاؤں دھو کر اس درخت کے نیچے آرام کیجئے میں تھوڑی روٹی لاتا ہوں۔ تازہ دم ہو جئیے بعد اسکے آگے جائیے کیونکہ اسی لئے اپنے بندے کے یہاں آئے ہیں۔ تب انھوں نے کہا۔ یونہی کر جیسا تو نے کہا ہے۔ اور ابرام خیمے میں سرہ کے پاس دوڑا گیا اور کہا کہ تین پیمانہ آٹا لیکے جلد گوندھ کے پھلکے پکا۔ اور گلے کی طرف دوڑا اور ایک موٹا تازہ بچھڑا لا کر ایک جوان کو دیا اور اس نے جلد اُسے تیار کیا ہے۔ پھر اس نے گھی اور دودھ اور اس بچھڑے کو جو اس نے پکوایا تھا لیکے ان کے سامنے رکھا اور آپ ان کے پاس درخت کے نیچے کھڑا رہا اور انہوں نے کھایا۔" (کتاب پیدائش باب ۱۸ آیت ۱ تا ۸)

(۱۰) "تب موسیٰ اور ہارون اور ندب اور ابیہو اور ستر بزرگ اسرائیلی اوپر گئے۔ اور انہوں نے اسرائیل کے خدا کو دیکھا اور اس کے پاؤں کے تلے جیسے نیلم کے پتھر کی گچکاری اور اس کی شفافی جرم آسمان کی مانند تھی۔ اور بنی اسرائیل کے امیروں پر اس نے اپنا ہاتھ نہ رکھا انہوں نے خدا کو دیکھا اور کھایا اور پیا۔" (کتاب خروج باب ۲۴ آیت ۹ تا ۱۱)

(۱۱) "سو خداوند نے ناگہاں موسیٰ کو اور ہارون اور مریم کو فرمایا کہ تم تینوں جماعت کے خیمہ کے پاس آؤ۔ سو وہ تینوں آئے۔ تب خداوند بدلی کے ستون میں ہو کے اترا اور خیمہ کے دروازے پر کھڑا ہوا اور ہارون اور مریم کو بلایا۔ وہ دونوں آگے آئے تب اوس نے فرمایا کہ میری باتیں سنو۔ اگر تم میں سے کوئی نبی ہوتا تو میں جو خداوند ہوں اپنے تئیں رویا میں اوسے معلوم کرواتا اور اوس سے خواب میں باتیں کرتا۔ پر میرا بندہ موسیٰ ایسا نہیں کہ وہ میرے سارے گھر میں امانتدار ہے۔ میں اوس سے آمنے سامنے صریح باتیں کرتا ہوں اور نہ کہ پوشیدہ باتیں اور وہ خداوند کی شبیہ کو دیکھے گا" (کتاب گنتی باب ۱۲ آیت ۴ تا ۸)

(۱۲) اور باپ دادوں کی بدکاریاں ان کی اولاد پر جو مجھ سے عداوت رکھتے ہیں تیسری اور چوتھی پشت تک پہنچاتا ہوں (کتاب خروج باب ۲۰ آیت ۵)

نصاریٰ

عہد عتیق اور عہد جدید دونوں انکی مذہبی کتابیں ہیں اسلئے جو اعتقادات متعلق توحید و عدل عہد عتیق میں ہونگے اونکے ماننے کی حضرات کو ضرورت تسلیم ہوگی عہد عتیق سے خدا کا صاحب جسم ہونا وغیرہ ثابت ہوتا ہے اسلئے حضرات مسیحی نے بھی جناب عیسیٰ کو داہنے ہاتھ خدا کے بٹھایا۔

وہ لوگ جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف منسوب ہوں ان سب کے نزدیک عہد عتیق یعنی عہد نامہ قدیم (جسمیں توریت و زبور وغیرہ شامل ہیں) اور عہد جدید یعنی عہد نامہ جدید جسمیں اناجیل اربعہ وغیرہ شامل ہیں) واجب التسلیم ہیں۔ غرض اس سے یہ ہے کہ جو اعتقادات توحید اہل یہود کے مطابق توریت مقدس ہونگے اونکے ماننے اور تسلیم کرنے کو حضرات مسیحی بھی آمادہ و تیار ہونگے۔ عہد عتیق سے خدا کی جسم و جسمانیت ظاہر و ثابت ہے اسی لئے حضرات مسیحی نے بھی جناب مسیح کو پروردگار عالم کے داہنے ہاتھ کی طرف بٹھایا۔ صاحب خیر الکلام زبان مسیحی کا بیان تاریخ کلیسا اردو مطبوعہ [illegible] سے اس طرح نقل کرتے ہیں۔ ہم لوگ (مسیحی) خدائے واحد کے معتقد ہیں لیکن طریق و ترتیب ذیل کے ساتھ یعنی خدا کا ایک بیٹا بھی ہے اسکا کلمہ جو اس سے نکلا جسنے سب کے سب مخلوقات بنائی اور جسکے بغیر کچھ بھی نہیں بنا اسکو خدا نے

بلکہ ہمیشہ اللہ بھی اور اس سے وہ ہو تو دو ہوا۔ وہ (یعنی) انسان اور خدا دونوں تھے
انسان کا بیٹا اور خدا کا بیٹا اور عیسیٰ مسیح کہلایا گیا۔ اسنے جا کھی سہی اور مر گیا۔ کتاب مقدس
کے بموجب دفن کیا گیا پھر باپ نے اٹھایا اور آسمان پر لے لیا کہ وہاں باپ کے دہنی
دست بیٹھے اور وہاں سے پھر زندہ اور مردہ کے انصاف کو آوے۔ اسنے آسمان سے اپنے وعدہ
بموجب روح القدس اور تسلی دہ اور ان سب کا ایمان پاک کرنیوالا اور جو باپ بیٹے
اور روح القدس (یعنی اعتقاد تثلیث) کو مانتے ہیں بھیجا۔

دین کی بربادی بہت کر فرقہ قایم ہوئے اور انکی توحید کا خون کر دیا۔ اور ان کل میں مشہور تر رومن کیتھولک۔ اور پروٹسٹنٹ ہیں مگر یہ دونوں تثلیث کے معتقد ہیں اور رومن کیتھولک نے تصویر پرستی وغیرہ بھی کی اور رسم ملا دی دوسروں نے بھی۔

دین مسیحی میں بھی متعدد فرقے مثل دیگر مذاہب کے قایم ہوئے اور ہر ایک کی توحید بھی مختلف دکھائی دیتی ہے۔ فی زمانہ دو فرقہ نہایت مشہور ہیں۔ ایک رومن کیتھولک جو قدیمی ہے
اور دوسرا پروٹسٹنٹ جسکا بانی مارٹن لیوتھر جرمنی ہے۔ مگر یہ دونوں کے دونوں تثلیث
کے معتقد ہیں۔ بہ فرق صرف یہ کہ پروٹسٹنٹ تصویر پرستی کا مخالف ہے مگر کیتھولک مریم و عیسیٰ
اور دیگر بزرگان دین کی تصویر پرستی کا حکم لگانے والا ہے۔
مسٹر امیر علی صاحب تنقید الکلام میں لکھتے ہیں ".......... انہوں نے (یعنی عیسائیوں نے)
حضرت مسیح اور حواریں کے تبرکات کی پرستش شروع کر دی اور مادر عیسیٰ کی تصویر کو گوٹے
کے کپڑے پہنا کر پوجنے لگے۔"
مسٹر جان ڈیون پورٹ اپالوجی فار محمد اینڈ دی قرآن میں لکھتے ہیں: "اس زمانہ یعنی
زمانہ ظہور اسلام میں مذہب عیسائی سے زیادہ کوئی چیز بالتصریح خراب نہ تھی وہ دونوں
شاخیں مذہب عیسائی کی جو ملک ایشیا و افریقہ میں پھیل گئی تھیں انھوں نے طرح طرح
کی بدعتیں اور بد اعتقادیاں اختیار کر لی تھیں۔ اور ہمیشہ باہمی مباحثوں اور مناقشوں میں
مصروف رہتی تھیں اور ایرینین۔ نسطورین۔ سبلین۔ اور یوٹیکین مذہب والوں
کی تکراروں سے نہایت دق تھیں۔ اون کے پادریوں کی بے اعتدالی اور عہدوں کی
فروخت اور [illegible] خدا اور [illegible] لوگوں کو نہایت

جدید وضع کر دیا تھا۔ عرب کے جنگلوں میں جاہل اور شوریدہ مغز راہب بکثرت تھے۔ جو بیہودہ تخیلات میں دماغ سوزی کر کے اپنی اوقات خراب کیا کرتے تھے اور اکثر ان کے غول کے غول شہروں میں آ کر اہل شہر کو اپنے توہمات تلوار کے ذریعہ سے سکھایا اور منوایا کرتے تھے۔ نہایت ذلیل بت پرستی نے اس سادی پرستش کی جگہ چھین لی تھی جس میں حضرت عیسیٰ نے خدائے حکم الاطلاق اور قادر مطلق اور بے مثال و نفع رسان کی بندگی کا حکم کیا ہے انہوں نے اپنے خیال میں ایک نیا اور کلیسیا قایم کر لیا تھا اور آئین اپنے مذہب کے ولیوں شہیدوں کو آباد خیال کرتے تھے جیسا کہ بت پرست اپنے دیوتاؤں سے اور کلیسیا کو آباد کرتے تھے۔ اس زمانہ میں ایسے عیسائی بھی تھے جو یوسف کی زوجہ (یعنی مادر جناب عیسیٰ علیہ السلام) میں الوہیت کی صفات قایم کرتے تھے۔ تبرکوں۔ تصویروں اور صورتوں کو نہایت خلوص کے ساتھ وہی لوگ پوجتے تھے جنکو حضرت مسیح نے فرمایا تھا کہ تم اپنی دعا صرف زندہ خدا سے کیا کرو۔ اسکندریہ حلب اور دمشق میں بھی مذہب عیسوی کا یہی حال ہو رہا تھا محمد کے زمانہ میں ان تمام لوگوں نے اپنے مذہبی اصول کو چھوڑ دیا تھا اور مسائل فروعی میں غیر متناہی جھگڑوں میں مصروف رہتے تھے۔ عرب کے اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) کو معلوم ہو گیا تھا کہ ہم اپنے اپنے مذہبوں کی بڑی اصل یعنی خدائے تعالےٰ کی خاص پرستش بھول گئے ہیں اور سوء اعتقادی اور بدعتوں کے لحاظ سے اپنے بت پرست ہمعصروں کے مساوی ہیں۔

ناظرین! عیسائی فرقوں کے مختصر حالات خیر الکلام و تنقید الکلام و توحید الآیمہ وغیرہ سے آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔ بعض نے اعتقاد کیا کہ مسیح پورے خدا ہیں بعض نے یہ کہا کہ بیٹا (مسیح) باپ (خدا) سے پیدا نہیں ہوئے اور نہ کسی چیز میں سے بنائے گئے بعض نے یہ کہا کہ مسیح قدیم ازلی ہیں۔ قدیم ازلی سے پیدا ہوئے۔ مادر عیسیٰ نے قدیم ازلی کو جنا۔ جس وقت تک کلا اقنوم العلم نے لباس انسانی نہیں پہنا تھا اسوقت تک خدا کے بیٹے نہیں ہوئے تھے بعض نے یہ کہا کہ خدا تعالےٰ کے تین اقنوم ہیں۔ ایک وجود۔ دوسرے علم یا کلمہ جس سے مسیح پیدا ہوئے۔ تیسرے حیاۃ (جس سے روح القدس پیدا ہوئے) یہ اقنوم نہ زاید بر ذات ہیں اور نہ عین ذات باری تعالےٰ اقنوم العلم جسد عیسیٰ سے متحد ہو گیا اسلئے

بیٹا ہمیشہ سے نہ پیدا ہوا تھا ایک (خدا باعلم) قدیم دوسرا (بیٹا) حادث لہٰذا آپ (یعنی مسیح) خدا بھی ہیں اور انسان بھی بعض نے یہ کہا کہ کلمہ سے حضرت مسیح پیدا ہوئے اسلئے خدا ہی مسیح ہو گئے خدا و مسیح ایک ہیں بعض نے یہ کہا کہ خدا نے مسیح میں حلول کیا بعض نے یہ کہا کہ خدا کی الوہیت کا ایک حصہ یا خدا ے ایک خاص قوت نکلکر یا خدا کی ذات میں سے ایک جز و جدا ہو کر خدا کے بیٹے (مسیح) میں آملا بعض نے یہ کہا کہ بیٹا (جناب مسیح) نہ صرف ویسا ہی درجہ رکھتے ہیں جیسے کہ باپ (خدا) بلکہ اصلیت میں بھی باپ کے برابر ہیں بعض نے یہ کہا کہ تین ہستی کی ضرورت سے کمالیت کے طور پر تمام خدائی صفات سے موصوف ہیں جنکا نام بیحد ہے اور آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں اور تمام دنیا میں موجود ہیں بعض نے یہ کہا کہ بیٹا (یعنی جناب مسیح) خدا میں اس طرح ہیں جیسے انسان میں عقل بعض نے باپ (خدا) بیٹے (جناب مسیح) کے سوا جناب مریم (والدہ جناب مسیح) کو بھی خدا مانا بعض نے یہ کہا کہ بیٹے (حضرت عیسیٰ) کے ساتھ باپ (یعنی خدا) بھی مصلوب ہو گیا غرض خلاصہ یہ ہے کہ ان حضرات نے جناب عیسیٰ علیہ السلام کو پروردگار عالم قرار دیا یا اسکے مثل ایک کے بجائے تین یا چار خدا قائم کئے۔ یہ حلول و اتحاد کے بھی معتقد دکھائی دیتے ہیں۔ اب میں آگی توحید کو خلیفہ محمد حسن خان بہادر مرحوم سی آئی ای وزیر اعظم ریاست پٹیالہ کی نادر تصنیف و تالیف کتاب اعجاز التنزیل سے اس مقام پر تحریر کرتا ہوں۔ وہ یہ کہ قبل نبوت محمد عربی عیسائیوں کے بھی اصل اعتقاد (توحید) میں فرق آگیا تھا اور خدا کو چھوڑ کر خود حضرت عیسیٰ کو خدا اور خدا کا بیٹا وغیرہ سمجھتے تھے اور بہت سے فرقے پیدا ہو گئے تھے۔ چنانچہ کوئی تو آپ (جناب مسیح) کو پورا خدا سمجھتا تھا۔ کوئی خدا سے مشابہ تر اور ابن اللہ سمجھتا اور یہ کہتا تھا کہ خدا نے خفیف سا شائبہ جبانیت آپکو اس غرض سے عطا کیا تھا کہ انسان خاکی لبان کو نظر آسکیں کوئی کہتا تھا کہ بیٹا کے ساتھ باپ بھی مصلوب ہو گیا کسی کا اعتقاد تھا کہ مسیح کی بشریت و الوہیت باہم ملکر ایک حقیقت واحدہ ہو گئی کسیکا قول تھا کہ اگرچہ مسیح کی ماہیتیں دو ہیں مگر ان سے اثر وہ ایک ہی ظاہر ہوتا تھا وغیرہ وغیرہ چنانچہ گبن اپنی مشہور تاریخ زوال سلطنت روم میں لکھتا ہے کہ بت پرستی کے فنا ہو جانے کے بعد عیسائی لوگ زہد و تقویٰ کو اپنا شعار گردان کر رہبانیت

پر قناعت کرتے مگر ان مین تخم نفاق پیدا ہو چکا تھا اور انکو بھی فکر رہتی تھی کہ اپنے پیغمبر کے آیت کو دریافت کرین نہ یہ کہ اسکے احکام پر عمل کرین ......

تاظرین عہد جدید کے ... سے بھی مذکور ... کی تائید و تصدیق پیشتر ہوئی ہے اسلئے کہ اس مقدس کتاب سے بھی یہی ظاہر ہوتا ہے کہ خدا

صاحب اولاد ہے یا مسیح خدا ہین یا پروردگار عالم نے جناب مسیح مین حلول فرمایا ہے۔ یا جناب مسیح پروردگار عالم کے دست راست تشریف رکھتے ہین یا اعتقاد تثلیث کہ باپ (خدا) بیٹا (عیسیٰ) اور روح القدس ایک ہین۔

اب مین چند انتخابات عہد جدید درج ذیل کرتا ہون۔

(۱) جب یسوع قیصریہ فلپی کے علاقے مین آیا تو اپنے شاگردون سے یہ پوچھا کہ لوگ ابن آدم (حضرت آدم سے خدا کے بیٹے تھے لوقا کی انجیل باب آیت ۳۸) کو کیا کہتے ہین؟ ۔ انھون نے کہا بعض یوحنا بپتسمہ (اصطباغ) دینے والا کہتے ہین بعض ایلیاہ (الیاس) بعض یرمیاہ (ارمیاہ) یا نبیون مین سے کوئی ۔ اس نے ان سے کہا مگر تم مجھے کیا کہتے ہو۔ شمعون پطرس نے جواب مین کہا تو زندہ خدا کا بیٹا مسیح ہے (جب کہ اولاد حضرت آدم سے بھی ہین اور زندہ خدا کے بیٹے بھی) یسوع نے جواب مین اس سے کہا کہ مبارک ہے تو شمعون بر یوناہ کیونکہ یہ بات گوشت اور خون نے نہین بلکہ میرے باپ نے جو آسمان پر ہے تجھ پر ظاہر کی ہے (انجیل متی باب ۱۶ آیت ۱۳ لغایت ۱۷)

(۲) کیونکہ جسطرح باپ مردون کو اٹھاتا ہے اور زندہ کرتا ہے اسی طرح بیٹا بھی (اپنے اختیار سے نہ کہ حکم خدا سے) جنھین چاہتا ہے زندہ کرتا ہون ......

کیونکہ جسطرح باپ اپنے مین زندگی رکھتا ہے اسی طرح اس نے بیٹے کو بھی یہ بخشا کہ اپنے آپ مین (ہمیشہ کی) زندگی رکھے (انجیل یوحنا باب ۵ آیت ۲۱ و ۲۶)۔

(۳) مین (یعنی مسیح) اور باپ (یعنی خدا) ایک ہین (یعنی خدا ہی مسیح ہے)۔ یہودیون نے اسے سنگسار کرنے کیلئے پھر پتھر اٹھائے۔ یسوع نے انہین جواب دیا کہ مین نے

تم کو باپ کی طرف سے بہتیرے اچھے کام دکھائے ہیں۔ ان میں سے کس کام کے سبب مجھے سنگسار کرتے ہو۔ یہودیوں نے اُسے جواب دیا کہ اچھے کام کے سبب نہیں بلکہ کفر کے سبب تجھے سنگسار کرتے ہیں اور اس لئے کہ تو آدمی ہو کر اپنے آپ کو خدا بناتا ہے۔ یسوع نے انہیں جواب دیا کیا تمہاری شریعت میں یہ نہیں لکھا کہ میں نے کہا تم خدا ہو۔ جبکہ اسنے انہیں خدا کہا جن کے پاس خدا کا کلام آیا (اور کتاب مقدس کا باطل ہونا ممکن نہیں) آیا تم اس شخص سے جسے باپ نے مقدس کر کے دنیا میں بھیجا کہتے ہو کہ تو کفر بکتا ہے اس لئے کہ میں نے کہا میں خدا کا بیٹا ہوں (خدا کا بیٹا نہیں کہا بلکہ یہ کہا کہ میں اور باپ ایک ہیں) اگر میں اپنے باپ کے کام نہیں کرتا تو میرا یقین نہ کرو۔ لیکن اگر میں کرتا ہوں تو گو میرا یقین نہ کرو مگر ان کاموں کا یقین کرو تاکہ تم جانو اور سمجھو کہ باپ مجھ میں ہے اور میں باپ میں (یعنی باپ اور بیٹا دونوں ملے ہوئے ہیں یعنی ایک دوسرے میں حلول کئے ہوئے ہیں (انجیل یوحنا باب ۱۰ آیت ۳۰ لغایت ۳۸)

(۴) "مبارک ہیں وہ جو پاک دل ہیں کیونکہ وہ خدا کو دیکھیں گے۔" (انجیل متی باب ۵ آیت ۸)

(۵) "جب انہوں نے یہ باتیں سنیں تو جی میں جل گئے اور اس (یعنی ستفن) پر دانت پیسنے لگے۔ مگر اس نے روح القدس سے معمور ہو کر آسمان کی طرف غور سے نظر کی اور خدا کا جلال اور یسوع کو خدا کی دہنی طرف کھڑا دیکھکر۔ کہا کہ دیکھو میں آسمان کو کھلا ہوا اور ابن آدم کو خدا کی دہنی طرف کھڑا دیکھتا ہوں۔ (رسولوں کے اعمال باب ۷ آیت ۵۴ تا ۵۶)

(۶) اگلے زمانہ میں خدا نے باپ دادوں سے حصہ بحصہ اور طرح بطرح نبیوں کی معرفت کلام کر کے۔ اس زمانہ کے آخر میں ہم سے بیٹے کی معرفت کلام کیا جسے اس نے ساری چیزوں کا وارث ٹھہرایا اور جسکے وسیلے سے اس نے عالم بھی پیدا کئے۔ وہ اوس کے جلال کا پرتو اور اوس کی ذات کا نقش ہو کر سب چیزوں کو اپنی قدرت کے کلام سے سنبھالتا ہے وہ گناہوں کو دھو کر (یعنی جناب مسیح جو مصلوب ہوئے انکی وجہ سے

انکی امت کے کل گناہ گارون کے کل گناہ دور ہو گئے اب انسے کچھ باز پرس نہ ہوگی مصلوب ہونے کے بعد جناب مسیح عالم بالا پر کبریا کی دہنی طرف جا بیٹھا۔ (عبرانیون کے نام کا خط باب آیت الغایت ۳)

(۷) "کیونکہ تین ہین جو آسمان پر گواہی دیتے ہین باپ (خدا) کلمہ (مسیح) اور روح القدس (غالبا جبرئیل) اور یہ تینون ایک ہین (یوحنا کا پہلا عام خط باب ۵ آیت ۷)

فٹ نوٹ: انتخاب نمبر (۷) انگریزی و فارسی وثیقہ جدید سے نقل کیا گیا ہے اسلئے کہ یہ آیت تثلیث مقدس بائبل اردو مطبوعہ فیض بخش اسٹیم پریس فیروز پور [illegible] سے نکال ڈالی گئی ہے۔ ہولی بائبل انگریزی مطبوعہ یونیورسٹی پریس اسفورڈ میرے پاس ہے جس کو برٹش اینڈ فارن بائبل سوسائٹی لنڈن نے شایع کیا ہے اور فارسی مین صرف وثیقہ جدید میرے پاس ہے جس کو بیپٹسٹ مشن پریس کلکتہ نے [illegible] مین شایع کیا ہے اسکو ہنری مارٹن قسیس نے باستعانت میرزا سید علی شیرازی مرتب کیا ہے۔ اب مین ہر دو کی اصل عبارت درج ذیل کرتا ہون۔

7. "For there are three that bear record in heaven the Father the Word, and the Holy Ghost & these three are one" (The first-epistle general John. (V)	"که در آسمان سه هستند که شهادت میدهند. پدر و کلمه و روح القدس و این هر سه یک هستند" (نامه عام اول یوحنا حواری باب پنجم آیت ۷)

باب سوم

در بیان

ہنود۔ و زردشتیان و تاؤ و کنفیوشش و صابئین و یہود و نصاریٰ

کی

توحید و عدل کا خلاصہ

ناظرین! ہنود و زردشتیان و تاؤ و کنفیوشش و صابئین و یہود و نصاریٰ کا اعتقاد توحید و عدل گذشتہ اوراق مین	باستثنا اسلام مذاہب عالم کی توحید و عدل کا خلاصہ

کسی قدر مفصل فرما چکے ہین اب ان سب کے عقاید کو اس مقام پر اختصار کے ساتھ پیش کرتا ہون

(۱) دنیا کی ہر چیز خدا ہے۔ ایک نہین بلکہ ہزارون۔ ہزارون نہین بلکہ لاکھون۔ لاکھون تو کیا بلکہ لاتعداد خدا ہین۔

(۲) خدا جسم انسانی مین حلول کرتا ہے۔ اس لئے بہت سے خدا قرار پاتے ہین اسلئے جتنے اوتار یا انبیاء گذرے وہ سب کے سب خدا تھے یا انسان بحالت نجات خدا مین جا کر اس معنی سے بہت سے انسان خدا ہو جاتے ہین۔

(۳) دنیا کے متعدد خدا ہین۔ ایک نہین بلکہ دو۔ تین۔ چار وغیرہ۔

(۴) اللہ تعالےٰ کے علاوہ دنیا کے متعدد خالق ہین۔

(۵) پروردگار عالم کے علاوہ متعدد وجود ازلی و ابدی اور قدیم ہین یعنی جنکی نہ ابتدا ہے اور نہ انتہا۔ نہ انکو کسی نے پیدا کیا ہے اور نہ انکو کوئی فنا کر سکتا ہے۔

(۶) اللہ تعالےٰ کے ماسوا متعدد اشیاء قابل پرستش اور لائق بندگی ہین۔

(۷) پروردگار عالم صاحب جسم ہے۔ خوراک کہا کر بڑھتا بھی ہے۔ ضیافتین بھی تناول فرماتا ہے۔ اوتر نا چڑھتا بھی ہے۔ باغ باغیچون مین بھی ٹہلتا ہے۔ تکان بھی اسکو معلوم ہوتی ہے۔ اپنے کامون پر پچھتاتا بھی ہے

(۸) اللہ تعالےٰ صاحب اولاد بھی ہے اور اوسکی اولاد اسکے داہنے جانب بیٹھی بھی ہے

(۹) پروردگار عالم کا دیدار بھی حاصل ہوگا۔

(۱۰) اللہ تعالے اور اسکے مخالف سے جنگ وجدل بھی واقع ہوتی ہے۔ درمیان میں صلح بھی کرائی جاتی ہے۔ بیچ شرائط صلح بھی طے کرتے ہیں۔

(۱۱) پروردگار عالم کا ایک حصہ مسخ ہوگیا تھا یا اسکو خراب فکرین بھی لاحق ہوا کرتی ہیں یا اس میں کوئی بدبودار چیز بھی تھی۔

(۱۲) اللہ تعالے کے تین اقنوم ہیں۔ ایک وجود۔ دوسرے علم۔ تیسرے حیاۃ۔ یہ اقنوم زائد بر ذات ہیں اور نہ عین ذات باری تعالے۔

(۱۳) پروردگار عالم کی کوئی صفات بھی نہیں یعنی اسکی ذات صفات سے معری ہے۔

(۱۴) اللہ تعالے ایسا قادر ہے کہ وہ نیستی سے ہستی نہیں کرسکتا مثلاً مادہ وغیرہ ازلی وابدی وجود نہ ہوں تو وہ کچھ پیدا نہیں کرسکتا۔

(۱۵) پروردگار عالم بالخاصہ فاعل ہے یعنی جسطرح پر کہ سورج سے روشنی اور آگ سے گرمی وغیرہ بلاقصد پیدا ہوتی ہیں اسی طرح پر اسکے کام بھی ہیں۔

(۱۶) اللہ تعالے انسان کے ہر فعل کا فاعل ہے۔ سچ جھوٹ اچھا و برا کام بھی وہی کرتا ہے

(۱۷) پروردگار عالم ایسا عادل ہے کہ وہ کسی کے گناہ خواہ اسکے حضور کیسی ہی آہ وزاری کیجاوے نہیں بخشتا۔

(۱۸) اللہ تعالے ایسا عادل ہے کہ جس کسی کے فرزند نرینہ نہو تو وہ داخل بہشت نہیں ہوتا۔

(۱۹) پروردگار عالم ایسا عادل ہے کہ اگر زید برا کام کرے اور وہ گنہگار ہو تو اسکے دوچار پشتوں تک اسکا بدلہ لیا جاتا ہے۔

باب چہارم

در بیان

اسلامی خدا

خدا کی ہستی اور اس کی وحدانیت کے دلائل

اور

اس کی ذات وصفات واحسانات اور عدل کا

مختصر تذکرہ

اے خدا! تیری وہ ذات ہے کہ سخت سے سخت مصیبت
مین ہر شخص کا دل تیری ہی طرف رجوع ہوتا ہے بلکہ
تیرے نہ ماننے والون کا دل بھی ایک نہ ایک وقت
تیری ہی جانب راغب ہوتا ہے اور آخر کار تیرے
ہی ہستی کا اقرار مجبوراً کرنا پڑتا ہے

ہر دردمند دل مین دیکھا ترا ٹھکانا ۔ ہر غم زدہ کو حاصل قرب دوام تیرا
ٹوٹے ہوئے دلوں کی ڈھارس بندھی تجھی سے ۔ گرتون کو تھام لینا ہے شغل عام تیرا

۱. ایک سر بفلک جہاز سمندر مین جا رہا ہے. اس کے چارون جانب میلون و کوسون
تک سوائے پانی ہی پانی کے اور کچھ نظر نہین پڑتا۔ یا یون کہا جائے کہ بلندی سر پر
نیلگون آسمان سایہ فگن اور پایین با نیلگون فرش آبی بچھا ہوا ہے۔ ان کے
سوا اگر کچھ بھی دکھائی دیتا ہے تو وہ بھی خوفناک نظارے ہین۔ وہ کیا۔ وہ بعض
قد آور مچھلیون کا اس کوہ تمثال جہاز سے سر ٹکرانا۔ غرض اس ہو کے عالم مین اگر کوئی
پر لطف نظارہ ہو سکتا ہے تو وہ اڑنے والی مچھلیون کا پرواز کرنا۔ جو کہ گاہ بگاہ بیرون
آب پرواز کرتی ہوئی دکھائی دیتی ہین یا گاہے گاہے تہ آب اپنے کو داخل کر لیتی ہین۔
اسکے متعلق بھی یہ کہا جا سکتا ہے کہ یہ ہی اس منظر کے نظارہ سے ڈر کر اپنے تئین

گھر مین چھپ جاتی ہین۔ یہ وہ میدان آبی ہے کہ میلون اور کوسون تک نہ کسی
شجر کا پتہ اور نہ کسی آبادی کے۔ سر بفلک برجون و مینارون کا دور سے نظارہ۔ صرف
یہ عالم ہے۔ مقام خوف نہین۔ اس پر یہ بالاتر ہوتا ہے کہ امواج سمندر کی رفتار
تیزی پر معلوم ہوتی ہے اور یہ تیزی طوفان و طغیانی کی صورت اختیار کرتی جاتی ہی
اب اس سر بفلک دیو کے بھی ہوش وحواس کچھ باختہ معلوم ہوتے ہین۔ سار تو
اسقدر چارون طرف سے امواج کے تھپیڑون سے پڑی ہے کہ جسکی پناہ نہین اور
اب اسکا غرور تہ آب نظر ہونا پڑتا ہے۔ اس ڈیل وڈول پر یہ پریشانی وسراسیمگی کہ کبھی
داہنے اور کبھی بائین جھک جاتا ہے۔ یہ کیفیت اسکے پناہ گزینون کو بھی جس مین کہ
لامذہب و با مذہب ہر قسم کے لوگ شامل ہین طاری ہے اور یہ خوف زیادتی بلکہ
انتہائی درجہ ترقی پر اسوجہ سے اور پہنچا ہے کہ اس جہاز کا ناخدا دروباس کے لب و
لہجہ سے آخر کار یہ کہنے پر مجبور ہوتا ہے۔ اب اس سر بفلک فیل تن کا محفوظ رہنا مشکل ہے
اس فقرہ نے ایک سکون وخوف کا نظارہ کل کے سامنے آموجود کردیا ہے۔ فوراً
حضرت ملک الموت کی زیارت بکو ہونے لگی ہے۔ اب کیا تھا۔ سب کے قلب خلوص
کے ساتھ ایک طرف رجوع ہو جاتے ہین۔ کسی نے ہاتھون کو بلند کیا ہوا ہے۔ کوئی سر
بسجود ہو گیا ہے۔ غرض اسوقت چہرون کے نظارہ سے کوئی دنیاوی خیال دل مین نظر
معلوم ہوتا ہے۔ اور دل کی نگاہ مین ایک طرف لگی ہوئی دکھائی دیتی ہین اور اسیر
یہ اور گرم بازاری شروع ہوتی ہے کہ ہر ایک کے رخسارون پر گرم گرم آنسوؤن کے
تار بھی جاری ہوتے ہین اور ہر ایک کی زبان پر کچھ نہ کچھ الفاظ بھی جاری ہوتے ہین
الغرض ایسے وقت مین جن کی طرف قلب رجوع ہوتا ہے اور آنکھون سے آنسوؤن
کی قطارین جاری ہوتی ہین اور زبان پر جس کی یاد آتی ہے۔ اسی کو مسلم اللہ
اور دوسرے لوگ یزدان یا اہرمن وغیرہ کے مختلف نامون سے پکارتے ہین۔
یہ اوس محبوب کے پیارے پیارے نام ہین کہ جب یہ پیارے نام زبان پر آئے اور وہ
بھی خلوص کے ساتھ تو تمام امیدون کے در وا ہو گئے اور غنچہ دل کھلنے لگا چنانچہ ان

خلوص سے بھرے دلون کا یہ اثر تھا کہ ایک دم کے دم ایک آن کی آن تلاطم کا پتہ نہ رہا بلکہ یہ بے پتہ ہوگیا اور جہاز اپنی باقاعدہ رفتار پر آگیا۔

۲- اندھیری رات۔ آسمان پر چارون طرف گھنگھور گھٹا وٹکا ہجوم۔ ہوا کا تیزی و تندی سے چلنا جس کی وجہ سے درختون کا سر بسجود ہوجانا اور ان کا اس زور سے چرچرانا کہ یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ ان سب کا خاتمہ چند منٹون ہی مین ہونے والا ہے اور اس پر موسلا دھار مینہ کا پڑنا۔ بادلون کی گڑگڑاہٹ اور بجلی کی کوند اور زیادہ خون زدہ کئے دیتی ہے۔ ایسے وقت مین چند جوان ہیکل اپنے گھرون کو بچھڑے راہ سے بھٹکے ہوئے پھر رہے ہین۔ غرض اسی مصیبت اور ایسے کٹھن وقت مین جس کا سہارا پکڑا جاتا ہے اوسی کو مسلم اللہ و خدا اگی نامون سے یاد کرتے ہین اور دوسرے مذہب والے پرمیشور یا گاڈ وغیرہ مختلف نامون سے اوسے پکارتے ہین۔

۳- ایک نوجوان کربل بستر مرگ پر پڑا کروٹین بدل رہا ہے۔ اسکا وزن منون سے سیرون تک آگیا ہے۔ سوائے استخوان و پوست کے گوشت کا نام ونشان نہین۔ اب اسکے گلنار رخسار گویا ہلدی سے رنگ دیئے گئے ہین۔ خون کا جسم بر کہین پتہ نہین اور اب اس کی خماری و رسیلی انکھون مین بھی وہ اثر نہین جن پر کہ ہزارون حسینان جہان سو جان سے قربان ہوا کرتے تھے۔ بلکہ اندر کو دھس گئی ہین جن کی طرف دیکھنے سے خوف و دہشت معلوم ہوتی ہے۔ اس غریب کی ایک نازنین بی بی اور ایک چھوٹا بھولا بھالا بچہ بھی ہے۔ یہی نہین بلکہ ایک ضعیف باپ اور ایک بڑھیا مان بھی ہے۔ ڈاکٹری یا یونانی یا ویدک غرض ہر قسم کا علاج اس کا ہوا اور ہزارون روپیہ اس غریب کی بیماری و علاج مین اوٹھا دیا گیا۔ مگر کوئی آرام وافاقہ کی صورت نظر نہ پڑی بلکہ آخر کار ڈاکٹرون واطبا وغیرہ نے بھی عاجز آکر اس کے تیمار دارون کے کانون مین یہ الفاظ ڈال دیئے اس مریض کو ہر قسم کی غذا جسکی یہ خواہش کرے بے تکلف دو ممکن ہے کہ نفیس

نفیس غذائین ہی کچھ دوا کا کام دین۔ دوا دینے بجائے اس غریب کا ناطقہ
بند و قافیہ تنگ ہو گیا ہے ممکن تھا کہ عمدہ غذائین ہی اسکے مرض کو زائل کرین
اور اس کے جسم مین کچھ نہ کچھ توانائی و قوت پیدا کرین جسکی وجہ سے مرض دور ہو
اور صحت یاب ہو۔ یہ الفاظ ایک حد تک مرض کا علاج کا پتہ و نشان دیتے تھے
اور ان الفاظ کے ادا کرنے کا ایک مقصد یہ بھی ہو سکتا تھا کہ اس غریب کے قریبی عزیزون
کا دل آنے والی مصیبت کا مقابلہ کر سکے اور یہ صدمہ عظیم زیادہ پریشان کن صدمہ
نہ ہو جائے۔ بلکہ کچھ نہ کچھ صبر اور مرنے والے سے کچھ نہ کچھ انقطاع محبت ہونے لگے
ان الفاظ کا یہ نتیجہ مرتب ہوا کہ اس کے قریبی رشتہ دارون کے دلون مین
اعلیٰ درجہ کا خلوص پیدا ہو گیا۔ گو وہ خلوص پہلے سے اپنے دلون مین رکھتے ہون
مگر اب اس خلوص نے انتہا کا درجہ حاصل کر لیا اب تو بڑھیا ماں کی
بیقراری کا تو پوچھنا ہی نہین گو بے قرار ہے۔ مگر دل انتہائی خلوص حاصل
کئے ہوئے ہے سر نیاز ہر وقت زمین پر رکھا ہوا ہے یا اگر سر اوپر اٹھایا
تو دونون ہاتھ اوپر بلند ہین۔ بوڑھا باپ وہ بھی اپنا کلیجہ تھامے ہوئے اُف
اُف کے نعرے بلند کرتا ہے اور زبان پر بھی ہمیشہ کچھ خاموش کے الفاظ جاری
ہی رہتے ہین۔ بیماری اور نازنین بی بی جس پر نظر ڈالنے سے مریض بھی بیشتر
بے چین ہو جاتا ہے اسکے آنکھون سے بھی برابر آنسوون کے تار جاری ہی ہین۔
کبھی آہ کی صدا بے اختیار اسکے زبان سے بھی نکل جاتی ہی ہے۔ یہ بھی سرگو
گھٹنے سے زیادہ سرنگون دکھائی دیتی ہے۔ اب رہا ننھا بچہ وہ بھی کبھی
کبھی اپنے ننھے ہاتھون کو بلند کر ہی دیتا ہے اور وہ بھی اپنی ٹوٹی پھوٹی اور
تتلاتی زبان سے کچھ نہ کچھ ادا و بیان کر ہی دیتا ہے۔ غرض ایسی مصیبت اور
ایسے کٹھن موقع پر ان سب کے دل جس کی طرف رجوع ہین مسلم آدمی کو
خدا یا اللہ کے پیارے پیارے نامون سے پکارتے ہین اور دوسرے
مذہب والے بھگوان یا جیہووا وغیرہ کے نامون سے اسے یاد کرتے ہین۔

۴۔ واقعات مذکورہ بالا اون ہی لوگون تک محدود نہین جو کہ اسکی ہستی پر آخر کار لامذہب و دہریون کو بھی مجبور ہو کر اوسی سے لو لگانا پڑا ہے اور اسی کا سہارا ڈھونڈھنا پڑا ہے۔ ایک منکر خدا سے جناب امام زین العابدین علیہ السلام نے دریافت فرمایا "اے بھائی! یہ تو بتا کہ تو کبھی کشتی پر بھی سوار ہوا ہے"۔ اوس نے کہا ہان ہوا ہون اور وہ کشتی ٹوٹ بھی گئی تھی۔ آپ نے فرمایا "اے بھائی! سچ سچ بتا کہ ایسے عالم یاس مین تیرا دل کس طرف متوجہ ہوا تھا اور ایسے وقت مین کس پر بھروسہ تو نے کیا تھا جس پر بھروسا اسوقت تو نے کیا تھا وہ وہی ہے جس کا تو منکر ہے"۔ غرض حضرت کی یہ گفتگو سنکر وہ فوراً مشرف باسلام ہوا۔

۵۔ اب مین ایک آخری دلیل اوس کی ہستی کے متعلق پیش کرتا ہون جس سے انکار ایک لامذہب و دہریہ کو بھی نہین ہو سکتا۔ وہ دلیل ہمارے مولا و آقا جناب علی مرتضیٰ شیر خدا کی پیش کردہ ہے۔ ایک منکر خدا حضرت کے حضور مین حاضر ہوتا ہے اور نفی وجود حق سبحانہ تعالے کے متعلق ایک طولانی تحریر فلسفہ مین شروع کر دیتا ہے۔ فرمایا "یہ ممکن ہے کہ مین تیری کل ہین سے اچھا اب مین یہ کہنا چاہتا ہون وہ یہ کہ بقول تمھارے خدا نہین ایسی صورت مین کچھ نقصان یا ضرر تم کو جو اسکے قائل نہین ہو اور نہ ہمکو جو اوس کے حکم کے موافق نماز و روزہ رکھنے والے ہین نہ پہنچیگا سوائے اسکے کہ ہماری تھوڑی سی محنت جو اسکی عبادات مین صرف کی ہے بیکار جائیگی"۔ اوس نے کہا "ہان کچھ نقصان نہ پہونچیگا"۔ فرمایا "اچھا یہ تو بتاؤ کہ ہمارا اعتقاد متعلق وجود حق سبحانہ تعالے کہ وہ موجود ہے اور یہی اعتقاد صحیح و درست بھی ہے صحیح نکلا تو تم جو اس کی ذات کے منکر ہو تمھارا کیا حشر ہوگا۔ اس لئے کہ تم نے نہ کوئی اوس کے حکم کی تعمیل کی اور نہ اس کے حکم کے موافق کوئی کام کیا" یہ سنتے ہی وہ شخص فوراً مشرف باسلام ہوا اور کلمہ طیبہ بصدق دل پڑھا۔

۱۰۔ ناظرین! یہ میری تحریر بطور تمہید کے تھی۔ اب میں اصل مضمون کی طرف رجوع ہوتا ہوں۔ قرآن مجید فرقان حمید سے خدا کی ہستی اور اس کی وحدانیت کے دلائل اور اس کی ذات و صفات اور احسانات اور عدل کی کیفیت آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ ان چند انتخابات قرآن مجید سے آپ اسلامی خدا کی زیارت دل کی آنکھوں سے اچھی طرح کر لیجئے۔

انتخابات قرآن مجید متعلق حق سبحانہ تعالیٰ

والٰهکم الٰه واحد لا اله الا هو الرحمن الرحیم
ان فی خلق السموات والارض واختلاف
الیل والنهار والفلك التی تجری فی البحر
بما ینفع الناس وما انزل الله من السماء
من ماء فاحیا به الارض بعد موتها وبث
فیها من کل دابة وتصریف الریاح والسحاب
المسخر بین السماء والارض لایت لقوم
یعقلون ومن الناس من یتخذ من
دون الله اندادا یحبونهم کحب الله والذین
امنوا اشد حبا لله ولو یری الذین ظلموا
اذ یرون العذاب ان القوة لله جمیعا
وان الله شدید العذاب (البقرہ
ایت ۱۶۳ لغایت ۱۶۵)

اور تمہارا معبود تو (وہی) یکتا خدا ہے اسکے سوا کوئی معبود نہیں جو بڑا مہربان رحیم والا ہے بیشک آسمانوں و زمین کی پیدائش اور رات و دن کے ادل بدل میں اور کشتیوں میں جو لوگوں کی نفع کی چیزیں (مال تجارت وغیرہ) دریا میں لیکر چلتی ہیں اور پانی میں جو خدا نے آسمان سے برسایا۔ پھر اس سے زمین کو مردہ (بیکار) ہونیکے بعد جلا دیا (سرسبز و شاداب کر دیا) اور اسمیں ہر قسم کے جانور پھیلا دیئے۔ اور ہواؤں کے چلنے میں اور بادلوں میں جو آسمان و زمین کے مابین معلق ہیں (ان سب باتوں میں) سمجھنے والوں کے لئے بہت سی نشانیاں (موجود) ہیں اور بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو خدا کے سوا اوروں کو بھی خدا کا مثل و شریک بناتے ہیں (اور ایسی محبت خدا کیسی چاہئے ویسی ہی ان سے رکھتے ہیں اور جو ایمان والے ہیں انکو سب سے زیادہ محبت خدا ہی سے ہے اور کاش ان ظالموں کو وہ اب بھی دکھائی دیتا جو عذاب کے وقت دیکھینگے کہ یقینا ہر طرح کی قوت خدا ہی کو ہے اور یہ کہ

انتخابات قرآن مجید متعلق حق سبحانہ تعالیٰ

(۱) والٰھکم الٰہ واحد لا الٰہ الا ھو الرحمٰن الرحیم ان فی خلق السمٰوات والارض واختلاف اللیل والنھار والفلک التی تجری فی البحر بما ینفع الناس وما انزل اللہ من السماء من ماء فاحیا بہ الارض بعد موتھا وبث فیھا من کل دآبۃ وتصریف الریٰح والسحاب المسخر بین السماء والارض لاٰیٰت لقوم یعقلون ٥ ومن الناس من یتخذ من دون اللہ اندادا یحبونھم کحب اللہ والذین اٰمنوا اشد حبا للہ ط ولو یری الذین ظلموآ اذ یرون العذاب ان القوۃ للہ جمیعا وان اللہ شدید العذاب ٥ (البقرۃ - آیت ۱۶۲ لغایت ۱۶۵)

اور تمھارا معبود تو (وہی) یکتا خدا ہے اسکے سوا کوئی معبود نہیں جو بڑا مہربان رحم والا ہے۔ بیشک آسمان و زمین کی پیدائش اور رات و دن کے ادل بدل میں اور کشتیوں میں جو لوگوں کے کام کی چیزیں (مال تجارت وغیرہ) دریا میں لیکر چلتی ہیں اور پانی میں جو خدا نے آسمان سے برسایا ہے۔ پھر اس سے زمین کو مردہ (بیکار) ہونے کے بعد جلا دیا (سرسبز و شاداب کر دیا) اور اس میں ہر قسم کے جانور پھیلا دئے اور ہواؤں کے چلنے میں اور بادلوں میں جو آسمان و زمین کے مابین معلق ہیں (ان سب باتوں میں) سمجھنے والوں کے لئے بہت سی نشانیاں (موجود) ہیں اور بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو خدا کے سوا (اوروں کو بھی خدا کا) مثل و شریک بناتے ہیں (اور جیسی محبت خدا سے رکھنی چاہئے ویسی ہی ان سے رکھتے ہیں اور جو ایمان والے ہیں۔ ان کو سب سے زیادہ محبت خدا ہی سے ہے اور کاش ان ظالموں کو وہ اب سجھائی دیتا۔ جو عذاب دیکھنے کے بعد سوجھیگی کہ یقیناً ہر طرح کی قوت خدا ہی کو ہے اور یہ کہ اللہ سخت عذاب دینے والا ہے

(۲) الم تر ان اللہ انزل من السماء ماء فاخرجنا بہ ثمرات مختلفا الوانھا ومن الجبال جدد بیض وحمر مختلف الوانھا وغرابیب

کیا تم نے اسپر غور نہیں کیا کہ یقیناً خدا ہی نے آسمان سے پانی برسایا پھر ہم (خدا) نے اسکے ذریعہ سے طرح بطرح کے پھل پیدا کئے

سورہ. ومن الناس والدوآب والانعام
مختلف الوانہ کذالک انما یخشی اللہ من
عبادہ العلمٰؤا ان اللہ عزیز غفور ۵
(فاطر آیت ۲۸ و ۲۹)

اور پہاڑوں میں قطعات مختلف رنگوں
کے ہیں کچھ تو سفید اور کچھ لال اور کچھ بالکل
کالے سیاہ۔ اسی طرح آدمیوں اور جانوروں
اور چارپایوں کی بھی رنگتیں طرح طرح کی
ہیں۔ خدا کا خوف کرنے والے تو اس کے وہی بندے ہیں جو (خدا کے آثار قدرت کا)
علم رکھتے ہیں۔ بیشک خدا (سب پر) غالب (اور) بخشنے والا ہے۔

(۳) فالق الاصباح وجعل الیل
سکنا والشمس والقمر حسبانا ذالک
تقدیر العزیز العلیم ۔ وھو الذی جعل
لکم النجوم لتھتدوا بھا فی ظلمت البر
والبحر قد فصلنا الایت لقوم یعلمون
وھو الذی انشاکم من نفس واحدۃ
فمستقر ومستودع قد فصلنا الایت
لقوم یفقھون ۔ وھو الذی انزل من
السماء ماء فاخرجنا بہ نبات کل شئ
فاخرجنا منہ خضرا نخرج منہ حبا
متراکبا ومن النخل من طلعھا قنوان
دانیۃ وجنت من اعناب والزیتون
والرمان مشتبھا وغیر متشابہ انظروا
الی ثمرہ اذا اثمر وینعہ ان فی ذالکم لایت
لقوم یومنون ۔ وجعلوا للہ شرکاء الجن
وخلقھم وخرقوا لہ بنین وبنت بغیر
علم سبحنہ وتعالی عما یصفون ۔

(وہ ذات واحد) صبح کا نور پھیلانے والا ہے
اور اسی نے آرام کے لئے رات اور حساب کیلئے
سورج اور چاند بنائے۔ یہ خدائے غالب اور
صاحب علم کے مقرر کردہ (اصول) ہیں اور
وہ وہی (خدا) ہے جس نے تمہارے (نفع
کے) واسطے ستارے پیدا کئے تاکہ تم انکے
ذریعہ سے خشکی اور تری کی اندھیریوں میں
راہ پاؤ (یعنی ان کے تول پر چلو) یقیناً جاننے
والے لوگوں کے لئے ہم نے (اپنی قدرت
کی) نشانیاں خوب تفصیل سے بیان کر دئے
ہیں اور وہ وہی خدا ہے جس نے تمکو ایک
ذات سے پیدا کیا۔ پھر قرار کی جگہ ہے اور سپردگی
کا مقام بیشک سمجھنے والوں کے لئے ہم نے
نشانیاں خوب تفصیل سے بیان کردی ہیں
اور وہی خدا ہے جس نے آسمان سے پانی
برسایا جس کے ذریعہ سے ہم نے ہر قسم کی روئیدگی
پیدا کی پھر ہم ہی نے اس سے ہری بھری

بدیع السموات والارض ۔ انی یکون له ولد ولم تکن له صاحبة ۔ وخلق کل شیء وهو بکل شیء علیم ۝ ذلکم الله ربکم لا اله الا هو خالق کل شیء فاعبدوه وهو علی کل شیء وکیل ۝ لا تدرکه الابصار وهو یدرک الابصار وهو اللطیف الخبیر ۝
(الانعام آیت ۹۶ تا آیت ۱۰۳)

ٹہنیاں (کونپلیں) نکالیں جن میں سے ہم چڑھے ہوئے دانے نکالتے ہیں اور کھجور کے درختوں کے گابھوں میں سے گچھے نکالے جو نیچے لٹک رہے ہیں اور انگور کے باغ اور زیتون و انار (ہم پیدا کرتے ہیں کہ ان میں سے) ملتے جلتے بھی ہیں اور بے میل بھی۔ اس کے پھل کی طرف دیکھو

جبکہ وہ پھل لائے اور اسکی پختگی کی طرف تو نظر بھر کے دیکھو۔ بیشک ان میں ان لوگوں کیلئے جو ایمان لائیں نشانیاں موجود ہیں اور انہوں (یعنی مشرکین) نے تو اللہ کا شریک جنوں کو بنالیا۔ حالانکہ ان کو اللہ ہی نے پیدا کیا ہے اور اسکے لئے بغیر جانے بوجھے (مشرکین عرب و یہود و نصاریٰ نے اللہ تعالیٰ کے) بیٹے اور بیٹیاں گھڑ دیں۔ جو جو باتیں یہ لوگ (اسکی شان میں) بیان کرتے ہیں۔ اس سے اسکی ذات منزہ اور برتر ہے۔ سارے آسمان اور زمین کا موجد ہے۔ اسکے بچہ کیونکر ہو سکتا ہے حالانکہ اسکے کوئی بی بی ہی نہیں ہے اور اسی نے ہر چیز کو پیدا کیا اور وہی ہر چیز سے خوب واقف ہے (لوگو) وہی اللہ تمہارا پروردگار ہے کوئی معبود اسکے سوا نہیں وہی ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے۔ پس اسی کی تم عبادت کرو۔ اور وہی ہر چیز کا محافظ ہے اسکو آنکھیں دیکھ نہیں سکتیں (نہ دنیا میں نہ آخرت میں اسلئے کہ وہ صاحب جسم نہیں) اور وہ تمام نگاہوں کا جاننے والا ہے اور وہ بڑا باریک بین (و) خبردار ہے۔

(۴۴) هو الذی یسیرکم فی البر والبحر حتی وہ وہی خدا ہے جو تمکو خشکی و تری میں سیر

ذعلب یمانی نے جناب علی مرتضیٰ سے دریافت کیا۔ یا امیر المومنین کیا آپ نے اپنے پروردگار کو دیکھا ہے؟ فرمایا: اے ذعلب! میں ایسا شخص نہیں ہوں جو بن دیکھے اسکی عبادت کروں۔ عرض کیا: اے مولا کیونکر آپ نے اسے دیکھا فرمایا: "آنکھوں نے اسکو مشاہدہ بصری سے ہرگز نہیں دیکھا بلکہ دلوں نے ایمان کی حقیقتوں سے اسے دیکھا ہے۔" اقبال

ظاہر کی آنکھ سے نہ تماشا کرے کوئی ÷ ہو دیکھنا تو دیدۂ دل وا کرے کوئی

إذا كنتم في الفلك وجرين بهم بريح
طيبة وفرحوا بها جاءتها ريح عاصف
وجاءهم الموج من كل مكان وظنوا أنهم
أحيط بهم دعوا الله مخلصين له الدين
لئن أنجيتنا من هذه لنكونن من الشاكرين
فلما أنجاهم إذا هم يبغون في الأرض
بغير الحق يا أيها الناس إنما بغيكم
على أنفسكم متاع الحيوة الدنيا ثم إلينا
مرجعكم فننبئكم بما كنتم تعملون إنما
مثل الحيوة الدنيا كماء أنزلناه من السماء
فاختلط به نبات الأرض مما يأكل
الناس والأنعام حتى إذا أخذت
الأرض زخرفها وازينت وظن أهلها
أنهم قادرون عليها أتاها أمرنا ليلا
أو نهارا فجعلناها حصيدا كأن لم تغن
بالأمس كذلك نفصل الآيات لقوم
يتفكرون (یونس آیت ۲۲ لغایت ۲۴)

سیر کراتا پھرتا ہے۔ یہاں تک کہ جب تم کشتیوں
میں (سوار) ہوتے ہو اور اچھی ہواؤں
کے ساتھ وہ لوگوں کو لیکر چلتی ہیں اور
لوگ بھی اس سے خوش ہوتے ہیں تو یکایک
کشتی کو ایک آندھی لیتی ہے اور ہر طرف سے
ان کو موجیں آگھیرتی ہیں۔ اس وقت وہ گمان
کرنے لگتے ہیں کہ اب ہم ہلاک ہوئے تو خدا سے
خلوص سے دعا مانگتے ہیں کہ خدایا اگر
تو نے ہم کو اس (مصیبت) سے نجات دی تو
ہم ضرور شکر گزاروں میں سے ہو جائیں گے
پھر جب خدا نے انہیں نجات دی تو وہ لوگ
زمین پر (قدم رکھتے ہی) فوراً ناحق شرکشی
کرنے لگتے ہیں۔ اے آدمیو! سوائے اسکے
نہیں ہے کہ تمہاری بغاوت کا ضرر تو تمہارے
ہی جان پر ہے (یہ بھی) دنیاوی (چند روزہ)
زندگی کا فائدہ ہے پھر آخر ہماری (ہی) طرف
تمکو لوٹ کر آنا ہے۔ تو (اس وقت) ہم تمکو جو
کچھ تم (دنیا میں) کرتے تھے بتادیں گے۔ دنیاوی زندگی کی مثال تو بس پانی کی سی ہے
جس کو ہم نے آسمان سے اتارا۔ پھر اسکے ساتھ زمین کی وہ نباتات جس کو آدمی اور جانور
کھاتے پیتے ہیں مخلوط ہو گئی۔ یہاں تک کہ جب زمین کی اس سے زینت ہوئی اور وہ بن
سنور گئی اور اہل زمین نے یہ خیال بھی کر لیا کہ اب ہم اسپر قابو پانے والے ہیں تو یکایک ہمارا
عذاب رات کو یا دن میں آپہنچا اور اس کا ایسا ڈھیر کر دیا کہ گویا کل اسمیں کچھ تھا ہی نہیں
جو لوگ غور و فکر کرتے ہیں ان کے واسطے ہم آیتوں کو تفصیل وار بیان کرتے ہیں۔

(۵) ومن یسلم وجهه الی الله وهو محسن
فقد استمسك بالعروة الوثقیٰ ۝ والی الله
عاقبة الامور ۝ ومن کفر فلا یحزنك کفره
الینا مرجعهم فننبئهم بما عملوا ان الله
قلیلا ثم نضطرهم الی عذاب غلیظ ۝ و
لئن سالتهم من خلق السموات والارض
لیقولن الله قل الحمد لله بل اکثرهم
لا یعلمون ۝ لله ما فی السموات والارض
ان الله هو الغنی الحمید ۝ ولو ان ما فی
الارض من شجرة اقلام والبحر یمده من
بعده سبعة ابحر ما نفدت کلمت الله
ان الله عزیز حکیم ۝ ما خلقکم و لا
بعثکم الا کنفس واحدة ان الله
سمیع بصیر ۝ الم تر ان الله یولج اللیل
فی النهار و یولج النهار فی اللیل و
سخر الشمس والقمر کل یجری الی اجل
مسمی وان الله بما تعملون خبیر ۝
ذلك بان الله هو الحق وان ما یدعون
من دونه الباطل وان الله هو العلی
الکبیر ۝ الم تر ان الفلك تجری فی البحر
بنعمت الله لیریکم من ایته ان فی
ذلك لایت لکل صبار شکور ۝ واذا
غشیهم موج کالظلل دعوا الله -

جس شخص نے خدا کے آگے اپنا سر (تسلیم) خم کیا
اور نیک کام کرتا رہا۔ تو بیشک اس نے (ایمان
کی) مضبوط رسی پکڑ لی اور (آخرکو) سب کاموں
کا انجام خدا ہی کی طرف ہے (اے رسول) کوئی
کافر ہو گیا تو تم اس کے کفر سے کڑھو نہیں ان
سب کی بازگشت ہماری ہی طرف ہے۔ تو جو
کچھ ان لوگوں نے کیا ہے (اسکا نتیجہ) ہم
بتا دینگے بیشک اللہ دلوں کے حالات
سے خوب واقف ہے۔ تھوڑے عرصہ تک
ہم انہیں دنیاوی نفع دینگے۔ پھر عذاب
سخت کی طرف ہم انھیں کھینچ لائینگے اور (اے
رسول) اگر تم ان لوگوں سے پوچھو کہ سارے
آسمان اور زمین کو کس نے پیدا کیا تو وہ ضرور
یہ کہیں گے کہ اللہ نے۔ تم یہ کہنا کہ ہر قسم کی تعریف
اللہ ہی کیلئے (زیبا) ہے۔ لیکن اکثر ان میں کے
نہیں جانتے جو کچھ سارے آسمان میں اور زمین
میں ہے۔ اللہ ہی کا ہے بیشک اللہ بے نیاز
(اور) قابل حمد و ثنا ہے اور جتنے درخت زمین
میں ہیں۔ سب کے سب قلم بن جائیں اور سمندر
روشنائی ہو جائے اور اس کے (ختم ہونے کے)
بعد (اور) سات سمندر (سیاہی) ہو جائیں
تو بھی کلمات خدا ختم نہ ہونگے۔ بیشک اللہ غالب
(اور) حکیم ہے لوگو! تم سب کا پیدا کرنا اور پھر

مخلصین له الدین ۵ فلما نجٰھم الی
البر فمنھم مقتصد وما یجحد بایٰتنا
الا کل ختار کفور ۵ یایھا الناس اتقوا
ربکم واخشوا یوما لا یجزی والد عن
ولدہ ولا مولود ھو جاز عن والدہ
شیئا ۵ ان وعد اللہ حق فلا تغرنکم
الحیوۃ الدنیا ولا یغرنکم باللہ الغرور
ان اللہ عندہ علم الساعۃ وینزل الغیث
ویعلم ما فی الارحام وما تدری
نفس ماذا تکسب غدا وما تدری
نفس بای ارض تموت ان اللہ علیم
خبیر ۵ (لقمٰن ع ۴ آیات ۳۲ لغایت ۳۴)

(اور مرنیکے بعد) جلا اٹھانا ایک شخص کے (پیدا کرنے
اور جلا اٹھانے) کے برابر ہے۔ یقینا اللہ (بغیر
کان کے) سننے والا اور بغیر آنکھ کے دیکھنے
والا ہے۔ کیا تم نے یہ نہیں دیکھا (یا خیال کیا)
کہ خدا ہی رات کو (بڑھا کے) دن میں داخل
کر دیتا ہے (تو رات بڑھ جاتی ہے) اور
دن کو (بڑھا کے) رات میں داخل کر دیتا
تو دن بڑھ جاتا ہے) اور اسی نے آفتاب
و ماہتاب کو مطیع کر رکھا ہے کہ ایک مقرر
میعاد تک (یونہی) چلتا رہیگا۔ اور (کیا
تم نے یہ بھی نہ خیال کیا کہ) جو کچھ تم کرتے ہو
اللہ اسکا خوب واقف ہے۔ یہ اس لئے
مذکور ہوا کہ تم سمجھ جاؤ کہ اللہ برحق ہے۔ اور اسکے سوا جن جن کو بھی وہ پکارتے ہیں
وہ باطل ہے اسمیں شک نہیں کہ خدا ہی اعلےٰ (اور) بزرگ ہے کیا تم نے یہ نہیں
دیکھا کہ کشتیاں سمندر میں خدا کی نعمت (یعنی ہوا) سے چلتی ہیں تاکہ اللہ
اپنی نشانیوں میں سے بعض تمکو دکھلا دے۔ بیشک ہر صبر کرنے والے اور شکر
کرنے والے کے لئے اس میں بہت سی نشانیاں موجود ہیں۔ پھر جسوقت انکو موج
اونچی ہو کر سائبانوں کی طرح (اوپر سے) ڈھانک لیتی ہے۔ تو وہ خالص دل سے
اسکی اطاعت کا اظہار کر کے اللہ سے دعا مانگنے لگتے ہیں پھر جب وہ ان کو نجات دیکر
خشکی پر پہنچا دیتا ہے۔ تو کچھ تو ان میں سے حد اعتدال پر رہتے ہیں (اور بعض بے
کافر) اور ہماری (قدرت کی) نشانیوں سے انکار تو بس بد عہد اور ناشکرے ہی لوگ
کرتے ہیں۔ لوگو! اپنے رب سے ڈرو اور اس دن کا خوف رکھو جب نہ کوئی باپ اپنے
بیٹے کے کام آئیگا اور نہ کوئی بیٹا اپنے باپ کے کچھ کام آسکیگا (یعنی ہر شخص اپنے

کی سزا پائیگا۔ ایسا نہ ہوگا کہ اگر کسی کا باپ بد اعمال ہو اور بیٹا نیک۔ بیٹے کی وجہ سے باپ جزا و سزا سے محفوظ ہو جائے یا بیٹا بد اور باپ نیک۔ باپ اپنے بیٹے کو عذاب سے محفوظ کر سکے۔ بلکہ نہیں تو ہر شخص اپنے اعمال کی سزا و جزا پائیگا۔ اور نہ یہ صورت کہ اگر کسی کی اولاد نرینہ نہ ہو تو اس وجہ سے داخل جہنم کیا جائے اور بہشت سے باوجود صالح ہونیکے محروم کیا جائے) خدا کا وعدہ (قیامت کے متعلق) بالکل سچا ہے۔ تو کہیں تم لوگوں کو دنیا کی (چند روزہ) زندگی دھوکے میں نہ ڈالے اور نہ کہیں تمہیں کوئی فریبی خدا کے بارے میں دھوکا دینے پائے۔ بیشک خدا ہی کے پاس قیامت (کے آنے) کا علم ہے اور وہی (جب موقع مناسب دیکھتا ہے) پانی برساتا ہے اور وہی یہ جانتا ہے کہ حمل میں کیا ہے (یعنی اُسی کی ذات واحد یہ جانتی ہے کہ عورت کے پیٹ میں لڑکا ہے یا لڑکی آخر اور کون واقف ہو سکتا ہے اس لئے کہ وہی پیدا کرنے اور خلق کرنے والا ہے۔ اگر کوئی اور خالق ہوتا۔ تو وہ جانتا ہوتا کہ حمل میں لڑکی ہے یا لڑکا۔ مگر یہ صورت معاملہ نہیں۔ اس لئے جب تک بچہ پیدا نہ ہو۔ کوئی آگاہ نہیں ہو سکتا۔ جن کے یہ دعوے ہیں کہ ہم لڑکا یا لڑکی پیدا کر سکتے ہیں غلطی پر ہیں اور شدید کفر پر) اور کوئی شخص (اتنا بھی دعوے کے ساتھ) نہیں جانتا کہ وہ خود کل کیا کریگا اور کوئی شخص (یہ بھی) نہیں جانتا ہے کہ وہ کس سر زمین پر مرے (گا یہ) کہ بیشک اللہ تعالے بڑا جاننے والا اور باخبر ہے۔

(۲) قل من رب السموات والارض قل الله قل افاتخذتم من دونه اولياء لا يملكون لانفسهم نفعا ولا ضرا قل هل يستوي الاعمى والبصير ام هل تستوي الظلمت والنور ام جعلوا لله شركاء خلقوا كخلقه فتشابه الخلق عليهم قل الله خالق كل شيء وهو الواحد القهار۔ (الرعد آیت ۱۶)	(اے پیغمبر ان لوگوں سے) تم کہو۔ کہ آسمانوں اور زمینوں کا پروردگار کون ہے (یہ کیا جواب دینگے۔ اس لئے کہ یہ خدا کی قدامت کے قائل ہیں) تم خود کہدو کہ اللہ ہے (بھران سے) کہو۔ کیا تم نے اس (خدا) کے سوا دوسرے (اگنی۔ وایو وغیرہ) کو کارساز بنا رکھے ہیں۔ جو اپنے لئے

آپ نفع پر قابو رکھتے ہیں اور ضرر پر (ان سے) کہو۔ کہ بھلا کہیں اندھے (باطل پرست) اور آنکھ والے (خدا کو پوجنے والے) برابر ہو سکتے ہیں (ہرگز نہیں) یا کہیں اندھیرا (کفر) اور اُجالا (ایمان) برابر ہو سکتا ہے (ہرگز نہیں۔ ان لوگوں نے خدا کے شرکا ٹھیرا رکھے ہیں۔ کیا انہوں نے (یعنی اندر و اگنی وغیرہ نے) خدا ہی کی سی مخلوق پیدا کر رکھی ہے۔ کہ ان پر مخلوق کی شناخت مشتبہ ہو گئی ہے (جسکی وجہ سے ان کے سامنے اپنی مناجاتین کرنے لگے اور ان کی عبادت شروع کر دی اے پیمبر ان سے) تم کہدو کہ خدا ہی ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے اور وہی یکتا اور سب پر غالب ہے۔

(۷) ام اتخذوا الٰهة من الارض هم ينشرون ۝ لو كان فيهما الٰهة الا الله لفسدتا فسبحٰن الله رب العرش عما يصفون ۝ لا يسئل عما يفعل وهم يسئلون ۝ ام اتخذوا من دونه الٰهة قل هاتوا

کیا انہوں نے زمین سے ایسے خدا بنالئے ہیں جو کیا وہی (لوگوں کو) زندہ کریں گے اگر (بفرض محال بقول ہندو و مسیحی و مجوس) زمین و آسمان میں خدا کے سوا چند معبود ہوتے۔ تو دونوں کبھی کے برباد ہو گئے ہوتے

بقیہ حاشیہ صفحہ ۴۷۔ اینت

کہ خدا خالق ہر چیز کا ہے۔ تو اب اوس سے پوچھا جائے کہ ارادہ کو تو وہ بھی مخلوق بندگان کہتے ہیں پھر جب یہ ہوا تو اب تخصیص آیہ کی اور شریک خلق میں غیر کی تم پر بھی لازم آتی ہے یا نہیں علاوہ اسکے حق تعالے خود قرآن میں فرماتا ہے تبارک اللہ احسن الخالقین پس جب اس نے اپنے تئیں بہترین خالقان فرمایا .... اور جب ایسا ہوا تو ان دونوں آیتوں کے رفع اختلاف اور جمع کے لئے ضرور ہے کہ کہیں مراد اس آیہ کریمہ اللہ خالق کل شئ کی یہ ہے کہ وہ پیدا کرنے والا ہر چیز کا ہے جواہر و اجسام سے اور یہ یقینی ہے کہ خدا کے سوا پیدا کرنے چھوٹے بڑے جواہر و اجسام کے کوئی قادر نہیں ہے۔ جیسا کہ خود فرمایا۔ ان الذین تدعون من دون اللہ لن یخلقوا ذبابا ولو اجتمعوا لہ یعنی وہ کہ جن کو تم خدا کے سوا معبود قرار دیئے ہو۔ ایک مکھی نہیں پیدا کر سکتے۔ اگرچہ سب مل کر جمع ہوں اس کے پیدا کرنے کے لئے۔ پس یہاں کیسا صاف واضح ہوتا ہے کہ جو کچھ خدا نے

برھانکم ھذا ذکر من معی وذکر من
قبلی بل اکثرھم لا یعلمون الحق فھم
معرضون وما ارسلنا من قبلک
من رسول الا نوحی الیہ انہ لا
الہ الا انا فاعبدون وقالوا اتخذ
الرحمن ولدا سبحنہ بل عباد
مکرمون لا یسبقونہ بالقول و
ھم بامرہ یعملون یعلم ما بین ایدیھم
وما خلفھم ولا یشفعون الا
لمن ارتضی وھم من خشیتہ مشفقون
ومن یقل منھم انی الہ من دونہ
فذلک نجزیہ جھنم کذلک نجزی
الظالمین (سورۃ الانبیا آیہ ۲۴ تا ۲۹)

(اگر یہ صورت پیدا نہین ہوئی اسلئے مجوس کا
خیال خام اور غلط ہے کہ یزدان واہرمن
مین جنگ وجدال بھی واقع ہوئی
اگر ایسا ہوتو زمین وآسمان کب کے باقی
نہ رہتے درحقیقت اگر دو خدا ہوتے
تو ایک انمین سے ایک کام کرنا چاہتا
اور دوسرا اوسی کام کو نہ کرنا چاہتا
اس معنی سے آپسمین جنگ پیش آتی
ایک خدا دوسرے خدا کے مقبوضہ کو
فنا وبرباد کرنا چاہتا اس صورت مین
روزانہ تباہ وبربادی کے آثار پیدا ہوتے
پس جو جو باتین (مثل اسکے کہ اس
کا ایک حصہ مسخ ہوگیا تھا یا اسکو خراب
کرین بھی لاحق ہوا کرتی ہین یا اس کی ذات اقدس مین کوئی بدبودار چیز
بھی تھی یا وہ نیستی سے ہستی نہین کرسکتا یا وہ اپنے بیٹے کے ساتھ مصلوب ہوگیا یا وہ
نیستی سے ہستی نہین کرسکتا یا وہ اپنے کامون پر پچھتاتا بھی ہے یا مثل اسکے
اور اور باتین جو) یہ لوگ اپنے جی سے (اسکے بارے مین) بنایا کرتے ہین
خدا تعالے جو عرش کا مالک ہے ان عیبون سے پاک وپاکیزہ ہے جو کچھ وہ
کرتا ہے اوسکی نسبت اس سے بازپرس نہین ہوسکتی (اسلئے کہ اسکا کوئی فعل
حکمت ومصلحت سے خالی نہین ہوتا۔ ان) اور لوگون سے (ان کے اعمال وافعال کی
بازپرس ہوگی۔ کیا لوگون نے اللہ کے سوا اور معبود (مثل برہما ومسیح وغیرہ کے) بنا رکھے
ہین (اے رسول) تم کہو کہ بھلا اپنی (اس) دلیل تو پیش کرو یہ (قرآن مجید) ان کے
لئے بھی نصیحت ہے۔ جو میرے ساتھ ہین اور اون کے لئے بھی نصیحت ہے جو مجھ سے

بلند مرتبہ کے ساتھ مختص ہے وہ جواہر واقسام کا پیدا کرتا ہے ۔ پیدا کرنا حرکات وسکنات کا اور وجود اس مرتبہ

پہلے ہیں۔ بات یہ ہے کہ بہت سے لوگ تو امر حق سمجھتے ہی نہیں اسی سے (جب حق کا
کو ذکر آتا ہے تو) وہ روگردان ہوتے ہیں اور (اے رسول) ہم نے تم سے پہلے ایک بھی
رسول بھی ایسا نہ بھیجا کہ اسکی طرف ہم یہ وحی نہ کرتے رہے ہوں کہ میرے سوا کوئی معبود
نہیں پس تم میری ہی عبادت کیا کرو (نہ کہ سورج و چاند وغیرہ کی) اور وہ کہتے ہیں کہ
رحمان نے کسی کو بیٹا بنا لیا (یعنی مثل یہود و نصاریٰ وغیرہ کے کہ مسیح و عزیر خدا کے بیٹے
ہیں اور بقول کفار عرب کے کہ فرشتے خدا کی بیٹیاں ہیں) اسکی ذات (اس تہمت سے)
بری ہے بلکہ وہ تو اس کے معزز بندے ہیں۔ جو بات کہنے میں اس سے سبقت نہیں
کرتے اور اس کے امر کے بموجب عمل کرتے رہتے ہیں وہ ان کے آیندہ اور گذشتہ
(سب) کا حال جانتا ہے اور وہ کسی کی سفارش نہیں کرتے سوائے اس کے جو
اسکو پسند ہو (چہ جائیکہ پوپ و دستور خود کسیکی گناہ معاف کردیں) اور وہ اسکے
خوف سے ڈرتے رہتے ہیں اور اگر جو اونمیں سے یہ کہدے کہ میں بھی اسکے
علاوہ ایک معبود ہوں پس ایسے ہی کا بدلہ تو ہم جہنم مقرر کرینگے۔ ہم ظالموں کو
ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں۔

(۸)

قل لو کان معه الهة کما یقولون
اذا لابتغوا الی ذی العرش سبیلا
سبحنه وتعالی عما یقولون علوا کبیرا
سورہ بنی اسرائیل آیہ ۴۲۔۴۳

(اے رسول انسے) تم کہدو کہ اگر خدا کے
ساتھ جیسا یہ لوگ (یہود۔ مجوس) بھی
کہتے ہیں اگر معبود بھی (چند) ہوتے تو اس
صورت میں مالک عرش (خدا) کیطرف

کے اور اعراض سے تابع ہیں اور یہ کیونکر ہو حالانکہ خود فرماتا ہے وما خلقنا السموات
والارض وما بینهما الا بالحق یعنی نہیں پیدا کیا ہم نے آسمان کو اور زمین کو جو کچھ ان کے
بیچ میں ہے مگر ساتھ حق کے اور یقینی معلوم ہے کہ کفر حق نہیں ہے پھر مخلوق خدا نہ ہوگا
اور فرماتا ہے یا ایها الذین آمنوا ارکعوا واسجدوا واعبدوا ربکم یعنی اے وہ گروہ جو ایمان
لائے ہو۔ رکوع کرو اور سجدہ کرو اور عبادت کرو اپنے پروردگار کی اس سے طلب فضل رکوع
و سجود عبادت کی ظاہر ہے اور طلب فضل اس مکلف سے جسے حکم فرمایا دلالت کرتا ہے کہ وہ

جانے کا ارادہ یہ معبود کرتے (یعنی یہ معبود اللہ تعالیٰ کی سلطنت پر حملہ کرتے پر
مجوس کا خیال فاسد ہے حالانکہ اللہ حق سبحانہ تعالیٰ سے کوئی جنگ کر آثار نمایان
ہوے - اگر ہوتے تو زمین و آسمان مین فساد پیدا ہوتے (اے رسول) جو کچھ یہ لوگ
(مجوس وغیرہ) کہتے ہین اس سے اسکی ذات کہین زیادہ منزہ اور برتر ہے

(۹)

قل ھو اللہ احد اللہ الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد	(اے رسول) تم کہدو کہ اللہ یکتا ہے اور وہ خدا بے نیاز ہے نہ وہ کسی کا باپ ہے اور نہ کوئی اوس کا بیٹا ہے

سورہ اخلاص آیہ ا لغایت ۴

(یعنی ایسا نہین ہے کہ جیسے یہود و نصاریٰ و کفار قریش خیال کرتے ہین کہ خدا
کے لڑکے اور لڑکیان ہین اور عزیر اور عیسیٰ اللہ کے لڑکے ہین اور اللہ تعالےٰ
انکا باپ ہے اور فرشتے حق سبحانہ تعالےٰ کی لڑکیان ہین) اور نہ کوئی اس کا
ہمسرو مثل ہے (یعنی وہ ایسا نہین ہے جیسا کہ مجوس و یہود خیال کرتے ہین کہ
اہرمن اوسکی ہمسری کے واسطے تیار ہے اور روح و مادہ اسکے مثل قدیم ہین)-

(۱۰)

قل اندعوا من دون اللہ ما لا ینفعنا ولا یضرنا و نرد علی اعقابنا بعد اذ ھدینا اللہ کالذی استھوتہ الشیطین فی الارض حیران لہ اصحب یدعونہ الی الھدی ائتنا قل ان ھدی اللہ ھو الھدی و امرنا لنسلم لرب العلمین و ان اقیموا الصلوۃ و اتقوہ و ھو	(اے رسول) تم کہدو کیا ہم خدا کو چھوڑ کر اون کی عبادت کرین جو ہم کو نہ نفع پہونچائین (اور) نہ نقصان اور اللہ نے جو راہ ہمین بتائی ہے ہم اس کے بعد بھی اس سے اولٹے پاؤن پھر جاہین اور ہماری مثال وہ ہو جیسے کسی شخص کو شیاطین جنگل میں راہ

صاحب قدرت ہے پھر کیونکر نفی قدرت کی اس سے کر سکتے ہین" (امارۃ البصائر و کشف
الاسرار مصنفہ حکیم شفاء الدولہ سید افضل علی خان بہادر مدبر جنگ مرحوم مغفور (ن)

الذی الیہ تحشرون وھو الذی
خلق السموات والارض بالحق ویوم
یقول کن فیکون قولہ الحق ولہ الملک
یوم ینفخ فی الصور عالم الغیب والشھادۃ
وھو الحکیم الخبیر واذ قال ابراھیم
لابیہ ازر اتتخذ اصناما الھۃ انی
اراک وقومک فی ضلل مبین و
کذلک نری ابراھیم ملکوت السموات
والارض ولیکون من الموقنین فلما جن
علیہ الیل رای کوکبا قال ھذا ربی
فلما افل قال لا احب الافلین فلما
رای القمر بازغا قال ھذا ربی فلما
افل قال لئن لم یھدنی ربی لاکونن
من القوم الضالین فلما رای الشمس
بازغۃ قال ھذا ربی ھذا اکبر
فلما افلت قال یقوم انی بری مما
تشرکون انی وجھت وجھی للذی
فطر السموات والارض حنیفا وما
انا من المشرکین وحاجہ قال اتحاجونی
فی اللہ وقد ھدین ولا اخاف ما
تشرکون بہ الا ان یشاء ربی شیئا
وسع ربی کل شیء علما افلا تتذکرون
وکیف اخاف ما اشرکتم باللہ مالم

بھلا دین اور وہ حیران پھر رہا ہو
اور اوس کے یار دوست سیدھے
راستہ کی طرف بلاتے رہین کہ ادہر
آو ادہر آو اور وہ ایک نہ سنے)
اور (اے محمد) تم (جواب مین) کہ
دو اللہ نے جو راہ راست بتائی ہی
وہی راہ راست ہے اور ہمکو حکم دیا
گیا ہے کہ ہم پروردگار کے تابع رہین اور یہ بھی
حکم دیا گیا ہے کہ نماز کو قایم رکھین
اور اوسی سے ڈرتے رہین اور
وہ وہی تو ہے جس کے حضور مین
سب محشور کئے جاوینگے اور وہ وہی
(خدا تو) ہے جس نے آسمانون کو
اور زمین کو برحق پیدا کیا اور جس
روز وہ کہیگا ہو حشر ہو جاے گا
اسکا قول حق ہے اور جس دن صور
پھونکا جائیگا (یعنی روز قیامت) سلطنت
خاص اوسی کی بادشاہت ہوگی
(اور وہی) غائب حاضر سب کا جاننے والا
ہے اور وہ صاحب حکمت وخبیر ہے اور
(اے محمد) تم لوگون کو وہ وقت یاد
دلاو) جبوقت ابراہیم نے اپنے چچا آزر
سے کہا کہ کیا آپ بتونکو خدا ٹھہراتے ہین

ينزل به عليكم سلطنا فاى الفريقين
احق بالامن ان كنتم تعلمون الذين
امنوا ولم يلبسوا ايمانهم بظلم اولئك
لهم الامن وهم مهتدون وتلك
حجتنا اتينها ابراهيم على قومه نرفع
درجت من نشاء ان ربك حكيم
عليم (سورة الانعام ايت ۱۰ تا ايت ۸۳)

مین آپ اور آپکی قوم کو صریح گمراہی مین
دیکھتا ہون اور اوسی طرح ہمنے ابراہیم
کو آسمان اور زمین کے عجائبات دکھائے
تھے تاکہ وہ یقین کرنے والون مین سے
ہوجائے (سنو) جب رات اندھیرا گئی
تو انہون نے ایک ستارہ دیکھا (تو اپنی
قوم سے) پوچھا (کہ) مین) کیا میرا پروردگار
یہی ہے؟ پھر جب وہ غروب ہوگیا فرمایا کہ مین غروب ہوجانیوالون کو توپسند
نہین کرتا (تو پھر ان کی عبادت کیا کرتے کہ یہ صفت تو حادث کی ہے نہ کہ قدیم کی)
پھر جب چاند کو چمکتے دیکھا دریافت کیا کہ آیا یہ میرا رب ہے؟ پھر جب وہ بھی
غروب ہوا فرمایا کہ اگر میرے پروردگار نے مجھ سے ہدایت نہ کی ہوتی تو مین
بھی ضرور گمراہون مین سے ہو جاتا۔ پھر جب سورج کو چمکتے دیکھا دریافت
کیا کہ آیا یہ میرا پروردگار ہے کہ سب سے بڑا ہے؟ پھر جب وہ غروب ہو
تو فرمایا کہ اے میری قوم مین تو ان سب چیزون سے جن کو تم (لوگ) شریک
(خدا) گردانتے ہو دور ہون (یہ ہرگز کسیطرح شریک خدا یا مثل خدا ہو نہین سکتے)
مین تو سچے دل سے اطاعت گذاری کے لئے صرف اسکی طرف اپنا رخ کرتا ہون
جس نے آسمانون اور زمین کو پیدا کیا اور مین (مثل تمہارے جو کہ چاند سورج
وغیرہ کی پوجا کرتے ہو) مشرکین مین سے نہین ہون اور اونکی قوم کے لوگ (ان
باتون پر) ایسی حجت کرنے لگے فرمایا کیا تم اللہ کے بارے مین مجھ سے جھگڑتے ہو حالانکہ
اس نے یقینی مجھکو (سیدھا) راستہ بتایا ہے اور جن جن کو تم شریک (خدا) کرتے
ہو مین انسے نہین ڈرتا۔ (وہ بغیر حکم خدا میرا کچھ نہین کر سکتے) مگر ہان میرا خدا ہی
خود (کرنا) چاہے (تو البتہ کر سکتا ہے اس کی مرضی ہے) میرا پروردگار باعتبار علم کے
سب پر حاوی ہے کیا تم اتنا نہین سمجھتے (اور خیال نہین کرتے کہ آخر) مین ان چیزون

سے کیوں ڈروں جن کو تم اس کا شریک گردانتے ہو حالانکہ تم اس بات سے نہیں
ڈرتے کہ اللہ کے ساتھ تم اون چیزوں کو شریک کرتے ہو جن کیلئے اس نے تم پر کوئی
دلیل و حجت نازل نہیں کی پھر اگر تم علم (و عقل) رکھتے ہو تو سوچو کہ دونو گروہوں
(یعنی موحدین اور مشرکین) مین سے کون گروہ بےخوف رہنے کا مستحق ہے جو
(لوگ) ایمان لائے اور انہوں نے اپنے ایمان کو ظلم سے نہیں ملادیا انہیں کے
لئے امن و اطمینان ہے اور وہی ہدایت یافتہ ہیں اور یہ ہماری دلیلیں ہیں
جو ہمنے ابراہیم کو اون کی قوم پر (غلبہ پانے کے لئے) عطا کی تہیں (نہ یہ کہ چاند و
سورج وغیرہ کو اپنا رب جانتے تھے) ہم جسکے لئے چاہتے ہیں بہت سے درجے بلند
کردیتے ہیں (اے محمد) بیشک تمہارا رب صاحب حکمت و علم ہے

(۱۱)

ونضع الموازين القسط ليوم القيمة
فلا تظلم نفس شيئا ؕ وان كان
مثقال حبة من خردل اتينا بها
وكفى بنا حاسبين ۝ ولقد اتينا موسى
وهرون الفرقان وضياء وذكرا
للمتقين ۝ الذين يخشون ربهم
بالغيب وهم من الساعة مشفقون
وهذا ذكر مبارك انزلنه ؕ افانتم
له منكرون ۝ ولقد اتينا ابراهيم رشده
من قبل وكنا به علمين ۝ اذ قال لابيه
وقومه ما هذه التماثيل التي انتم
لها عاكفون ۝ قالوا وجدنا اباءنا
لها عبدين ۝ قال لقد كنتم انتم

اور ہم قیامت کے دن انصاف کی میزانین
قایم کرینگے پس کسی نفس پر ذرا سا بھی
ظلم نہ کیا جائیگا۔ اور اگر رائی کے دانہ کے برابر
بھی کوئی عمل (کیا) ہوگا تو ہم اوسے لاحاضر
کرینگے اور حساب لینے کے لئے ہم کافی ہیں
اور یقیناً ہم ہی نے موسیٰ و ہارون کو فرقان
(یعنے حق و باطل مین فرق کرنے والی کتاب)
اور روشنی و نصیحت عطا کی انہیں پرہیزگاروں
کے لئے جو اپنے رب سے بے دیکھے ہوئے خوف
کھاتے ہیں اور قیامت (کے دن) سے بھی ڈرتے
ہیں اور یہ (قرآن بھی) ایک بابرکت تذکرہ ہے
جسکو ہمنے نازل کیا ہے۔ کیا تم اسکے منکر ہو
اور ہمنے ابراہیم کو پہلے ہی سے سمجھ عنایت

آباؤکم فی ضلل مبین ۔ قالوا اجئتنا
بالحق ام انت من اللعبین ۔ قال بل
ربکم رب السمٰوٰت والارض الذی
فطرھن وانا علی ذٰلکم من الشھدین
وتاللہ لاکیدن اصنامکم بعد ان
تولوا مدبرین ۔ فجعلھم جذاذا الا
کبیرا لھم لعلھم الیہ یرجعون ۔
قالوا من فعل ھذا بالھتنا انہ لمن
الظلمین ۔ قالوا سمعنا فتی یذکرھم
یقال لہ ابراھیم ۔ قالوا فاتوا بہ علی
اعین الناس لعلھم یشھدون ۔
قالوا ءانت فعلت ھذا بالھتنا یا
ابراھیم ۔ قال بل فعلہ کبیرھم ھذا
فسئلوھم ان کانوا ینطقون ۔ فرجعوا
الی انفسھم فقالوا انکم انتم الظلمون ۔
ثم نکسوا علی رءوسھم لقد علمت ما
ھؤلاء ینطقون ۔ قال افتعبدون
من دون اللہ مالا ینفعکم شیئا ولا
یضرکم ۔ اف لکم ولما تعبدون من دون
اللہ افلا تعقلون ۔ قالوا حرقوہ و
انصروا الھتکم ان کنتم فعلین ۔ قلنا
ینار کونی بردا وسلاما علی ابراھیم
سورۃ الانبیا آیۃ ۴۷ لغایت ۶۹

کی تھی اور ہم اون (کی قابلیت) سے
واقف تھے (اوس وقت کو یاد کرو) جب کہ
اونہون نے اپنے چچا (آزر) سے اور
اپنی قوم سے یہ کہا تھا کہ یہ مورتین جن کی
آپ لوگ تعظیم کرتے ہین - آخر کیا ہین
(اور کیا آپ لوگ اللہ کو چھوڑ کر جھوٹے
خداون کے مرید بنتے ہین اور آپ
لوگون کا خیال تمام عالمون کے پروردگار
کی نسبت کیا ہے ؟) وہ لوگ بولے اور تو
کچھ نہین جانتے مگر (ہان) اپنے بڑے
بوڑھون کو ان ہی کی پرستش کرتے
ہوئے دیکھا ہے - فرمایا آپ اور آپکے
باپ دادا بھی یقینا کھلی ہوی گمراہی مین
تھے انہون نے کہا کہ آپ کوی حق بات
لائے ہین یا یونہی دل لگی کرنے والے
ہین - فرمایا (مذاق نہین بلکہ ٹھیک کہتا
ہون کہ چاند سورج و بتون کو جو آپ
لوگ پوجتے ہین اس سے فائدہ کیا
کیا یہ اللہ ہین اور کیا یہ اللہ کے شریک
ہین) اے لوگو تمہارا پروردگار (وہ ہے
جو) آسمان اور زمین کا (مالک ہے) جس نے
انکو (یعنی چیزونکو) [illegible]
تراشے ہین چچا [illegible]

پیدا کیا ہے اور مین خود اس بات کا انکے سامنے گواہ ہون اور (ابراہیم نے اپنے دل
مین کہا) خدا کی قسم جب آپ (لوگ) پیٹھ پھیر کر سب کے سب اپنے عید کے میلے مین چلے
جاؤگے تو مین انکے بتون کے ساتھ (کوئی نہ کوئی) چال ضرور چلونگا (پس جب یہ لوگ ابراہیم
کے پاس سے عید کے میلہ مین گئے تو یہ چپ چاپ انکے بتون کے پاس گئے اور خطاب کیا کہ
تم کچھ کھاتے کیون نہین اور تمہین ہو کیا گیا ہے کہ بولتے کچھ نہین اسکے بعد پھر ابراہیم
نے ان بتونکو توڑ کر چکنا چور کر ڈالا مگر انکے بڑے بت کو (اسلئے) رہنے دیا تاکہ یہ لوگ
میلہ سے پلٹ کر اس کی طرف رجوع کرین (تاکہ دیکھین کہ انکی آپس مین کسی شے پر
جنگ خوب اچھی طرح سے ہوئی ہے جسکی وجہ سے یہ کاردار قائم ہوا اور اس بڑے
زبردست بت ہی نے ان سب کو فنا کا کام چکھایا ہے اور اسکی گردن مین وہ بسولی
بھی لٹکا دی جس سے کہ سب کا چکنا چور کیا تھا غرض جب ان لوگون نے یہ منظر دیکھا تو) وہ
لوگ کہنے لگے بیشک وہ بڑا ہی ظالم ہے جس نے ہمارے معبودونکو یہ گت بنائی ہے
بعض نے کہا کہ ہے تو ایک نوجوان کو جو ابراہیم کے نام سے مشہور ہے۔ انکا ذکر برائی
کے ساتھ کرتے ہوئے سنا تھا وہ لوگ کہنے لگے (ہان) ایسا ہی ہے تو اسے سب لوگونکے
روبرو (گرفتار کرکے) لاؤ کہ یہ لوگ اس کے بیان پر گواہ رہین (غرض ابراہیم آئے
تو وہ لوگ) بولے اے ابراہیم! کیا تو نے ہی ہمارے معبودون کی یہ گت بنائی ہے
فرمایا جو انہین سب سے بڑا ہے اوس نے ایسا کیا ہے۔ پس اگر یہ بولتے ہون تو انہی کو
پوچھو تو (یعنی اگر یہ بولتے ہون تو ان کے بڑے بت نے ایسا کیا ہے اور اگر نہین بولتے
ہون سمجھ جاؤ غرض اسوقت وہ اپنے اپنے دل مین سوچے اور قائل ہوئے کہ (در حقیقت)
تمام ظالم خود ہی ہو (کہ ایسے نکمونکو اپنا معبود بنا رکھا ہے) پھر اپنے اپنے گریبانون مین
منہ ڈالے ہوئے بولے یہ تو تم یقیناً جانتے ہو کہ یہ بولتے نہین فرمایا کیا تم خدا کو چھوڑ کر
ایسونکو پوجتے ہو (جن کو کہ تم نے خود اپنے ہاتھون سے تراش کر بنایا ہے اور) جو نہ
تم کو کوئی نفع پہونچا سکین اور نہ تمکو نقصان۔ تف ہے تم پر اور اسپر جنہین تم اللہ کے
سوا پوجتے ہو۔ کیا تم اتنی بھی سمجھ نہین رکھتے (اب تو کفار بگڑ کر آپس مین کہنے لگے کہ اگر

اگر تم سے ہو سکتا ہے تو اسکو (یعنی ابراہیم کو) جلا دو اور اپنے دیوتاؤں کی مدد کرو۔ غرض ان سبنے مع نمرود بادشاہ کے جو کہ خدائی کا دعوے دار تھا۔ ابراہیم کو آگ میں ڈالا اور) ہمنے (یعنی خدا نے) کہا کہ اے آگ! تو ابراہیم کے لئے سرد اور موجب سلامتی ہو جا (کہ انکو کوئی تکلیف نہ پہنچے چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ خلیل کے لئے آگ گلزار ہو گئی)

(۱۲) ومن اٰیاتہ اللیل والنھار والشمس والقمر لا تسجدوا للشمس ولا للقمر واسجدوا للہ الذی خلقھن ان کنتم ایاہ تعبدون ۝

(حٰمٓ السجدۃ آیت ۳۷)

خدا کی نشانیوں میں سے رات اور دن اور سورج اور چاند ہیں۔ ایہا الناس تم لوگ (صابئین سورج بنسی و چندر بنسی وغیرہ) نہ سورج کو سجدہ کرو اور نہ چاند کو بلکہ اس اللہ کو سجدہ کرو جس نے ان سب کو پیدا کیا ہے۔ اگر تم اسی کے بندے بننا چاہتے ہو۔

(۱۳) الحمد للہ الذی خلق السمٰوات والارض وجعل الظلمات والنور ۵ ثم الذین کفروا بربھم یعدلون ۝ ھو الذی خلقکم من طین ثم قضٰی اجلا و اجل مسمی عندہ ثم انتم تمترون ۝ وھو اللہ فی السمٰوات وفی الارض یعلم سرکم وجھرکم ویعلم ما تکسبون ۝

(الانعام۔ آیت الغایت ۴)

سب تعریف خدا ہی کو (سزاوار) ہے جس نے آسمان و زمین کو پیدا کیا (یعنی ایسا نہیں ہے کہ ان کا خالق کوئی نہ ہو اور نہ ان کی کوئی ابتدا ہو۔ جیسا کہ دہریوں کا خیال ہے بلکہ یہ خیال فاسد ہے اور یہ خیال خام ہے۔ انکا اور تمام چیزوں کا خالق اللہ ہی ہے جس کے واسطے سب تعریفیں سزاوار ہیں) اور اندھیرا اور اجالا پیدا کیا (یعنی مجوس کا یہ خیال خام غلط و غیر صحیح ہے جو وہ یہ خیال کرتے ہیں کہ نور و ظلمت ہی تمام چیزوں کے خالق ہیں۔ حالانکہ یہ خود ہی مخلوق ہیں اور یہ بے شعور کیا خالق ہو سکتے ہیں) پھر بھی اپنے پروردگار کا انکار کرنے والے (مشرکین) اور چیزوں کو (یعنی بتوں کو) اسکی

برابر ٹھیراتے ہیں۔ وہ وہی تو ہے جس نے تمکو (یعنی تمہارے باپ آدم کو) مٹی سے پیدا کیا پھر اس نے (تمہارے مرنے کا) ایک وقت مقرر کر دیا۔ اور اس کے نزدیک (گو تمہیں معلوم نہیں قیامت کا) ایک وقت مقرر ہے۔ پھر (بھی اللہ کے بارے میں) تم شک کرتے ہو وہی تو آسمانوں میں (بھی) اور زمین میں (بھی) خدا ہے یعنی وہی ایک ہے۔ ایسا نہیں ہے کہ آسمانوں کا اور ہے اور زمینوں کا دوسرا) وہی (اللہ) تمہارے ظاہر و باطن سے خبردار ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو اس سے بھی آگاہ ہے۔

(۱۴) اللّٰہ لا الٰہ الا ھو الحی القیوم لا تاخذہ سنۃ ولا نوم لہ ما فی السموات وما فی الارض من ذا الذی یشفع عندہ الا باذنہ یعلم ما بین ایدیھم وما خلفھم ولا یحیطون بشیء من علمہ الا بما شاء وسع کرسیہ السموات والارض ولا یؤدہ حفظھما وھو العلی العظیم (البقرآیت ۲۵۵)

خدا ہی وہ (ذات پاک) ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں (وہ) زندہ ہے اور قائم ہے۔ اس کو نہ اونگھ آتی ہے نہ نیند (یعنی تغیرات جسم و جسمانیت سے مبرا ہے زمین و آسمان کی پیدائش کے بعد اسکو تکان نہیں معلوم ہوتی کہ وہ آرام کرے بلکہ یہ شان انسان کی ہے۔ بلکہ وہ تو ہر وقت اپنی مخلوقات کی نگاہ داشت رکھنے والا ہے۔ وہ اپنی مخلوقات کے کسی فعل یا قول سے غافل نہیں ہے بلکہ سب باتوں سے آگاہ ہے) جو کچھ آسمانوں میں اور زمین میں ہے سب اسی کا ہے (یعنی یہ نہیں کہ عالم سفلی اہرمن کے قبضہ میں ہو اور عالم علوی یزدان کے)، وہ کون ہے جو اس کے اذن بغیر اس کے حضور میں شفاعت کرے (چہ جائیکہ پوپ و دستور کسی کا گناہ معاف کر سکیں)، وہ لوگوں کے آئندہ اور گذشتہ کا حال جانتا ہے۔ لوگ اسکے علم میں سے کسی چیز پر بھی احاطہ نہیں کر سکتے۔ مگر اسی قدر جتنا وہ چاہے (یعنی معلومات الہی میں سے حضرت انسان کسی چیز کو بھی نہیں پا سکتا۔ بجز اسکے کہ وہ خود ہی بتا دے) اس کا

علم (یا اس کی بادشاہت) آسمانوں و زمین (کی تمام چیزوں) پر محیط ہے (کوئی شئے اس کے علم سے باہر نہیں) ان دونوں کی حفاظت اسے تھکاتی نہیں۔ اور وہ بلند مرتبہ (اور) صاحب عظمت ہے۔

(۱۵) لقد کفر الذین قالوا ان اللہ هو المسیح ابن مریم وقال المسیح یا بنی اسرائیل اعبدوا اللہ ربی و ربکم انه من یشرك باللہ فقد حرم اللہ علیه الجنة وماوٰه النار وما للظالمین من انصار لقد کفر الذین قالوا ان اللہ ثالث ثلثة وما من اله الا اله واحد وان لم ینتهوا عما یقولون لیمسن الذین کفروا منهم عذاب الیم افلا یتوبون الی اللہ ویستغفرونه واللہ غفور رحیم۔ ما المسیح ابن مریم الا رسول قد خلت من قبله الرسل وامه صدیقة کانا یاکلان الطعام انظر کیف نبین لهم الآیات ثم انظر انی یؤفکون ۔

(المائدہ - ایت ۱، لغایت ۵)

بیشک وہ لوگ کافر ہو گئے۔ جنہوں نے یہ کہا کہ اللہ وہی مسیح ابن مریم ہے حالانکہ مسیح نے یہ کہا کہ اے بنی اسرائیل! صرف اسی خدا کی عبادت کرو۔ جو میرا اور تمہارا دونوں کا پالنے والا ہے۔ بیشک جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کریگا۔ اس پر خدا نے بہشت کو حرام کر دیا ہے اور دوزخ اس کا ٹھکانہ ہے۔ اور ایسے ظالموں کا کوئی مددگار نہیں ہے۔ یقیناً وہ لوگ کافر ہو گئے جو اس کے قائل ہیں کہ اللہ تین میں کا تیسرا ہے۔ حالانکہ سوائے معبود یگانہ کے کوئی معبود نہیں اور (خدا کے بارے میں) جو کچھ وہ کہتے ہیں اگر اس سے باز نہ رہیں گے۔ تو جو ان میں سے کفر پر (قائم) رہیں گے تو ان کو دردناک عذاب ضرور پہنچیگا۔ کیا اللہ سے توبہ اور اس سے طلب بخشش نہیں کرتے اللہ بڑا بخشنے (اور) رحم کرنے والا ہے (یعنی وہ ایسا نہیں ہے کہ کسی کی دعا و توبہ قبول نہ کرے بلکہ وہ اپنے بندوں پر از حد رحیم ہے) مسیح ابن مریم (اور کچھ نہیں ہیں) مگر ایک رسول جس سے پہلے بہت سے رسول گذر گئے اور ان کی ماں بھی خدا کی) ایک سچی بندی تھیں۔ یہ دونوں (آدمیوں کی طرح) کھانا کھایا کرتے تھے۔

(اے رسول) غور تو کرو کہ ہم ان کے لئے نشانیاں کیسی کھول کر بیان کرتے ہیں، پھر دیکھو تو کہ یہ لوگ کدھر بھٹکے ہوئے چلے جا رہے ہیں۔

(۱۶) قل یا اھل الکتاب تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا و بینکم الا نعبد الا اللہ ولا نشرک بہ شیئا ولا یتخذ بعضنا بعضا اربابا من دون اللہ فان تولوا فقولوا اشھدوا بانا مسلمون (آل عمران۔ آیت ۶۴)

(اے رسول) کہدو کہ اے اہل کتاب ایسی بات کی طرف آجاؤ۔ جو ہمارے تمہارے درمیان یکساں ہے۔ کہ ہم سوائے خدا کے کسی کی پرستش نہ کرینگے (یعنی اسماعیل۔ ابراہیم نوح۔ موسیٰ کے بتوں کو نہ پوجیں گے اور مریم صدیقہ اور اولیا، کی پرستش نہ کرینگے) اور اس کا کسی کو (مثل مسیح وغیرہ کے) شریک نہ بنائیں گے اور (حقیقی) خدا کے سوا ہم میں سے کسی کو (یعنی پوپوں اور بڑے بڑے پادریوں کو) اپنا پروردگار نہ بنائے۔ اگر (اس سے بھی) منہ موڑیں۔ تو کہدو کہ تم گواہ رہنا۔ کہ ہم (خدا کے) فرمانبردار ہیں۔

(۱۷) لیس کمثلہ شئی وھو السمیع البصیر کوئی چیز اس کی مانند نہیں ہے اور وہ بڑا سننے والا (الشوریٰ۔ آیت ۱۱)

بغیر کان کے ہے۔ اور) دیکھنے والا (بغیر آنکھ کے ہے)

(۱۸) لہ ملک السموات والارض یحیی و یمیت وھو علی کل شئی قدیر ھو الاول والاخر والظاھر والباطن وھو بکل شئی علیم (سورۃ الحدید آیت ۲ و ۳)

سارے آسمان و زمین کی بادشاہت اسی (خدا) کی ہے۔ وہی جلاتا ہے (یعنی وہی پیدا کرتا ہے اور وہی زندہ رکھتا ہے اور کوئی دوسرا ان باتوں پر قادر نہیں) اور وہی مارتا ہے (یعنی انسان اس بات پر قادر نہیں کہ وہ اپنی عمر کو بڑھا گھٹا سکے بلکہ ان باتوں پر خدا ہی قادر ہے کہ وہی زندہ کرتا ہے اور وہی مردہ) اور ہر چیز پہ (پوری پوری) قدرت رکھنے والا ہے وہی اول ہے اور وہی آخر (یعنی وہ ازلی و ابدی ہے اور کوئی خواہ مادہ ہو یا روح ازلی و ابدی اور قدیم نہیں) اور وہی (اپنی قدرت کی نشانیوں سے سب پر)

ظاہر اور وہی حقیقت سے آگاہ اور وہی ہر چیز کا جاننے والا ہے۔

(۱۹) قل ان تخفوا ما فی صدورکم او تبدوہ یعلمہ اللہ، ویعلم ما فی السموات وما فی الارض، واللہ علی کل شیٔ قدیر۔ یوم تجد کل نفس ما عملت من خیر محضرا وما عملت من سوٓء تود لو ان بینہا وبینہ امدا بعیدا ویحذرکم اللہ نفسہ، واللہ رءوف بالعباد۔

(آل عمران آیت ۲۹ و ۳۰)

(اے رسول) تم ان لوگوں سے کہدو کہ جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے خواہ تم اسکو چھپاؤ یا اس کا اظہار کرو (بہر حال) خدا تو اسے جانتا ہے اور جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے وہ (سب کچھ) جانتا ہے اور اللہ ہر چیز پر پوری پوری قدرت رکھتا ہے (اور اس دن کو یاد رکھو) جس دن ہر شخص جو کچھ اس نے (دنیا میں) نیکی کی ہے اور جو کچھ برائی کی ہے۔ اس کو موجود پائیگا اور یہ خواہش کریگا کہ کاش خود اسکے اور اس دن کے مابین ایک مدت طویل حائل ہوتی۔ اور اللہ تمکو اپنے ہی سے ڈراتا ہے۔ اور خدا اپنے بندوں پر بڑا شفیق (و مہربان بھی) ہے

(۲۰) ھو اللہ الذی لا الہ الا ھو عالم الغیب والشھادۃ ھو الرحمن الرحیم ھو اللہ الذی لا الہ الا ھو الملک القدوس السلام المؤمن المھیمن العزیز الجبار المتکبر سبحن اللہ عما یشرکون۔ ھو اللہ الخالق البارئ المصور لہ الاسماء الحسنی یسبح لہ ما

وہ اللہ وہی ہے۔ جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ پوشیدہ (یعنی جو واقع نہیں ہوا) اور ظاہر (یعنی جو ہو چکا سب) کا جاننے والا وہی بڑا رحم کرنے والا مہربان ہے۔ وہی وہ خدا ہے جس کے سوا کوئی قابل عبادت نہیں (حقیقی) بادشاہ ہے پاک ذات (ہر عیب سے) بری سلام ہے (یعنی ہر نقص و

سے قرآن وحدیث وادعیہ معتبرہ ائمہ میں جن جن ناموں سے وہ یاد کیا اور بیان کیا گیا ہے انہی ناموں سے اسکو پکارنا چاہیے۔ جناب علی مرتضیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں اسمائے الٰہی جو کچھ قرآن وحدیث وادعیہ میں وارد ہوئے ہیں انہیں اسماء سے اسے یاد کرنا چاہیے نہ کہ بالتفسیر یہ نام لیکے اسکی صفات کو

مافی السّموات والارض ۵ وھو العزیز الحکیم ۵ (الحشر۔ آیت ۲۴۔ لغایت ۲۴)	آفت سے سالم ہے، امان عطا فرمانیوالا ہرشے کا حافظ و نگہبان ہے۔ اس پر کسی کا دسترس و قابو نہیں ہے (یعنی یہ ممکن نہیں کہ

اہرمن نے اس پر چڑھائی کی ہو) وہ حکم چلانے والا اور بزرگ و برتر ہے لوگ جو کچھ بھی اسکے متعلق کہتے ہیں (یعنی مشرکین) اس سے منزہ اور پاک ہے۔ وہی بنانے والا، پیدا کرنے والا اور صورت عطا فرمانے والا ہے۔ اسی کے (یعنی اسی ذات باری کے) اچھے اچھے نام ہیں اس کی پاکی کا بیان تمام آسمانی و زمینی مخلوقات کرتے ہیں اور وہی زبردست (اور) حکمت والا ہے۔

(۲۱) قل اغیر اللہ اتخذ ولیا فاطر السّموات والارض وھو یطعم ولا یطعم قل انی امرت ان اکون اول من اسلم ولا تکونن من المشرکین قل انی اخاف ان عصیت ربی عذاب یوم عظیم ۵ من یصرف عنہ	(اے رسول) تم کہدو۔ کہ کیا خدا کو جو سارے آسمان و زمین کا پیدا کرنے والا ہے چھوڑ کر دوسرے کو (اپنا) سرپرست بناؤں حالانکہ وہ (سبکو) کھلاتا ہے اور اس کو (کچھ) نہیں کھلایا جاتا (یعنی وہ ایسا نہیں ہے کہ وہ غذا فیتیں نوش کیے) تم کہدو کہ

بقیہ حاشیہ صفحہ (۶۱)۔ ظاہر کرنے والے ہیں۔ صفات اسکی زائد بر ذات نہیں بلکہ عین ذات ہیں۔ جناب علی مرتضیٰ علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں "دین کا پہلا زینہ اسکی معرفت ہے۔ کمال معرفت یہ ہے کہ اسے خالص واحد و یکتا تسلیم کیا جائے۔ پھر اسو حدت یکتائی اور اخلاص کا درجہ کمال یہ ہے کہ اسے تمام صفات زائدہ سے مبرا و منزہ سمجھ لیں (یعنی یہ صورت نہیں کہ وہ علم سے عالم ہے قدرت سے قادر ہے وغیرہ وغیرہ بلکہ یہ صورت ہے کیونکہ صفات اس کی عین ذات ہیں) کیونکہ جس شخص نے اسکے لئے صفات زائدہ قرار دیں تو گویا اسے دمخلوق سے) قرین اور اس کا ہمسر بنا دیا اور جس شخص نے اسکو دو قرار دیکر سمجھ لیا تو گویا وہ دوئی کا قائل ہوگیا۔ اور جو شخص وحدت سے گذر کر دوئی پر آیا تو گویا وہ شخص اس ذات واحد یکتا کے لئے جزو اور ٹکڑے قرار دے رہا ہے۔ ایسا شخص یقیناً جاہل ہے وہ کبھی درجہ معرفت پر فائز نہیں ہو سکتا (نہج البلاغت) ۱۲۔

یومئذ فقد رحمہ، وذلک الفوز المبین ۔ وان یمسسک اللہ بضر فلا کاشف لہ الا ھو وان یمسسک بخیر فھو علی کل شیء قدیر ۔ وھو القاھر فوق عبادہ، وھو الحکیم الخبیر ۔
(الانعام آیت ۵ لغایت ۱۸)

مجھ کو حکم دیا گیا ہے کہ سب سے پہلے میں اسلام لانے والا ہوں اور تم ہرگز مشرکین میں سے نہ ہونا کہہ دو۔ کہ میں اپنے پروردگار کی نافرمانی کروں۔ تو میں بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں جس سے اس دن (عذاب) ٹلجاوے اس پر رحمت خدا یعنی ہوئی اور یہی کھلی کامیابی ہے

اور اگر اللہ تمکو کوئی تکلیف پہنچائے تو اس کے سوا کوئی اس کا دفع کرنے والا نہیں ہے اور اگر وہ تمکو کوئی خیر (خوبی) پہنچائے تو بھی کوئی روک نہیں سکتا (کیونکہ) وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے اور وہی اپنے تمام بندوں پر غالب ہے اور وہ واقف کار حکیم ہے۔

(۲۲) و للہ ملک السموات والارض واللہ علی کل شیء قدیر ۔ ان فی خلق السموات والارض واختلاف الیل والنھار لآیت لاولی الالباب ۔ الذین یذکرون اللہ قیاما وقعودا وعلی جنوبھم ویتفکرون فی خلق السموات والارض ج ربنا ما خلقت ھذا باطلا ج سبحنک فقنا عذاب النار ۔ ربنا انک من تدخل النار فقد اخزیتہ وما للظالمین من انصار ۔ ربنا اننا سمعنا منادیا ینادی للایمان ان آمنوا بربکم فآمنا ربنا فاغفر لنا ذنوبنا وکفر عنا

اور آسمان و زمین سب خدا ہی کا ملک ہے اور خدا ہی ہر چیز پر قادر ہے۔ بیشک آسمان اور زمین کی پیدائش میں اور رات و دن کے پھیر بدل میں ان صاحبان عقل کے لئے نشانیاں موجود ہیں۔ جو کھڑے اور بیٹھے اور کروٹوں کے بل لیٹے (غرض ہر حال میں) اللہ کو یاد کرتے رہتے ہیں اور آسمان و زمین کی بناوٹ میں غور و فکر کرتے ہیں اور (بیساختہ) کہہ اٹھتے ہیں کہ خداوندا تو نے انکو فضول پیدا نہیں کیا تو (فعل عبث سے) پاک و پاکیزہ ہے بس تو ہمکو آتش دوزخ سے بچا۔ اے ہمارے پالنے والے جس کو تو نے دوزخ میں ڈالا تو

سیئاتنا وتوفنا مع الابرار ۰ ربنا
واتنا ما وعدتنا علی رسلک ولا
تخزنا یوم القیمۃ ۰ انک لا تخلف المیعاد ۰
فاستجاب لهم ربهم انی لا اضیع
عمل عامل منکم من ذکر او انثی بعضکم
من بعض ۰ (آل عمران آیت ۹۲ تا آیت ۹۵)

تو اسے رسوا کر ڈالا۔ اور ظالموں کا کوئی
مددگار نہیں۔ اے ہمارے پروردگار ہم نے
ایک پکارنے والے پیغمبر کی آواز سنی۔ جو
ایمان کے لئے پکارتا تھا۔ کہ تم اپنے پروردگار
پر ایمان لاؤ۔ پس اے ہمارے پالنے والے
ہم ایمان لائے۔ اے ہمارے پروردگار
تو ہمارے گناہوں کو بخش دے۔ اور ہماری برائیوں کو ہم سے دور کر دے اور
ہم کو نیکوں کے ساتھ محشور فرما۔ اے ہمارے پروردگار۔ جو کچھ تو نے اپنے رسولوں کی
زبانی ہم سے وعدہ کیا ہے وہ ہمیں عطا فرما اور قیامت کے دن ہمیں رسوا نہ کر بیشک
تو وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔ پس اُنکے رب نے انکی دعا قبول کر لی (اور فرمایا)
کہ ہم تم میں سے کسی عمل کرنے والے کا عمل اکارت نہیں کرتے۔ خواہ وہ مرد ہو یا عورت
کہ ایک تم میں سے دوسرے سے ہے (یعنی ایک جنس سے ہو)

(۲۳) اولم یروا انا خلقنا لهم مما عملت
ایدینا انعاما فهم لها مالکون ۰
وذللنها لهم فمنها رکوبهم ومنها
یاکلون ولهم فیها منافع ومشارب
افلا یشکرون ۰ واتخذوا من دون
الله آلهة لعلهم ینصرون ۰ لا
یستطیعون نصرهم وهم لهم جند
محضرون ۰ فلا یحزنک قولهم انا
نعلم ما یسرون وما یعلنون ۰ اولم
یر الانسان انا خلقنه من نطفة فاذا
هو خصیم مبین ۰ وضرب لنا مثلا

کیا وہ اتنا نہیں سمجھتے۔ کہ جو چوپائے ہم نے
اپنی قدرت سے بنائے ہیں انکے نفع کیلئے
پیدا کئے ہیں پس وہ (اسوقت) ان کے
مالک بنے ہوئے ہیں۔ اور ہم ہی نے ان
چوپایوں کو انکا مطیع کر دیا ہے۔ کہ انمیں سے
بعض تو ان کی سواریاں ہیں اور انمیں سے
بعض کو وہ کھاتے ہیں اور ان کے لئے
ان چوپایوں میں بہت سی منفعتیں اور
پینے کی چیز (دودھ) ہے۔ کہ کیا وہ اسکے
شکر گذار نہ ہونگے۔ اور انھوں نے خدا
کو چھوڑ کر اور خدا بنائے تاکہ وہ ان کی

ونسی خلقه، قال من یحی العظام وھی رمیم، قل یحییھا الذی انشاھا اول مرة، وھو بکل خلق علیم الذی جعل لکم من الشجر الاخضر نارا فاذا انتم منه توقدون، اولیس الذی خلق السموات والارض بقدر علی ان یخلق مثلھم بلی وھو الخلق العلیم، انما امرہ اذا اراد شیئا ان یقول له کن فیکون، فسبحن الذی بیدہ ملکوت کل شیء والیه ترجعون،

(یٰسین - آیت ۷۸ تا آیت ۸۳)

کچھ مدد کریں۔ وہ ان کی ذرا مدد نہ کر سکیں گے۔ حالانکہ یہ کفار لشکر کے لشکر اُن (کی عبادت) کے لئے حاضر رہتے ہیں۔ پس (اے رسول) تو ان کی باتوں سے آزردہ خاطر نہ ہو۔ جو کچھ کھلم کھلا کرتے ہیں ہم سب خوب جانتے ہیں۔ آیا انسان اتنا نہیں سمجھتا کہ ہم نے اس کو ایک (ذلیل) نطفہ سے پیدا کیا۔ پھر وہ یکایک (ہمارا ہی) کھلم کھلا مقابل (بنا) ہے۔ ہمارے ہی لئے اس نے مثل بیان کئے (یعنی مادہ روح کو مثل اس کی ذات کے ازلی وابدی اور قدیم قرار دیا) اور (یہ) اپنی خلقت کو بھول گیا۔ کہنے لگا کہ ہڈیوں کو جب گل گئیں کہ وہ خاک ہو جائیں گی زندہ (دوبارہ) کون کریگا۔ (اے رسول) تم کہدو کہ وہی زندہ کریگا۔ جس نے ان کو (جب یہ کچھ نہ تھے) پہلی مرتبہ زندہ کر (دکھایا) اور وہ ہر مخلوق کے حال سے واقف ہے۔ جس نے تمہارے لئے (مرخ اور عفار کے) ہری درخت سے آگ پیدا کر دی۔ کہ اب تم اسی سے سلگاتے رہتے ہو۔ آیا وہ جس نے آسمانوں کو اور زمین کو پیدا کیا ہے۔ اسپر قادر نہیں ہے کہ ان کے مثل (دوبارہ) پیدا کر دے۔ ہاں ضرور (قادر ہے) اور وہ بڑا پیدا کرنے والا (اور) واقف کار ہے۔ یہ فقط اسی کی شان ہے کہ جب کسی چیز کا ارادہ کرے۔ تو اس سے صرف اتنا فرما دے کہ ہو۔ پس وہ ہو جائے۔ پس وہ ذات (ہر نقص سے) پاک صاف ہے جس کے قبضہ قدرت میں ہر چیز کی حکومت ہے۔ اور اسی کے حضور میں تم سب کی بازگشت ہوگی۔

(۲۴) للہ ملک السموات والارض ط یخلق ما یشآء یھب لمن یشآء اناثا

آسمان کی اور زمین کی بادشاہی خدا ہی کے لئے (مسلم) ہے۔ وہ جو کچھ چاہتا ہے

ويهب لمن يشاء الذكور ۝ او يزوجهم
ذكرانا واناثا ۚ ويجعل من يشاء
عقيما انه عليم قدير ۝ وما كان لبشر
ان يكلمه الله الا وحيا او من وراء
حجاب او يرسل رسولا فيوحي
باذنه ما يشاء ۚ انه علي حكيم ۝
(الشوریٰ آیت ۴۹ لغایت ۵۱)

پیدا کرتا ہے جسے چاہتا ہے بیٹیاں عطا کرتا ہے
اور جسے چاہتا ہے بیٹے عنایت فرماتا ہے
یا ان کو بیٹے اور بیٹیاں (اولاد کی) دونوں
قسمیں عنایت کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے
بانجھ کر دیتا ہے بیشک وہ صاحب علم (و)
صاحب قدرت ہے اور کسی بشر کے لئے ممکن
نہیں کہ حق تعالے اس سے بات کرے سوا
اسکے کہ الہام کرے (یعنی دل پر بذریعہ خفیہ کلام کے القا کرے) یا پس پردہ سے کلام
کو پیدا کرے (یعنی کسی چیز میں کلام کو پیدا کر دے یعنی یہ ممکن نہیں کہ اللہ تعالے دوبدو
کسی سے کلام کرے اسلئے کہ اسکی ذات جسم وجسمانیت سے پاک ومنزہ ہے) یا کسی
فرشتہ کو بھیجے جو وحی کو اس تک پہنچا دے بیشک وہ بلند مرتبہ (اور) حکمت والا ہے

(۵) ولا تدع مع الله الها اخر
لا اله الا هو كل شيء هالك الا
وجهه له الحكم واليه ترجعون
(القصص ۲۸ آیت ۸۸)

اور خدا کے سوا کسی اور معبود کی پرستش
نہ کرنا اسکے سوا کوئی قابل پرستش نہیں۔
ہر چیز سوائے وجہ اللہ کے ہلاک ہونے
والی ہے (اسی کا) حکم اسی کا ہے اور اسی
کی طرف تم سب کی بازگشت ہوگی۔

(۶) فبای الاء ربكما تكذبن ۝
مرج البحرين يلتقيان ۝ بينهما برزخ
لا يبغيان ۝ فباي الاء ربكما تكذبن ۝
يخرج منهما اللؤلؤ والمرجان ۝
فباي الاء ربكما تكذبن ۝ وله الجوار
المنشئت في البحر كالاعلام ۝ فباي
الاء ربكما تكذبن ۝

تو (اے جن وانسان) تم اپنے پروردگار
کی کس کس نعمت کا انکار کروگے۔ اس نے
دو دریا بہائے وہ باہم ملتے ہیں (اور) ان
دونوں کے مابین ایک پردہ ہے کہ ایک دوسرے
پر زیادتی نہیں کرسکتا (یعنی دونوں میں ایک
دوسرے کا پانی باوجود ملنے کے مختلف ہے
بلحاظ رنگ و

تکذبٰن ۔ کل من علیہا فان ۔ ویبقیٰ وجہ ربک ذو الجلال والاکرام ۔ فبای الاء ربکما تکذبٰن ۔ یسئلہ من فی السمٰوٰت والارض ۔ کل یوم ھو فی شان ۔

(الرحمٰن آیت ۱۸ لغایت ۲۹)

ذائقہ وغیرہ کے رہتا ہے۔ تو یہ مختلف شان کون قائم رکھتا ہے۔ یہ کیفیت وہی قائم رکھتا ہے جس کا نام اللہ ہے) پھر تم دونوں اپنے پروردگار کی کس کس نعمت سے انکار کروگے ان دونوں سے موتی اور مونگا برآمد ہوتا ہے

جو کہ تمھاری زینت اور بہت سی نعمتوں کے واسطے پیدا کیا گیا ہے) پس تم دونوں اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمتیں جھٹلاؤگے۔ اور سمندر میں پہاڑوں کی مانند اونچے (اونچے) جہاز اسی کے (چلائی ہوئی ہوا کے ذریعہ سے چلتے) ہیں۔ تو (اے جن و انس) اپنے پروردگار کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤگے۔ جو زمین پر ہے سب فنا ہونے والی (خواہ مادہ ہو یا روح) اور صرف تمہارے پروردگار کی ذات جو عظمت اور کرامت والی ہے باقی رہے گی۔ پھر تم دونوں اپنے پروردگار کی کون کونسی نعمتیں جھٹلاؤگے جو (کہ) آسمانوں میں اور زمین میں ہیں اسی سے مانگتے رہتے ہیں وہ ہر روز ایک نئی حالت میں ہے (یعنی کسی کو بڑھاتا ہے اور کسی کو گھٹاتا ہے) وہ ایسا نہیں ہے کہ پھر اس کو کرنا نہ آ سکتا۔ یا زمین و آسمان کی پیدائش کے بعد وہ آرام لیتا ہے یا کارخانہ قدرت کسی کو سپرد کر کے خود علیحدہ ہو گیا ہے اس کی ذات ان باتوں سے منزہ و پاک ہے)۔

(۲۷) فان اللہ غنی عن العٰلمین ۔

(آل عمران آیت [illegible])

(اے لوگو یاد رکھو کہ) خدا سارے جہانوں سے بے پرواہ ہے (یعنی وہ مادہ و روح کا محتاج نہیں کہ اگر یہ موجود نہ ہوں تو وہ دنیا کو پیدا ہی نہیں کر سکتا ہے۔ یہ تمام بیہودہ باتیں ہیں)۔

(۲۸) ام حسب الذین یعملون السیاٰت ان یسبقونا ساء ما یحکمون ۔ من کان یرجوا لقاء اللہ فان اجل اللہ لاٰت

کیا ان لوگوں نے جو بدیاں کیا کرتے ہیں یہ گمان کر لیا ہے کہ وہ ہم سے (بچ کر) نکل جائینگے (اگر ایسا ہے تو) یہ لوگ کیا ہی

وهو السميع العليم ۔ ومن جاهد فانما يجاهد لنفسه ۔ ان الله لغني عن العلمين ۔
(العنکبوت ایت ۴ تا ایت ۶)

بڑے بڑے عمر لگائے میں جس کو خدا کے حضور میں جانے کی امید ہے (یعنی قیامت کے آنے کی امید ہے) تو (مجھ رکھ) کہ خدا کا مقرر کیا ہوا وقت ضرور آنے والا ہے اور وہ (سب کی) سنتا (اور) جانتا ہے اور جو شخص (عبادت میں) کوشش کرتا ہے۔ تو بس اپنی ہی واسطے کوشش کرتا ہے (کیونکہ) اس میں تو شک ہی نہیں کہ خدا سارے جہان (کی عبادت) سے بے نیاز ہے۔

(۲۹) قل افغير الله تامروني اعبد ايها الجهلون ۔ ولقد اوحي اليك والى الذين من قبلك ۔ لئن اشركت ليحبطن عملك ولتكونن من الخسرين ۔ بل الله فاعبد وكن من الشكرين ۔ وما قدروا الله حق قدره ۔
(الذاریت ایت ۴ تا ایت ۶)

(اے رسول) تم پوچھو کہ اے جاہلو! کیا تم مجھے یہ حکم دیتے ہو کہ میں اللہ کے سوا کسی اور کی عبادت کروں۔ حالانکہ خود میری طرف اور جو مجھ سے پہلے تھے ان کی طرف یہ وحی یقینی کی جا چکی ہے کہ اگر تم نے شرک کیا۔ تو تمہارے عمل ضرور اکارت جائیں گے اور تم ضرور گھاٹا اٹھانے والوں میں سے ہو جاؤ گے لہٰذا صرف خدا ہی کی عبادت کیا کرو اور شکر گذاروں میں سے ہو جاؤ۔ اور ان لوگوں نے خدا کی جتنی قدر کرنی چاہیے تھی اس کی (کچھ بھی) قدر نہ کی (یعنی کوئی یہ کہنے لگا کہ وہ جسم میں داخل ہو جاتا ہے کسی نے یہ کہا کہ اللہ تعالیٰ کے مثل اور وجود بھی ازلی و ابدی اور قدیم ہیں اور کسی نے یہ کہا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ فلاں فلاں بھی خالق ہیں اور کسی نے یہ کہا کہ وہ کھاتا پیتا اور بڑھتا بھی ہے۔ کسی نے یہ کہا کہ اس کا ایک حصہ مسخ بھی ہو گیا تھا۔ یا انہیں بد بو بھی آنے لگی تھی اور بعض نے یہ کہا کہ وہ بالکل مجبور فاعل ہے۔ بعض نے یہ کہا کہ وہ ہی برے کام کرواتا ہے۔ بعض نے یہ کہا کہ وہ عدل کے خلاف بھی کام کرتا ہے اور بعض نے یہ کہا کہ اس کی ذات صفات سے مرا ہے اور بعض نے یہ کہا کہ اسکی صفات عین ذات نہیں اور نہ زائد بر ذات۔ غرض ان باتوں سے یا مثل اسکے اور باتوں سے اسکی ذات پاک و

پاکیزہ وب۔

(۳۰) لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا لہا ما کسبت وعلیہا ما اکتسبت۔ (البقرہ۔ آیت ۲۸۶)

اللہ تعالیٰ کسی نفس کو اس کی وسعت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا ہے۔ (بلکہ اسی قدر جو اسکی طاقت سے کم ہوتا ہو۔ اس لئے کہ وہ حکیم ورحیم وعادل ہے) جو کچھ اس نے اچھا کیا اسکا نفع اسکے لئے ہے۔ (اسلئے کہ وہ عادل ہے اگر اس نے اچھا کام کیا ہے۔ تو آخرت میں ضرور اسکے اچھے کام کا بدلہ پائیگا۔ اور اسکے عمل اکارت جائیں) اور جو کچھ اس نے برا کیا اس کا نقصان اسکے لئے ہے۔

(۳۱) قل أغیر اللہ أبغی ربا وھو رب کل شیء ولا تکسب کل نفس الا علیہا ولا تزر وازرۃ وزر اخری۔ (الانعام۔ آیت ۱۶۴)

(اے رسول تم) پوچھو کہ کیا میں خدا کے سوا کسی اور کو پروردگار خواہش کروں۔ حالانکہ وہ تمام چیزوں کا مالک ہے اور جو شخص برا کام کرتا ہے اسکا وبال اسی پر ہے اور کوئی شخص کسی کے گناہ کا بوجھ نہیں اٹھائیگا (یعنی ایسا نہیں ہے کہ خدا کسی کو اسکے باپ دادوں کی بدکاریوں کے سبب اسکو مغلوب کرے اور عذاب شدید میں اسکو مبتلا کرے۔ بلکہ وہ خدا عادل ہے ہر چیز اگر کیا اسی کے مطابق اسکو بدلہ پائیگا)۔

(۳۲) ان اللہ لا یظلم الناس شیئا ولکن الناس انفسہم یظلمون۔ (یونس۔ ایت ۴۴)

خدا تو لوگوں پر کچھ بھی ظلم نہیں کرتا (بلکہ وہ عادل ہے جسقدر جو نیکی کریگا اسکا بدلہ اسکو عطا فرمائیگا۔ اور ایسا بھی وہ نہیں ہے کہ خود ہی اپنے بندوں سے برے کام کروائے۔ اور پھر انکو سزا دیوے) بلکہ آدمی خود

سلہ حضرت خلیفہ ثانی کے عہد میں ایک عورت لائی گئی جسکے حرام کا حمل تھا اسکے رجم کا حکم دیا گیا۔ لیکن علی نے کہا کہ لا تزر وازرۃ وزر اخری کسی کو دوسرے کے گناہ کا ذمہ دار نہ بنانا چاہئے اگر ماں نے گناہ کیا ہے۔ تو بچہ جو اسکے پیٹ میں ہے وہ بے گناہ ہے۔ جب تک وہ بچہ نہ جن لے اور اس لڑکے کا کوئی کفیل نہ ہو اس وقت تک اس عورت سے تعرض نہ کرو۔ (الکرار از ریاض نضرہ)۔

انھوں نے اپنی کرتوت سے ظلم کیا (انہیں

(۳۳) من عمل صالحا فلنفسه ومن اساء فعليها وما ربك بظلام للعبيد (حم السجدہ آیت ۴۶)

جو شخص کوئی نیکی کریگا۔ تو اپنی ذات کے بھلائی کیلئے اور جو کوئی بدی کریگا تو اسکا ضرر اسی کو پہنچیگا اور تمھارا پروردگار تو بندوں کے حق میں (کبھی) ظالم نہیں ہے (یعنی عادل ہے جیسا جو کریگا اسی کے مطابق اس کو بدلہ دیا جائیگا۔)

(۳۴) ولله المثل الاعلى وهو العزيز الحكيم (النحل آیت ۶۰)

اور خدا کے شان کے لائق تو اعلی صفتیں (الوہیت ربوبیت کی) ہیں اور وہی تو غالب (اور) حکیم ہے۔

(۳۵) قل ادعوا الله او ادعوا الرحمن ايا ما تدعوا فله الاسماء الحسنى ج ولا تجهر بصلاتك ولا تخافت بها وابتغ بين ذلك سبيلا ، وقل الحمد لله الذي لم يتخذ ولدا ولم يكن له ولي من الذل وكبره تكبيرا ، (بنی اسرائیل آیت ۱۱۰-۱۱۱)

(اے رسولؐ) تم کہدو کہ (تمکو اختیار ہے) خواہ اسے اللہ (کہکر) پکارو یا رحمن (کہکر) پکارو (غرض) جس نام کو بھی پکارو۔ اسکے تو سب نام اچھے ہیں اور تم اپنی نماز نہ تو بہت چلا کر پڑھو اور نہ بالکل چپکے چپکے بلکہ اسکے درمیان ایک اوسط طریقہ اختیار کرلو۔ اور یہ کہو کہ ہر طرح کی تعریف اس خدا کو سزاوار ہے جو نہ تو کوئی اولاد رکھتا ہے اور نہ (سارے جہان کی) سلطنت میں اس کا کوئی شریک ہے اور نہ وہ عاجز ہے کہ کوئی اسکا حامی ہو اور تم اس کی بڑی کبریائی کا اظہار کرتے رہا کرو۔

(۳۶) ان الله لا يغفر ان يشرك به ويغفر ما دون ذلك لمن يشاء ج ومن يشرك بالله فقد افترى اثما عظيما ، (النساء آیت ۴۸)

اللہ تعالیٰ اس (جرم شرک) کو تو البتہ نہیں معاف کریگا کہ اسکے ساتھ شرک کیا جائے۔ ہاں اسکے ماسوا جس کو چاہے بخشدے اور جس نے اللہ سے شرک کیا یقینا بہت بڑا گناہ جو

باب پنجم

اسلامی توحید و عدل

کا

خلاصہ

مفسرین قرآن کے مقدس کلام سے

اسلامی توحید و عدل کا خلاصہ جناب امام جعفر صادق علیہ السلام کے مقدس کلام سے

ناظرین! اب میں آپ کے سامنے اسلامی توحید و عدل کا خلاصہ پیش کرتا ہوں یہ خلاصہ ایک معصوم حقیقی مفسر قرآن کے مقدس زبان سے نکلے ہوئے الفاظ کا ہے جنکے متعلق پروردگار عالم اپنی مقدس کتاب قرآن مجید میں الراسخون فی العلم و اہل ذکر کے معزز خطابات سے یاد فرماتا ہے اور ان ہی سے معنی قرآن دریافت کرنے کا حکم ہمکو دیتا ہے اور پیغمبر نے بھی انہیں یعنی اہل ذکر (اہلبیت رسول) و قرآن سے ہی تمسک کا حکم دیا ہے جنھوں نے ان مقدس بزرگواروں کی محبت و غلامی سے اپنے کو جدا کیا وہ معنی قرآن کے سمجھنے سے بھی قاصر رہے اور یہی حال اون لوگوں کا ہوا جنھوں نے کہ صرف اہلبیت ہی کا دم بھرا۔ اہلبیت کو خدا اور اولاد خدا قرار دیا۔ اہلبیت انکے ان فاسد عقائد سے راضی و خوش نہ تھے بلکہ انکی صورت سے بیزار رہتے۔ جناب امام رضا علیہ السلام اپنی ایک مناجات میں فرماتے ہیں "خداوندا! ہم تیرے بندے ہیں اور تیرے بندوں کی اولاد ہیں۔ نہ ہم اپنے نفع و نقصان کے مالک ہیں نہ موت و حیات کے اور نہ کسی شے پر قدرت رکھتے ہیں پروردگارا جو کوئی گمان کرے کہ ہم خدا ہیں ہم اوس سے بیزار ہیں اور جو کوئی کہے کہ ہم پیدا کرنے والے یا روزی دینے والے ہیں۔ خدایا ہم برات کرتے ہیں جس طرح کہ حضرت عیسیٰ پیغمبر اپنی امت سے بیزار ہیں"۔

ناظرین میں کیا عرض کرنا چاہتا تھا اور کہاں چلا گیا پھر میں اصل مضمون کیطرف رجوع کرتا ہوں وہ یہ کہ اسلامی توحید و عدل کا خلاصہ پیش کرنا چاہتا ہوں وہ ایک مفسر قرآن کے زبان سے

عماد الاسلام کتاب العدل مصنفہ جناب غفران مآب سید دلدار علی صاحب اعلی اللہ مقامہ میں ہے:

روی الشیخ الصدوق عن ابی الحسن محمد بن عزیز السمرقندی الفقیہ بارض بلخ قال حدثنا ابو احمد بن محمد الزاهر السمرقندی باسنادہ رفعہ الی الصادق علیہ السلام انہ سئالہ رجل فقال لہ ان اساس الدین التوحید والعدل وعلمہ کثیر ولابد لعاقل منہ فاذکر ما یسہل الوقوف علیہ ویتہیا حفظہ فقال اما التوحید فان لا تجوز علی ربک ما جاز علیک واما العدل فان لا تنسب الی خالقک ما لامک علیہ۔

شیخ صدوق نے ابوالحسن محمد بن عزیز سمرقندی سے جو کہ ارض بلخ کے فقیہ تھے روایت کی ہے کہ مجھ سے حدیث بیان کی ابو احمد بن محمد الزاہر سمرقندی نے اپنے اون اسنادوں سے جو کہ امام جعفر صادق علیہ السلام تک پہونچے ہوئے ہیں وہ یہ کہ ایک شخص نے حضرت سے سوال کیا جسکے جواب میں آپنے فرمایا کہ دین کے رکن توحید اور عدل ہیں۔ اگرچہ انکے متعلق علم کثیر ہے مگر اس میں سے کچھ کا جاننا ہر عاقل کے لئے ضروری ولابدی ہے لہذا میں اسقدر ذکر کرتا ہوں جسکا یاد کرنا سہل اور اسکا یاد رکھنا ممکن ہے۔ بعدہ فرمایا توحید یہ ہے کہ تو اپنے رب کے اوپر وہ باتیں تجویز نہ کر جو تیرے اوپر جائز ہیں۔ (مثلاً پیدا ہونا۔ فنا ہونا کسی کا بیٹا ہونا اور کسی کا باپ۔ مرکب ہونا۔ شکل وصورت رکھنا دکھائی دینا چڑھنا اوترنا۔ کھانا۔ پینا۔ سونا۔ جاگنا۔ وغیرہ وغیرہ) اور عدل یہ ہے کہ تو ان باتوں کو اپنے خالق سے منسوب نہ کر جنکے عمل کرنے پر اوسنے تجھکو مذمت کی ہے (مثلاً ظلم کرنا گمراہ کرنا۔ جھوٹ بولنا۔ فریب دینا۔ وعدہ کرکے اوس کے خلاف کرنا۔ وغیرہ وغیرہ)

باب ششم

چند باتیں

اسلامی توحید کی برتری مذاہب عالم پر

کلمہ طیبہ ہی سے اسلامی توحید کا نقشہ نگاہوں تلے پھر جاتا ہی

ناظرین! کلمہ طیبہ ہی ایک ایسا کلمہ ہے جسکے سننے سے اسلامی توحید کا نقشہ نگاہوں تلے پھر جاتا ہے دوسرے مذاہب والے بھی اس کلمہ مقدسہ پر رشک کرتے ہیں چنانچہ گاڈفری ہگنس اپنی کتاب اپالوجی فرام محمد میں کہتے ہیں وہ جب بہت سے طول و طویل اور غیر مفہوم عیسائی مذہب پر خیال کیا جاتا ہے تو شاید ایک فلاسفر دین اسلام کی خوبی اور سادگی اور بے تکلفی اور سریع الفہم ہونے پر آہ کرکے پچھتائے کہ میرا مذہب ایسا کیوں ہوا کہ میں ایمان لایا ایک اللہ پر اور اسکے رسول محمد پر یا یوں کہو کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ یا یہ کہ میں ایمان لاتا ہوں اللہ پر اور اون مسائل پر جو خدا تعالی کے باب میں محمد نے تعلیم فرمائی =

جناب والا! اگر آپ انصاف والا دل اپنے پہلو میں رکھتے ہونگے تو یہ ضرور مانیں گے کہ اسلامی توحید کے سوائے اور کسی مذہب کی توحید موافق عقل اور مطابق فطرت نہیں اور اگر ہٹ دھرمی دھرم ہے تو اسکا علاج کسی کے پاس نہیں اور جو اہل انصاف ہیں انہوں نے اسلامی توحید کی مدح سرائی ہی کی

توحید اسلامی کا اثر اور اس اعتقاد کا راسخ کر دینا ہی کہ پھر کبھی نفوذ نہ اسے محمد عربی ہی کا حصہ تھا

ناظرین آجکل اسلامی توحید کا یہ اثر ہی کہ بت پرست و مشرک تک بھی اسلامی توحید کا اقرار اپنی زبان سے کرنے لگے ہیں بلکہ یہاں تک عرض کرونگا کہ دہریے و منکر خدا ثابت ہیں اب اس اپنے عقیدہ کا اظہار کسی اسٹیج پر سامنے کرتے ہوئے شرماتے ہیں بلکہ یہ کہتے ہیں کہ یہ غلط و نادرست ہے کہ ہم ان کی ہستی کے منکر ہیں

یہ میں نے اُنسے عرض کیا کہ اگر مجھکو ان مذاہب والون سے دریافت کرنیکا موقع ملا ہے مگر مجھے یہی جواب ملا کہ ہم اسکو ضرور مانتے ہین اور یقینی اوسکی ہستی کا اقرار کرتے ہین ہان یہ ضرور ہے کہ اس کے مختلف نام ہین تم دوسرے نامون سے اسکو پکارتے ہو اور ہم دوسرے نامون سے۔ تم اور طرح پر اس کو مانتے ہو اور ہم اور طرح پر اور طرح کا بھی حال سنئے۔ مین نے ایک مرتبہ اس فرقہ مین شمار ہونے والے ایک شخص سے دریافت کیا کہ آپ کس وجہ سے اور کیون اس کی ہستی کے منکر ہین ہوا یا فرمایا ہم اس کی ہستی کے منکر نہین۔ مین نے کہا اچھا یہ تو فرمائیے کہ آپکا اعتقاد متعلق حق سبحانہ تعالی آریہ مذہب کے مخالف ہے یا موافق۔ ایا آپ اسکو ہر شے کا خالق مانتے ہین یا نہین فرمایا ہمارا اعتقاد در بارہ ایشور مذہب آریہ کے بہت زیادہ مخالف ہے ہان یہ ضرور ہے کہ ہمارا اور تمھارا اعتقاد اس معاملہ مین بہت زیادہ موافق و مطابق ہے اور ہم ہر شے کا اوسکو خالق تسلیم کرتے ہین مینے کہا کیا آپ اس اعتقاد کے بعد بھی یہ اعتقاد مثل آریہ مذہب کے رکھ سکتے ہین کہ یہ دنیا دنیا سے خالی نہین ہے اور مادہ و روح مثل پروردگار عالم کے ازلی و ابدی ہے اور ہمارا اعتقاد اس بارہ مین قطعی خلاف ہے ہم اس دنیا کو ہمیشگی کا خلعت عطا نہین کرتے اور یہی کیفیت مادہ و روح کی بھی ہے۔ ان سب کا خالق پروردگار عالم ہی کو اعتقاد کرتے ہین۔ کہا ہان! نہین رکھ سکتے اور نہ رکھتے ہین مین کل امور مین جو ابتک بیان ہوئین تمھارا موافق ہون اور یہی میرا اعتقاد ہے مینے کہا یہ تو آپ سب باتین اپنے مذہب و کتب مذہبی کے خلاف بیان فرمارہے ہین آپکی کتب تو اسکا اعلان کررہی ہین کہ عالم اور مادہ و روح سب کے سب قدیم ہین ہان ان باتون میں اگر صاحبان سے تو موافقت ہو سکتی ہے مگر ہمسے تو کسی طرح پر نہین اب ان سب باتون نے بالاتر سنئے۔ آپکی کتب تو اس کا بھی اعلان کررہی ہین کہ پروردگار عالم کا وجود ہی نہین اور اس دنیا کا کوئی خالق ہی نہین تو اب بتائیے آپ کی اور ہماری موافقت کس طرح ممکن ہے۔ کہا ہماری

کتب قدیمی تھیں اگر یہ تعلیم نہیں کرتیں وہ تو اوس کی ذات کا پتہ بتاتی ہیں وہ
یہ بھی کہتی ہیں کہ اس دنیا کا اور سب چیزوں کا جنمیں مادہ و روح بھی آ گئے
ان سب کا خالق وہی ہے اور یہ سب اوسی کی خلق کردہ ہیں المختصر یہ کہ ہمارا
اور تمہارا اعتقاد خدا کے بارے میں ایک ہی ہے ہاں یہ ضرور ہے کہ ہمارا
خلاف خدا کے بارے میں آریہ صاحبان سے بہت ہی زیادہ ہے اسکے
بعد میں نے کہا کہ اگر آپ ایسا فرماتے ہیں کہ ہماری کتب یہ نہیں کہتیں اور نہ آپ کا
یہ اعتقاد ہے تو مجھے بھی کچھ زیادہ اصرار نہیں ہاں آخر میں یہ ضرور کہوں گا کہ
چشم ما و شما روشن و دل ما و شما شاد باد۔ واقعی سچ و صحیح پروفیسر سید العلی
صاحب ایم۔ اے۔ سی کا یہ قول ہے وہ توحید کا رواج کردینا کہ پھر کبھی نہ ٹوٹ سکے
آنحضرت ہی کا حصہ تھا جس قدر بانیان مذہب گذرے ہیں ان کی تعلیم پورے
طور سے محفوظ نہیں رکھا گیا تھا کہ خود اپنے درجہ کی تشریح کردیں اور خدا و رسول
کے درمیان حد فاصل قایم کردیں تاکہ ان کے پیرؤوں کو غلطی نہ ہو سکے یہی وجہ
تھی جس نے توحید میں بعد کو خرابیاں پیدا کردیں یعنی اسیوجہ سے یہود
حضرت عزیز کو اور نصاری حضرت عیسیٰ کو ابن اللہ کہنے لگے۔ ہنود رام
اور کرشن کو اوتار ماننے لگے مگر آنحضرت نے اپنی امت پر فرض کردیا کہ ہر روز
پنجوقتہ پڑھا کریں۔ اشہد ان محمدا عبدہ و رسولہ یعنی اوس وحدہ لاشریک کے مقابلہ
میں تمام انبیا و رسول خواہ وہ محمد رسول اللہ ہی کیوں نہ ہوں عاجز اور ناتوان
ہیں اور مجال دم زدن نہیں رکھتے۔ یہی عبدیت کا درجہ ہے جس کی تعلیم و تشریح
نے توحید کو راسخ کردیا یہ اسیکا اثر ہے کہ مسلمان تو مسلمان آج اگر کسی تعلیم یافتہ
ہندو سے پوچھیے تو صاف کہدیگا کہ میں توحید کا قایل ہوں۔ کرشن برہما۔ مہادیو
ذات واحد کے مختلف صفات کے نام ہیں کسی شایستہ پارسی سے دریافت
کیجیے جھٹ کہدیگا کہ میں اہرمن اور ایزد کو نہیں پوجتا۔ مہرتابان اور آتش سوزاں
ہماری مسجد ہیں نہ کہ مسجود۔ اسی طرح یہود اور نصاری صاف کہینگے کہ ہم سچے موحد

ہیں تشبیہ یا اور عناد کیا۔ غرضکہ یہ آنحضرت صلعم کا فیض ہے جس نے توحید کو وہ درجہ رواج کر دیا۔ زمانہ لاکھ ترقی کر جائے مگر توحید قرآنی کے درجہ سے آگے کوئی درجہ نہیں اسی طرح اگر عالم میں ہزاروں انقلاب پیدا ہوں اور اہل اسلام مغلوب بھی ہوں نہ ہو جائیں مگر لا الہ الا اللہ کے طیب کلمے جو نفی اور اثبات کے ذریعہ سے تشبیہ اور تنزیہ کے پیچیدہ مسئلہ کو حل کرتے ہیں نوشتۂ ازل کی طرح محو نہیں ہو سکتے اور ساتھ ہی وہ جزو لاینفک جس کی تصدیق کے بغیر توحید کامل کا نتیجہ مرتب ہی نہیں ہو سکتا یعنی محمد الرسول اللہ ابد تک مٹ نہیں سکتا اور کیونکر مٹ سکتا ہے یہ وہ نقش ہے جو توحید کو کامل کر کے رائج الوقت سکہ پر کندہ ہے اس کے مقابلہ شناتی کھوٹے کھرے سب ٹکسال سے باہر ہیں۔

ہر امت میں رسول بھیجے گئے اور انکی امتوں نے اختلاف کیا آنحضرت میں رفع اختلاف کو ان حضرت نے دور فرمایا اور ان سبکی توصیف کی جو آج اسلام کی سچے

ناظرین اس قدر بیان کے دیکھنے سے یہ امر بھی ظاہر ہوتا ہے کہ سوا مذہب اسلام کے اور کوئی مذہب الہامی نہیں ہے مگر نہیں نہیں۔ اسلام کل مذاہب والوں کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور انکے بانیان کو اپنی آنکھوں پر جگہ دیتا ہے اور اس کی کتاب مقدس با علان یہ کہہ رہی ہے کہ پروردگار عالم ہر ملت وقوم میں اپنا رسول بھیجتا رہا ہے چنانچہ قرآن مجید فرقان حمید میں ہے۔

ولکل امة رسول (سورہ یونس آیہ ۴۰)	۱	اور ہر امت میں خاص ایک رسول ہوا ہے۔
تاللہ لقد ارسلنا الی امم من قبلک (سورہ النحل آیہ ۶۳)	۲	(اے رسول) خدا کی قسم ہمنے تم سے پہلے امتوں کے پاس بہتیرے پیغمبر بھیجے۔
ولقد وصلنا لہم القول لعلہم یتذکرون (القصص س ۲۰ آیت ۵۱)	۳	ہم برابر لوگوں پر اپنے احکام بھیجتے رہے ہیں تاکہ لوگ نصیحت پکڑیں۔
وما ارسلنا من رسول الا بلسان	۴	اور ہمنے جب کبھی کوئی پیغمبر بھیجا تو اسکو

قومہ لیبین لہم (سورۂ ابراہیم - آیت ۴)		اس کی قوم کی زبان میں باتیں کرتا ہوا تاکہ ان سے مطلب کھولکر (بخوبی) احکام بیان کر دے۔
وان من امۃ الا خلا فیہا نذیر (سورہ فاطر ۳۵ - آیۃ ۲۵)	۵	اور کوئی امت (دنیا میں) ایسی نہیں گذری کہ اسکے پاس (ہدایا) ڈرانے والا (پیغمبر یا نبی پیغمبر) نہ آیا ہو
ولقد ارسلنا رسلا من قبلک منہم من قصصنا علیک ومنہم من لم نقصص علیک۔ (سورہ مؤمن - آیۃ ۷۸)	۶	اور تم سے پہلے بھی ہمنے بہت سے پیغمبر بھیجے۔ ان میں سے ایسے بھی ہیں جن کا قصہ ہم نے تمہیں سنا دیا۔

ناظرین! اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب کل اقوام دنیا میں انبیا آئے اور انہوں نے ہدایت خلق فرمائی تو کیوں سب کی توحید باستثنائے اسلام مخالف عقل اور خلاف فطرت ہے اور کیوں آپس میں ایک دوسرے کی توحید مختلف ہے۔ مہربان! اسکا جواب یہ ہے کہ کل انبیا نے اسی توحید کا اعلان فرمایا جو کہ آج اسلام کی توحید ہے جس کی جھلک کچھ نہ کچھ اب تک انکی مقدس کتب میں موجود ہے۔ بطور مثال چند انتخابات پیش کرتا ہوں۔

(۱) ''سن لے اے اسرائیل خداوند ہمارا خدا اکیلا خداوند ہے تو اپنے سارے دل اور اپنے سارے جی اور اپنے سارے زور سے خداوند اپنے خدا کو دوست رکھ،، استثنا باب ۶ - آیت ۴ و ۵۔

(۲) اولاد کے بدلے باپ دادے مارے نہ جائیں۔ نہ باپ دادوں کے بدلے اولاد قتل کیجائے ہر ایک اپنے ہی گناہ کے سبب مارا جائیگا (استثنا باب ۲۴)

(۳) اے خداوند کوئی تیرے مانند نہیں اور تیرے سوا جہاں تک ہم نے اپنی کانوں سے سنا ہے کوئی خدا مطلق نہیں (۱ تواریخ باب ۱۷ - آیت ۲۰)

(۴) تب اس نے فرمایا کہ میں خداوند تیرا خدا ہوں جو تجھکو مصر کی زمین سے اور غلام خانے سے باہر لایا میرے آگے تیرا کوئی دوسرا خدا نہووے۔ تو اپنے لیے تراشی ہوئی مورت یا کسی چیز کی صورت جو اوپر آسمان پر یا نیچے زمین پر یا زمین کے نیچے پانی میں ہے مت بنا۔ تو انہیں سجدہ نہ کر نہ اونکی بندگی کر (استثنا باب ۵ آیہ ۶ تا ۹)

(۵) اے خدا میرے بادشاہ میں تیری بڑائی کرونگا۔ اور میں ابدالآباد تیرے نام کو مبارک کہونگا۔ میں ہر روز تجھے مبارک کہونگا اور میں ابدالآباد تیرے نام کی ستایش کرونگا۔ خداوند بزرگ ہے اور وہ نہایت ستایش کے لایق ہے اور اسکی بزرگی تحقیق کرنے سے باہر ہے۔ ہر ایک پشت دوسری پشت سے تیرے کاموں کی ستایش کریگی اور تیری قدرتوں کا بیان کرے گی۔ میں تیری جناب کی جلیل عزت پر اور تیرے عجائب کاموں پر دھیان کرونگا۔ اور لوگ تیرے ہولناک کاموں کی قدرت کا چرچا کرینگے۔ میں تیری بزرگی کا بیان کرونگا۔ وہ تیرے بڑے احسان کا بہت مذکور کرینگے اور تیری صداقت کی گیت گاوینگے خداوند مہربان اور رحیم ہے۔ غصہ کرنے میں دھیما اور شفقت میں بڑھ کر ہے خداوند سب کیلیے بھلا ہے اور اسکی رحمتیں اسکی ساری صنعتوں پر ہیں۔ اے خداوند تیری ساری دستکاریاں تیری ثنا خوانی کرتی ہیں اور تیرے مقدس لوگ تجھے مبارکباد کہتے ہیں۔ وہ تیری سلطنت کے جلال کا بیان کرتے اور تیری قدرت کا چرچا کرتے۔ تاکہ آدمی زادونپر اوس کی قدرتیں اور اوس کی سلطنت کی جلیل شوکتیں ظاہر کریں۔ تیری بادشاہت ابدی بادشاہت ہے اور تیری حکومت پشت در پشت قایم رہتی۔ خداوند اون سب کے جو گرتے ہیں تھامتا ہے اور اون سب کو جو جھکے ہیں اوٹھا کھڑا کرتا ہے۔ سبکی آنکھیں تجھپر لگی ہیں تو انہیں وقت پر انکی روزی دیتا ہے۔ تو اپنی مٹھی کھولتا ہے اور ہر ایک جاندار کا پیٹ بھرتا ہے۔ خداوند اپنی ساری راہوں میں صادق ہے اور اپنے سب کاموں پر رحیم ہے۔ خداوند ان سب سے جو اوس کو

پکارنے ہین نزدیک ہے ان سب سے جو سچائی سے اوس کو پکارتے ہین وہ اون لوگون کی مراد جو اوس سے ڈرتے ہین پوری کریگا۔ وہی اونکی فریاد سنیگا اور انہین بچاویگا ۔ خداوند اون سب کی جو اوس سے محبت رکھتے ہین حفاظت کرتا ہے۔ لیکن سارے خبیثون کو نابود کریگا۔ میرا منہ خداوند کی ستایش کا مضمون کہیگا ہان ہر ایک بشر ابدالآباد اسکے مقدس نام کو مبارک کہا کرے (زبور ۱۴۵ آیۃ الغایۃ ۲۱)

(۶) مبارک ہے وہ جسکی کمک یعقوب کا خدا ہے اور جسکا توکل خداوند اسکے خدا پر ہے۔ جس نے آسمان بنایا اور زمین اور دریا اور سب جو جو اون مین ہے۔ جو ہمیشہ اپنی سچائی کو برقرار رکھتا ہے۔ جو مظلومونکا انصاف کرتا ہے اور بھوکونکو روٹی دیتا ہے خداوند اسیرونکو چھڑاتا ہے۔ خداوند اندھونکی آنکھین کھولدیتا ہے۔ خداوند انہین جو گر گئے ہین سیدھا کرتا ہے خداوند صادقون کو عزیز رکھتا ہے۔ خداوند پردیسیونکا نگہبان ہے وہ یتیمون اور بیوون کو سنبھالتا ہے لیکن شریرونکو راہ کو اونچا نیچا کرتا ہے خداوند ابد تک سلطنت کریگا۔ ہان تیرا خدا اے صیہون پشت در پشت خداوند کی ستایش کرو" (کتاب زبور ۱۴۶ - آیۃ ۵ لغایت ۹)

(۷) تم مجھے کس سے تشبیہ دوگے اور مجھے کس کے مانند کہوگے اور مجھے کس سے ملاؤگے تاکہ ہم یکسان ٹھہرین؟ ۔ وہ سونا تھیلی سے بافراط نکالتے ہین اور چاندی کو ترازو مین تولتے ہین اور سونار کو نوکر رکھتے ہین تاکہ وہ ایک بت بناوے پھر وہ منہ کے بل گرتے ہین ہان وہ سجدہ کرتے ہین۔ وہ اسے کاندھے پر اوٹھاتے ہین وہ اسے لے چلتے اور اس کی جگہ پر نصب کرتے ہین اور وہ کھڑا رہتا ہے۔ وہ اپنی جگہ سے سرک نہین جاتا۔ ہان کوئی اسے پکارے تو پکارنے پر وہ جواب نہین دیتا۔ نہ اسے مصیبت سے چھڑاتا ہے۔ اس کو یاد کرو اور اپنے تئین مرد کر دکھلاؤ۔ اے برگشتو اسے پھر سوچ مین لاؤ

اگلی چیزونکو جو قدیم سے ہین یاد کرو کہ مین خدا ہون اور کوئی دوسرا نہین
مین خدا ہون اور مجھسا کوئی نہین جو ابتدا سے انتہا تک کا احوال اور
قدیم وقتون کی باتین جواب تک پوری نہین ہوئین بتاتا ہون اور جو کہتا
ہون میری مصلحت قایم رہےگی اور مین اپنی ساری مرضی کو پورا کرونگا
(کتاب یسعیاہ باب ۴۶- آیۃ ۹ لغایت ۱۰)

(۴) اور جب وہ باہر نکل کر راہ مین جارہا تھا تو ایک شخص اسکے پاس دوڑتا
ہوا آیا اور اس کے آگے گھٹنے ٹیک کر اس سے پوچھا- اے نیک استاد
مین کیا کرون تاکہ ہمیشہ کی زندگی کا وارث ہون- یسوع نے اس سے
کہا تو مجھے کیون نیک کہتا ہے- کوی نیک نہین مگر ایک یعنی خدا (کتاب
انجیل مرقس باب ۱۰- آیۃ ۱۷ و ۱۸)

(۵) تو خداوند اپنے خدا کو سجدہ کر اور صرف اسی کی عبادت کر" (کتاب
انجیل متی باب ۴- آیۃ ۱۰)

درحقیقت انبیاے سابقین کے پیرون نے اپنی اپنی جدتون کو اپنی
کتب مقدسہ مین ایسا کیا ہے ورنہ در اصل پروردگار عالم کا دستور و قانون
ایک ہی طرح پر ہوتا ہے- چنانچہ اللہ تعالے قرآن مجید مین فرماتا ہے-

ولن تجد لسنۃ اللہ تبدیلا (سورۃ الفتح آیت ۲۳)	اور تم اللہ کے دستور مین تبدیلی نہ پاؤگے-

ہان یہ ضرور ہے کہ اوسکا قانون یا دستور زمانہ کے موافق ہوتا ہے ابتدا
مین وہ تھوڑا تھوڑا بتایا گیا بعدہ وہ پورے طور سے ظاہر کیا گیا مثلاً ابتدا
مین ایک نبی نے یہ حکم دیا کہ دن مین ایک نماز پڑھو- دوسرے نے یہ حکم دیا کہ دن مین
دو دفعہ نماز ادا کرو غرض ان دونون کا مقصد ایک ہی ہے یعنی دونون نے
ایک ہی نماز کا حکم دیا ایک یا دو مرتبہ کا ہونا زمانہ کیلئے ہے جس قسم اور جس
مزاج اور طبیعت کے لوگ ہونگے اوسی کے مطابق حکم الٰہی ہوگا غرض اس سے

یہ ہے کہ کل انبیا نے ایک ہی خدا کے سامنے سجدہ کا حکم دیا اور ایک ہی خدا کی پوجا سکھائی اور جب ان مقدسین کی تعلیمات کو اونکے مقلدین نے بھلا دیا تو پھر اصلی احکام کے اجرا کے لئے یکے بعد دیگرے انبیا آئے احکام الہی کی تشریح اور تفسیر بھی فرمائی اور عملی صورت میں بھی کر دکھایا تاکہ کوئی سمجھنے میں غلطی نہ کر سکے اور نہ یہ کہہ سکے کہ یہ احکام طاقت انسانی سے باہر ہے یا بالاتر ہیں یہاں تک کہ جناب پیغمبر اسلام خاتم النبیین مبعوث بہ رسالت ہوئے۔ محمد عربی اسلئے آئے کہ جو اختلافات و جھگڑے باہمی بنی نوع انسان میں پیدا ہو گئے تھے اون کو دور کریں اور جو تحت اختلافات توحید میں پیدا کر دئے تھے اون کو مٹا دیں ڈاکٹر جی۔ ڈبلیو۔ ایم۔ اے۔ ایل۔ ڈی۔ پی۔ ایچ۔ ڈی۔ ڈی۔ اوپل اپنی کتاب ریجس سسٹم آف دی ورلڈ میں لکھتے ہیں محمد کسی نئے دین کی موجد نہ تھے بلکہ وہ وہی خدائی دین لائے تھے جو اون سے قبل حضرت عیسیٰ یا حضرت موسیٰ لائے تھے لیکن چونکہ یہود و نصاریٰ اپنے دین سے منحرف اور شاہراہ مذہب سے گمراہ ہو چکے تھے اسلئے ضرورت تھی ایک مصلح بھیجا جاتا جو دین حق کی تکمیل کرتا تینوں پیغمبروں کی تعلیم بلحاظ خدا کو ایک ماننے اور اوس کو ہر جگہ حاضر و ناظر جاننے کے یکساں تھی ایک وقت تھا کہ یہود و نصاریٰ بھی اپنے آپکو مسلم کہہ سکتے تھے مگر جب انہوں نے خدا کے سچے مذہب سے انحراف کیا تو ضرورت پڑی کہ ایک نبی آخری دفعہ دین اللہ کی تکمیل کے لئے جاوے حضرت محمد خدا کی طرف سے آئے اور دین خدا کی تکمیل کر گئے،، (منقول از رسالہ اسلام مغرب کی نظر میں) غرض آنحضرت نے دین خدا کی تکمیل کیلئے اختلافات کو بنی نوع انسان سے دور کیا۔ قرآن مجید فرقان حمید میں ہے۔

وما انزلنا علیک الکتٰب الا لتبین لہم الذی اختلفوا فیہ وہدی ورحمۃ لقوم یومنون (النحل آیت ۶۴)

(اے ہمارے رسول) ہمنے تم پر کتاب قرآن) تو اسی لئے نازل کیا ہے تاکہ جن باتوں میں یہ لوگ باہم

جھگڑا کرتے ہیں اونکو تم صاف صاف بیان کرو اور وعلاوہ ازیں یہ کتاب ایمان داروں کیلئے (از سر تا پا) ہدایت اور رحمت ہے۔

محمد عربی نے اعتقاد توحید کو دنیا میں از سر نو قائم فرمایا اور آپ کے بعد اس عقیدہ کا قیام آنحضرت کے اہلبیت نے فرمایا

ناظرین! یہ وہی اصلی توحید جس کی تعلیم آپ کے جد حضرت آدم نے فرمائی تھی اور اونکے بعد اونکی اولاد میں ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیا اور اوصیاؤں نے فرمائی تھی اور جس کو لوگ بھول گئے تھے اور بہت سی خرابیاں پیدا کر دی تھیں آنحضرت نے اس اعتقاد کو دوبارہ یاد دلایا کیا صحیح و صحیح ڈاکٹر جارج سیل امریکن نے کہا ہے "حضرت محمد توحید کے واعظ تھے اور اس عقیدہ کو دنیا میں دوبارہ زندہ کرنیوالے تھے"

ناظرین! اسلامی توحید و عدل کا نقشہ آپ حضرات باب چہارم میں ملاحظہ فرما چکے اور جو پیش کیا گیا وہ بہت ہی تھوڑا تھا مگر اس ہی سے ہی اسلامی توحید وغیرہ کا مرقع آپ حضرات کی نگاہوں میں بخوبی کھینچ گیا ہوگا ورنہ قرآن مجید و فرقان حمید تو کل کا کل ہی توحید و معرفت سے لبالب ہے کوئی صورت ایسی ہوگی جسمیں کئی کئی مقامات پر توحید کے چشمے نہ بہہ رہے ہونگے۔

ناظرین! اب آپ اس پیارے حبیب جناب سرور کائنات کا بھی حال سنئے جن پر کہ آیات قرآنی بذریعہ وحی و الہام نازل ہوئیں اور یہ ایک متعصب مسیحی ڈاکٹر سپرنگر کی زبانی ہے اور یہ اسطرح اپنی کتاب لائف آف محمد میں آنحضرت کے متعلق بیان کرتا ہے کہ وہ ..... چمکتے ہوئے آفتاب اور برستے ہوئے پانی اور اگتی ہوئی روئیدگی میں خدا ہی کا یہ قدرت نظر آتا ہے اور عرش ورعد و آواز آب اور طیور کے نغمہ سرائی میں خدا ہی کی آواز سنائی دیتی تھی اور سنسان جنگلوں میں پرانے کھنڈروں میں خدا ہی کے قہر کے آثار دکھائی دیتے تھے۔

قرآن مجید فرقان حمید کے علاوہ جناب سرور کائنات فخر موجودات کا مقدس

کلام کا ایک بہت بڑا ذخیرہ ہم مسلمانوں کے پاس موجود ہے اور اس کے علاوہ آپ کے اوصیائے کرام یعنی ائمہ اہلبیت علیہم السلام جنہوں نے بعد آنحضرت اعلان و قیام توحید فرمایا ایک اور کافی ذخیرہ اس مظلوم گروہ کے مبارک کلام کا ہم مسلمانوں کے پاس موجود ہے۔ یہ دونوں کے دونوں قرآن مجید فرقان حمید کے اصلی و حقیقی معنی ظاہر و روشن کرنے والے ہیں اور ان کلاموں میں وہ توحید و معرفت کے دریا بہائے گئے ہیں جن پر نظر انصاف ڈالنے سے ایک منکر خدا بھی وجد میں آجاتا ہے اور اپنے خالق کا اقرار کرنے لگتا ہے۔ ناظرین! اب میں ائمہ اہلبیت جنہوں نے آنحضرت کے بعد اعلان و قیام فرمایا۔ جنکا سلسلہ ارشاد آنحضرت م کی زندگی ہی میں شروع ہو گیا تھا کسی قدر تفصیل سے اس قدسی صفات نفوس گروہ کی اعلان توحید کا بیان فاضل کامل مولانا سراج الدین حسن القرشی کی تحریر سے جو کہ رسالہ ”البیان“ لکھنؤ میں عیسائیوں کو ائمہ اسلام کی حاجت در باب دعا از خدا کی سرخی سے شایع ہو چکی ہے آپ کے سامنے پیش کرونگا مگر قبل اسکے ایک مسیحی کا بیان بھی آپ کے روبرو لانا چاہتا ہوں جس سے انکی عظمت و جلالت کا مبارک مرقع آپکی نگاہوں کے سامنے یقینی آجائیگا۔ اڈورڈ گبن کتاب عروج و زوال سلطنت رومۃ الکبریٰ جلد پنجم میں تحریر کرتے ہیں ”تمام عظمت شہادت و وجاہت خاندانی ائمہ دوازدہ گانہ۔۔۔ علی حسن حسین اور نو اولاد حسین کے لئے ہیں۔ بغیر اسلحہ خزائن یا رعایا کے انہوں نے یکے بادیگرے عامۃ الناس کے قلوب پر حکومت و سلطنت کی ۔۔۔ ان محترم و مقدس ائمہ نے (اس) دنیا کی زیب و زینت کو نظر حقارت کا دیکھا اور راضی برضائے خدا رہے اور اہل دنیا کے مظالم سہے اور اپنی محترم زندگیاں علم و اشاعت دین میں صرف کیں ۔۔۔“ آمدم بر سر مطلب اب میں فاضل کامل جناب ممدوح کی تحریر رسالہ اصلاح نمبرہ جلد ۱۱ بابت ماہ

جمادی الاولیٰ سنہ ۱۳۲۶ ہجری سے آپ کے سامنے پیش کرتا ہون جناب ممدوح
تحریر فرماتے ہین ۔

"...... اگر آپ بنظر غور تمام مذاہب و ملل کی تاریخ سواے مذہب اسلام
(جو کہ تمسک ثقلین سے حاصل ہوا) کے ملاحظہ فرمائین جنمین اختلافات
کیوجہ سے ہزارون فرقے پیدا ہو گئے ہین تو آپکو ہر ایک مذہب ایسا ہی
نظر آئیگا جسمین تشبیہ کی گھٹائین برس رہی ہین اور ظلمت شرک نے
نور توحید کو چھپایا ہے خداوند عالم کے لئے جہت و مکان ثابت کرنے کی
عمارتین آباد اور خدا کو معطل محض سمجھنے اور کار آفرینش دوسری قوتونکے
سپرد کر دینے کے ابر موسلا دھار برس رہے ہین علاوہ ذات خدا کے ہزار ہا
صفات کا زمانہ ترقی پر ہے انسان کو بے اختیار محض سمجھنے کا دور دورہ
ہے خدا کو شکل و جسم ماننے کے تختے بچھ رہے ہین اور معاذ اللہ اسکو قابل
تقسیم سمجھنے کی تاریکی زائل ہی نہین ہوتی خدا کے جہت و مکان کی عمارتین
نہایت محکم اور بری باتون کی اسی کی طرف نسبت دینے کی بنائین
نہایت بلند و استوار ہین یہی حال رہا یہانتک کہ اس عالم مین اوس
شخص کا قدم آیا جو سابق ترین حکماے اسلام اور بعد آنحضرت صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم کے فلاسفہ عرب کے لقب کا مستحق تھا اور آنحضرت صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم کا شاگرد رشید علم و حکمت و کلام مین تھا وہ کون امیر المومنین
علی ابن ابیطالب رضی اللہ عنہ و کرم اللہ وجہہ اس فیلسوف اسلام نے
توحید کے گہرے اور عمیق سمندر مین غوطہ مارا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ معرفت
الٰہی کے سمندرون نے جو کچھ اسرار لاہوت اپنے اندر چھپا رکھے تھے
وہ سب اوگل دئے اور جو عجیب و غریب اور بیش بہا باتین عالم
ملکوت مین اٹکی تھین وہ سب اس کے حوالہ کر دین اب کیا تھا اس
فیلسوف اسلام نے ایسے ایسے حیرت خیز فصیح و بلیغ خطبے اسرار توحید

مین بیان کیے کہ جن سے اسرار توحید کے دریا پھوٹ پڑے اور وہ بار زبان
بیان نہین کہ ناخن فکر جنکے حل سے عاجز ہے بڑے بڑے حکیمون کی عقلیں انکے
مطالب کی تہ تک پہونچنے مین سرگردان اور زبانین فصحا کی انکی تہ کی خبر
لانے سے گنگ و لال ہو رہی ہین بڑے بڑے صحابہ و تابعین جنکو فلسفی مذاق
تھا انھون نے ان خطبونکو جمع کیا اور بڑے بڑے علما و متکلمین نے انکو رواج
دیا اور محدثین قدما نے بھی اپنی مسندون مین اس امام کے علوم کو درج
کیا۔ مثلاً حارث ہمدانی - ابن نباتہ حنظلی - زید بن وہب کوفی وغیرہ وغیرہ
علمائے علم کلام کے طبقے مین بھی ان لکچرون کا درس رہا - اور واصل بن عطاء
غزالی وغیرہ ائمہ معتزلہ نے انکی پوری قدر کی اسیطرح محدثین کرام نے بھی
ان خطبون کے جمع کرنے مین علمائے سابقین سے کمی نہین کی - بڑے بڑے راویان
سیر و مسند نے ادہر توجہ فرمائی مثلاً حافظ و یار مین و اسحاق و ابراہیم بن
حسن کسائی ... حافظ بغداد احمد بن ابراہیم الدورقی ... حافظ جہان عبد اللہ
محمد بن عبد اللہ بن سنجر خراسانی متوفی سنہ ۲۵۸ھ حافظ البصرہ یعقوب بن شیبہ
سدوسی مقیم بغداد - علامہ ذہبی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ انہون نے حضرت
علی کی جو مسند جمع کی ہے پانچ جلدون مین ہے - سنہ ۲۶۲ ہجری مین ان کا
انتقال ہوا - علی ہذا حافظ عراق اسمعیل بن اسحاق مالکی متوفی سنہ ۲۸۲ ہجری
حافظ مرو و قاضی ابو بکر احمد بن علی مروزی متوفی سنہ ۲۹۲ھ حافظ حضرت ابو جعفر
محمد بن عبد اللہ متوفی سنہ ۲۹۶ھ حافظ علماء و فضلاء احمد بن شعیب مصنف سنن
نسائی متوفی سنہ ۳۰۳ھ حافظ ابو محمد عبد الرحمن بن عثمان بن ابو العز وغیرہ وغیرہ
مذکورین کے علاوہ اور بھی لوگون نے ادہر توجہ کی جن کے نام سے ہم کو
واقفیت نہین ہوئی اس طبقہ کے بعد متاخرین کا طبقہ آیا جس کے اکثر
مشاہیر نے خطبات علی بن ابیطالب کی تدوین اور روایت مین کوشش
کی حافظ ابن عساکر دمشقی (المتوفی سنہ ۵۷۱ھ) نے تاریخ دمشق مین اسکو

درج کیا حافظ ابو نعیم اصفہانی (المتوفی سنہ ۴۳۰ھ) نے کتاب الحلیہ مین نقل
کیا ابن عبد ربہ (المتوفی سنہ ۳۲۸ھ) نے عقد الفرید مین لکھا۔ قاضی ابو بکر
باقلانی (المتوفی سنہ ۴۰۳ھ) نے اعجاز القرآن مین کچھ اقتباس کیا۔ جاحظ
نے کتاب البیان والتبیین مین تلخیص کی۔ جلال الدین سیوطی المتوفی سنہ ۹۱۱
نے جمع الجوامع مین اسکو جگہ دی۔ اخطب خوارزمی نے مناقب مین اس سے
مدد لی۔ کمال الدین بن طلحہ شافعی (المتوفی سنہ ۶۵۲ھ) نے مطالب السئول
کیلئے اسکو منتخب کیا۔ حافظ محمد بن اسلم گنجی شافعی نے کفایۃ الطالب کو اس
سے آرایش دی۔ علاوہ برین اور بزرگون نے بھی ادہر توجہ فرمائی جنکے
بیان کے لئے البیان کی وسعت کافی نہین ہوسکتی۔ جس شخص کو کتب
سیر و تواریخ۔ ایام عرب و معاجم و مسانید و سیر و اجزا و افراد تک
رسائی نہ ہو اوسکو صرف نہج البلاغہ کا دیکھ لینا کافی ہے جسمین اس امام
عالیمقام کے خطبات جمع ہین اور جن کے مطالعہ سے آنکھون مین خنکی اور
تازگی آتی ہے علاوہ برین بحار کی کتاب التوحید مین بھی جسکے مانند عالم
مین کوئی دوسری تالیف نہ ہوگی وہ رجوع کرسکتا ہے......

اسیطرح اس فیلسوف اسلام حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ کے
بعد جو اشخاص اولاد مین انکے قائم مقام ہوئے اونہون نے بھی تمام بنی
نوع انسان کو توحید سکھائی جسکا کوئی شخص انکار نہین کرسکتا اور اسکے
ثبوت کیواسطے صرف ایک حدیث کافی ہے جسے مفضل بن عمر ایک
شخص نے امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے... خلاصہ یہ
ہے کہ حدیث وہ عالیشان کتاب اسلام مین ہے جس نے قیامت
تک جتنے ملحد و زندیق پیدا ہونیوالے اور شک کرنے والے ہین سب کی
مادہ شک و الحاد کو قطع کردیا ہے مگر صرف خاص خاص عالمون نے
ان علوم کو جمع کیا ہے جن سے ہر قسم کی تاریکی جہل و گمراہی دور ہوتی ہے

یہی سبب ہے کہ آج ایک بھی شخص یہود و نصاری و ہنود و مجوس وغیرہ کو
ایسا نہیں ملیگا جو شرک و تجسم و انکار صانع کے ساتھ متہم ہونے سے چین بہ
جبین نہو جیسے کوئی کسی کو گالی دے یا شیطان کا ہمپایہ قرار دے یا کسی
بدترین شخص کی اولاد میں اسے قرار دے اس علانیہ کوئی اور اظہار کی
جو توحید خدائے واحد و غالب کے دعوی میں ہر قوم سے پیدا ہو دلیل
یہ ہے کہ جو لوگ شب و روز اسی کوشش میں ہیں کہ ہمارے مذہب کی
کتابوں سے جو عار و ننگ کی باتیں ہیں اونکو دور ہو جاتیں اور شمار دین
ہر صاحب مذہب بکار بکار کر اپنی تئین اہل توحید میں شمار کرتا ہے اور
اپنی مذہبی کتابوں میں جو شرک و کفر کی باتیں بھری ہیں اون کی تاویلیں
کرکے دفع شر شد کی کرتا ہے۔ اسکا ثبوت دینے کی ضرورت نہیں ہی جو
لوگ آجکل کے اخبارات کہ دنیا کے ہر گوشہ میں شایع ہیں دور و نزدیک
ہر شہر میں اونکی اشاعت ہو رہی ہے پڑہتے ہیں انہیں بخوبی معلوم ہے ......
الغرض کل متکلمین و حکما جو اسلام میں پیدا ہوئے ہیں وہ سب اپنے
فلسفہ و حکمت میں نسبت شاگردی حضرت امیر المومنین علی مرتضی کے
ساتھ درست کرتے ہیں جیسا کہ کتب تواریخ مذہب و ملل میں بخوبی
بالتفصیل مرقوم ہے ...... الرا بجملہ ایک خوبی اس مذہب کی یہ ہے
کہ اسلام میں جو امام گذرے ہیں اونہوں نے ہمارے اور کل بنی آدم
کے ساتھ یہ احسان کیا ہے کہ ہم لوگوں کو اونہوں نے وہ طریقہ بتلا دیا کہ جس
طریقہ سے ہمیں خدا سے دعا مانگنا چاہیے۔ یہ بات سب کو معلوم ہے کہ
ہم میں سے اگر کوئی کسی بادشاہ کے پاس جاوے یا بادشاہ اوسکو طلب کرے
تو دیکھنا چاہیے کہ اوس کو کیا تردد پیش ہوتا ہے کہ کیونکر میں بادشاہ کو
سلام کروں اور اگر کوئی بات پوچھے تو کیونکر جواب دوں کہ جسمیں اس کی
تعظیم و تکریم کے فرا خور حال لحاظ کیا جائے۔ جب یہ حال ہمارا دنیاوی

بادشاہوں کے ساتھ؟ حالانکہ ہم اور وہ سب بندۂ خدا ہیں تو پروردگار
عالم جو آسمان و زمین کا منتظم اور کل بادشاہوں کا بادشاہ ہے اوسکے
ساتھ کیا ہونا چاہئے لیکن سوائے مذہب اسلام اور کسی مذہب میں
ہمنے کوئی گروہ ایسا نہیں پایا جو خدا سے باتیں کرنے کا طریقہ بتلائے
سوائے انہیں ائمہ کے کہ ان حضرات نے ہمیں اور تمام دنیا کو وہ طریقہ
بتلا دیا کہ ہم خدا تعالیٰ کے عزت و جلال کا لحاظ کر کے کیونکر دعا مانگیں
یا باتیں کر سکیں۔ جو لوگ دقیقہ رس باریک بین صاحب غور و تعمق حضرات
ہیں اونکو بخوبی معلوم ہے کہ وہ اپنے پروردگار کے اوصاف سمجھنے سے
قاصر ہیں اور کسی طرح سے وہ اوصاف کسی زبان کے لفظوں میں ادا نہیں
ہو سکتے۔ اگرچہ وہ اوصاف خدا کے عین ذات ہیں اور خدا میں اور
انمیں کوئی فرق نہیں ہے انہیں اوصاف میں اوسکے اسماء مقدسہ ہیں
جن کے ذریعہ سے یہ اوصاف مختلف زبانوں میں تعبیر کئے جاتے ہیں اور
تمام موجودات حتیٰ کہ ایک ایک ذرہ خاک کا وہ بھی بنص قرآنی اپنے
خالق کو جانتا ہے اوسکے وجود کا مقر ہے اوسکی حمد میں تسبیح پڑھتا ہے
اوسکے شکر میں تر زبان ہے اوس کی محبت میں فنا ہے جیسا کہ کتاب اللہ
کے مقامات میں اسکی تصریح موجود ہے لیکن عقلمند آدمی جو مآل اندیش ہے
اور اپنے خاتمۂ کار و انجام افعال پر ہوشیاری کے ساتھ نظر رکھتا ہے اس
وقت تک خدا سے باتیں کرنے کی جرأت نہ کریگا جب تک کہ اوس کو خاص
طریقہ معلوم ہو جسے خدا نے اس غرض کیلئے پسند کیا ہے اور اوسکو پورا یقین
نہ ہو جائے کہ اوقات دعا و مناجات سوال میں خدا کے غضب سے میں محفوظ
رہونگا اور اوسکی خوشنودی مجھکو حاصل ہوگی اسلئے کہ خوف اس امر کا ہوتا
ہے کہ طرز سوال و کیفیت دعا میں خدانخواستہ کوئی ایسی صورت نہ پیش
آئے جو حد عبودیت و شان بندگی سے خارج ہو کیونکہ جلال الٰہی کو دیکھکر

انسان پر خود فراموشی چھا جاتی ہے اور یہ ظاہر ہے کہ خدا کی شان بڑی ہے
اوسکا رتبہ نہایت ارفع و اعلیٰ ہے اور اوسکی عزت و سطوت حد قیاس سے
خارج ہے ظاہر ہے کہ یہ امر بغیر اس کے ممکن نہین ہے کہ خداوند عالم نے وہ
طریقے اپنے خاص صاحبان وحی و الہام کے ذریعہ سے اپنے بندون کو
بتا دیے ہون ایسی حالت مین جیسے اونکو انکی تکلیفات شرعیہ مین
جو علت غائی بعثت انبیا کی ہے علم اور معرفت حاصل کرنیکی ضرورت
ہے اسی طرح دعا مانگنے مین بھی اونکو اس کا طریق سمجھنے کی حاجت ہے
کیونکہ درحقیقت وہ بھی منجملہ اونہی تکالیف شرعیہ کے ہے جو علت بعثت
انبیا ہے پس ان حضرات نے خدا سے طریقہ دعا مانگنے کا سیکھا تاکہ
اون جاہل بندونکو تعلیم کرین جو محض اپنی عقل سے اپنی تکالیف کو
بھی نہین دریافت کرسکتے ایک منصف مزاج جو انصاف پسند ہو اور
خلاف انصاف حکم کرنے کو برا جانتا ہو جب دنیا کے مذاہب مین
نظر دوڑائیگا اور غور و تامل سے کام لیگا اور فرق انسان کے تمام رہبرون
اور مبشرون سے پوری اطلاع بہم پہونچائیگا اور جن کتابون پر ان مذاہب
کی بنیاد ہے اونپر بخوبی نظر جمائیگا تو اوسے صاف نظر آئیگا کہ بجز دین
اسلام کے جو خدائے منعم کا آج کے روز دین حق ہے۔ یہ اسوقت
سے دین الٰہی ہے جب سے کہ موجودات کتم عدم سے ہستی مین آئے
اور عالم مین ظہور پذیر ہوئے اور اوس مقام نفی سے باہر آئے جہان
علمائے متکلمین کے مسئلہ ثبوت حال کا اثبات ہی نہین تھا اور ان
چیزونکا اسوقت تک تذکرہ بھی نہین آیا تھا اور پردہ بطون سے نکل کر
یہ امور عالم ظہور مین جلوہ گر ہی نہین ہوئے تھے اس مسئلہ مین بڑے
بڑے مشہور فاضل متکلمین کے قدم ڈگمگا گئے ہین اور عہد گذشتہ سے
اب تک اسی مین غلطان و پیچان ہین تو اوسے بخوبی معلوم ہوگا کہ

یہ کل ادعا جب طریقہ دعائی تعلیم سے بالکل خالی ہیں ان فرد الحاد اور
شرک کی ایسی بد بوئی ہے جس سے کی مبتلا پایا جاتا ہے اور اون میں
اون چیزوں سے مدد مانگی جاتی ہے جن کو خود کوئی شعور نہیں ہے اور جن پر مدد
مانگنے والے کو خود فضیلت حاصل ہے اور عصر قدیم سے لیکر عہد جدید تک
ہمیشہ ان معبودوں پر خود انسان کو حکومت حاصل ہے۔ یہ لوگ اس غلطی
میں صرف شیطان کے وسوسہ ڈالنے سے پڑے ہیں۔ لیکن جب سے کہ خدا
نے بندوں پر کرم کرکے دین اسلام کو شائع فرمایا اور اوس کی روشنی کی چمک
دمک اطراف دنیا میں پھیلی اور اسکے آفتاب عالمتاب کی نورانیت سے
نظریں خیرہ ہونے لگیں اور توہمات وتجسمات کی تاریکیاں زائل اور
نابود ہونے لگیں اسوقت میں منکرین اسلام ومخالفین شریعت کو ہوش آیا
اور دیکھنے لگے کہ ہمارے مذہب میں طریقہ دعا مستعد نہیں اور ہیچ ہے، وہ خود بخود
نفرت کرنے لگے اور مجبور ہو کر قرآن مجید اور آنحضرتؐ اور اون کی آل اطہار علیہم السلام
کی دعاؤنکو اختیار کرنا پڑا اور دلیل اوسکی یہ ہے کہ فی زمانہ ایک کتاب
بہ سیاقات الصلوۃ فی سبعۃ اوقات علیگڈھ کالج کے کتب خانہ میں ملی یہ
کتاب نامر بیک اشتال کی تالیف ہے جو جرمن کے بڑے مشہور فاضل
مستشرقوں میں شمار ہوتا ہے یہ بڑا باکمال آدمی جرمن میں گذرا ہے یہ رسالہ
بہت مختصر ہے اسکا نام اس نے حزب اعظم ہی رکھا ہے اصل رسالہ کو
عربی میں تالیف کیا اور پھر اسکا ترجمہ زبان جرمنی میں کیا...... یہ امر
مسلمانوں کے ذہن نشین رہنا چاہیے کہ یہ نامور مولف یورپ کا سر آمد
فاضل اور مشہور مستشرق ہے اور جرمنی کے شہرہ آفاق علما میں ہے اسکی
ولادت ایک مقام میں ہوئی تھی جو عرف عام میں بنام گراز مشہور ہے
جنوری ۱۷۷۴ء میں اوس کی پیدائش ہوئی اور ۲۳ نومبر ۱۸۵۶ء کو وانا
کے پرانے اور قدیم شہر میں اس نے قابض ارواح کو جان شیریں سپرد کی

اور دنیائے فانی سے سرائے جاودانی کی راہ لی اور وفات پائی دار البقاء
رشتہ لحات ...... اصل یہ ہے کہ اس شخص کو چند دعائیں ائمہ اسلام کی مل
گئی تھیں مثلاً دعائے کمیل جو کمیل بن زیاد نخعی کے نام سے مشہور ہے کمیل
حضرت علی رضی اللہ عنہ کے جلیل القدر ساتھیوں میں تھے اور چونکہ حضرت
علی کرم اللہ وجہہ سے یہ دعا انہی نے روایت کی ہے اور حضرت نے ان ہی
کو اسکی تعلیم دی تھی لہٰذا انہی کے نام معروف ہے یا مثلاً دعائے سمات
کہ وہ بھی حضرت علی کی ہے اور انبیائے سابقین کے عجیب و غریب اسرار
اور رموز پر جن سے عقل کو حیرت ہوتی ہے اور اہل بصیرت کی نظر متحیر ہو جاتی
ہے مشتمل ہے یا مثلاً دعائے ابو حمزہ ثمالی جو سید الساجدین علی بن حسین بن
علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہم سے کہ بلقب امام زین العابدین مشہور و معروف
ہیں ابو حمزہ مذکور نے اس کی روایت کی ہے اور حضرت اس دعا کو ماہ
رمضان کی راتوں میں کہ قرآن پاک جو دنیا کیلئے ہدایت و ارشاد کا
سرمایہ اور حق کو باطل سے الگ کرنیکا ذریعہ ہے انہی راتوں میں اترا ہے پڑھا
کرتے تھے یا مثلاً دعائے سحر جو بسند صحیح امام محمد بن علی (امام محمد باقر) سے
مروی ہے اور جسے وہ رمضان شریف کی ہر شب میں پڑھا کرتے تھے اور ہمیشہ
پھر اسکا ورد رکھتے تھے اس ایرانی فاضل نے ان دعاؤں کو جو ائمہ
اسلام سے ماثور ہیں اور تمام بلاد نزدیک و دور میں مشہور و معروف ہیں
بہت پسند کیا اور انکے بعض فقرات جنمیں بتا دیا گیا ہے کہ بندہ اپنے مولا کو
کیونکر خطاب کرے اور اللہ تعالیٰ سے کسطرح دعا مانگے اور زاہد کے
دعا مانگنے کا کیا طریقہ ہے اس شخص نے وہ فقرات لے لیے اور جن جن
مقامات میں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپکے اہلبیت کا
انہیں ذکر اور واسطہ دلایا گیا ہے ان فقرات کو بالکل خارج کر دیا اور
ترتیب بدل دی اور مقدم کو موخر اور موخر کو مقدم کر دیا اور طرز کلام کی خوبی

کو خراب کردیا بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جو فقرات اوس کو مشکل اور دقیق
معلوم ہوئے اور جس کا مطلب اوس کی سمجھ مین نہین آیا اونکو بھی اوسنے
چھوڑ دیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کو مفصل اپنی نصرانیت کیوجہ سے
چھوڑ دیا کیونکہ دین اسلام سے اوس کو انکار تھا اور جناب رسالت مآب
صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت سے اوس کو انکار تھا اور اوسکے قلب کو آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک اپنی کتاب مین درج کرنا ناگوار تھا مگر وہ
اپنے مذہب کی دعاؤن سے چشم پوشی کرنے مین ناچار تھا مجبورًا اوسکو
دین اسلام کی دعائین جو بدائع اسرار ربوبیت وخواص حقائق عبودیت
کی جامع ہین لینا پڑین اور انجام کار مسلمانون ہی کی کاسہ لیسی کرنا ہوئی
حتی کہ حضرت داؤد علیہ السلام کیطرف جو زبور منسوب ہے اوس مین سے
بھی کچھ لینا اوس نے پسند نہ کیا مین کہتا ہون کہ اس غریب کا اوسوقت
کیا حال ہوتا جبکہ ان ادعیہ مبارکہ کے علاوہ نقیب الطالبین ابو القاسم
علی بن موسی بن جعفر بن طاوس علوی حسینی جو ملقب رضی الدین المتوفی
سنہ ۶۶۴ ہجری) مشہور ہین کتابین دیکھتا اور کتاب الاقبال علی الاعمال
وکتاب مہج الدعوات ومنہج العنایات وکتاب جمال الاسبوع بکمال العمل
المشروع وکتاب الدروع الواقیہ من اخطار الاسقاع والازمان مطالعہ
کر دیکھتا۔ نیز کتاب مصباح المتہجد کو جو سید ابن طاوس کے جد مادری
ابو جعفر محمد بن حسن طوسی (شیخ الطائفہ المتوفی سنہ ۴۶۰ھ) کی ہے اور کتاب
کتاب مصباح کفعمی وکتاب الدعاء وکتاب المزار متعلق بحار الانوار فاضل
مجلسی (المتوفی سنہ ۱۱۱۰ھ) کو دیکھتا اور ان سب سے بڑھکر صحیفہ سجادیہ کو
جسکی روایت بطریق تواتر حضرت امام زین العابدین علی بن حسین بن
علی بن ابیطالب رضی اللہ تعالی عنہ علیہم اجمعین سے گروہ شیعون
کے ائمہ چہارم ہین ثابت ہے۔ دیکھے ہوتا تو اوس کی کیا کیفیت ہوتی

جیسے اگر کوئی شخص رکن و مقام کے مابین حلف لے کہ طبقۂ متفرقہ و غیر متفرقہ مین کوئی بھی اس کی نظیر نہیں پیش کر سکتا تو مین قسم کھاؤنگا اور امید ہے کہ مجھ کو کفارہ نہ دینا پڑیگا الے غیر ذلک من کتب الاذیہ جب اگر ان کتابون کو جو نہایت جلیل القدر ادعیہ ائمہ اسلام کو حاوی ہین دیکھیے ہوتا تو جیسے وحشی سر بصحرا ہوتے ہین وہ بھی بیابانون مین سرگردان ہو جاتا اور جس طرح کہ بن مانس انسان سے بھاگتے ہین وہ بھی آبادی سے نفرت کرنے لگتا۔ خداپرست عابدون اور راہبون کی خوف خدای ارض و سماے جو کیفیت ہوتی ہے اور جیسا کہ خدا کے ڈر سے وہ مضطرب رہتے ہین وہی حالت اسکی بھی ان کتابون کے دیکھنے سے ہوتی مجبورًا واضطرارًا وہ سکوانی جو منی گردن سے عیسائیت کا جوا اوتار ناچہتا اور دین اسلام کی طرف رجوع بحق کرتا ہوتا ان دعاؤن کی نورانیت جو عقل کو خیرہ کر نیوالی ہے لامحالہ اوس کو راہ راست پر لاتی اور مسلمان بناتی۔

محمد مصطفیٰ کی ذات سے جو فیض دنیا کو پہونچے اونکے لئے نہ صرف مسلمانون کو بلکہ کل عالم کو اون کا ممنون و مشکور ہونا لازم و مناسب ہے

ناظرین! آن حضرت کی ذات بابرکات سے جو فیوض کل عالم کو پہونچے اس کے لئے نہ صرف مسلمانون کو بلکہ اہل عالم کو آنحضرت کا ممنون و مشکور ہونا چاہیے اگر ان فیوض کی کسی قدر تفصیل کیجائے تو اسکے لئے ایک جداگانہ رسالہ درکار ہے اسلئے بطور اختصار صرف ایک برہمو دہرمی بزرگ کا قول کافی و وافی ہے شری دھے پرکاش دیو جی پرچارک برہمو دہرم اپنی کتاب سوانح عمری حضرت محمد صاحب نبی اسلام مین تحریر فرماتے ہین حضرت محمد صلعم صاحب بانی مذہب اسلام۔۔۔ منجملہ اون بزرگ اشخاص کے ہین جنہون نے قانون قدرت کے موافق جہالت اور تاریکی کے زمانہ مین پیدا ہو کر دنیا مین صبت صداقت کی روشنی کو پہنچایا

اور لوگونکو روحانی و دنیاوی ترقی کا راستہ دکھایا جس طرح ہندوستان کو کرشنا کیہ منی گوتم بدھ مہاتما بدھ اور راجہ رام موہن رائے اور فارس کو زردشت اور چین کو کنفوشس اور یہودیہ کو حضرت عیسیٰ کے وجود پر فخر ہے ویسے ہی ریگستان عرب کیلئے محمد صاحب کا وجود اس کی عزت و عظمت کا باعث ہے بلکہ آنحضرت کی ذات سے جو جو فیض دنیا کو پہونچے اون کے لئے نہ صرف عرب بلکہ تمام دنیا کو اونکا شکر گذار ہونا مناسب ہے کون کون سی تکلیفین ہین جو اس بزرگ نے نسل انسان کے لئے اپنے اوپر برداشت نہین کین اور کیا کیا مصیبتین انکو اس مین اوٹھانی نہین پڑین۔ عرب جیسے ایک وحشی و کندہ ناتراش ملک کو خدا کی توحید کی تعلیم دینا اور سیدھے راستہ پر لانا ایک ایسے ہی فلسفی مزاج کا کام تھا اور آخر اسی سے انجام ہوا۔ تنگدل اور متعصب لوگ ایسے بزرگ کی نسبت کچھ ہی کہین لیکن جو لوگ انصاف پسند اور کشادہ دل ہین وہ کبھی محمد صاحب کی اون بے بہا خدمات کو جو وہ نسل انسانی کی بہبودی کے لئے بجالائے بھلا کر احسان فراموش نہین ہو سکتے اور جو لوگ ایسا کرتے ہین وہ بڑے درجہ کے تنگدل اور ناحق ناشناس لوگ ہین۔

ناظرین! اب مین آپ حضرات کے سامنے پنڈت کنہیا لال صاحب دہلوی کی ایک نعت کے کچھ اشعار بغرض سرور قلب پیش کرونگا۔ یہ نعت رسالہ نظام المشائخ رسول نمانمبر مین شایع ہو چکی ہے بعدہ روزانہ ہمدرد دہلی مورخہ ۹ ربیع الاول ۱۳۳۲ھ مین بعنوان منقولات درج ہوئی۔ اس آخر الذکر اخبار سے اس نعت کے کچھ اشعار درج ذیل کرتا ہوں۔

بادۂ عصیان سے کل ملک عرب مخمور تھا ۔۔۔ سوجھتی اسکو نہ تھی زنہار راہ ارتقا
اس خدا کو دو جہان کا دیکھئے لطف و کرم ۔۔۔ ریت کے ذرونکو عالم مین کیا جلوہ نما
کاشف اسرار وحدت یا محمد مصطفےٰ ۔۔۔ آ کر تو نے عرب کا پار بیڑا کر دیا
ہادی برحق کہون یا تجھکو نور معرفت ۔۔۔ یا رہے وحدت کا سمجھون تجھکو سچا رہنما

غرض یہ جو اختلافات سے بری ہوتا در حقیقت یہ تو ایک ہی راہ - راہ مستقیم کی ہدایت و تعلیم کرنے والا ہے۔ یہ اختلافات سے قطعی پاک و صاف ہے اور یہ بڑے بڑے جھگڑے اور اختلافات جو پیدا ہوئے دراصل حدیث ثقلین سے تمسک نہ کرنے کا ادبار ہے اور یہ ادبار اوس وقت تک دور نہ ہوگا جبتک کہ حدیث ثقلین سے تمسک نہ کیا جاوے ؎

خلاف پیمبر کسے رہ گزید کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید

تمت

ضمیمہ نمبر ۱

چند غیر مذاہب کے زبان و قلم سے

اسلامی خدا کا تذکرہ

ناظرین! میں آپ کے سامنے چند غیر مذہب کے زبان و قلم کے نکلے ہوئے الفاظ اسلامی خدا کے متعلق لانا چاہتا ہوں جس سے آپ خود اندازہ کرسکتے ہیں کہ آیا یہ اسلامی اعتقاد کس پایہ کا ہے کہ غیروں تک کے بھی خیالات تعریف و توصیف کی صورت میں اسی طرف جھکے ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔ انشاء اللہ ایک زمانہ ایسا بھی ضرور آئیگا کہ کل کے کل اسلامی خدا ہی کے سامنے سر جھکے ہوئے نظر آئینگے اور اوسی کی تعریف سب کی زبانوں پر ہوگی اور اوسی کا گیت سب گاتے ہونگے۔

(۱) روسی فلاسفر کاونٹ ٹالسٹائی متعلق عقائد و تعلیم اسلام اسطرح تحریر کرتے ہیں۔

دین اسلام کی اس تعلیم کا خلاصہ جس کی حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے منادی کی حسب ذیل ہے۔

(۱) خدا ایک ہے اسکے سوا کوئی معبود نہیں اور اسی وجہ سے بہت سے معبودوں کی عبادت ناجائز ہے (۲) اللہ تعالےٰ رحیم و عادل ہے (۳) انسان کی انسانی کوشش اسکی ذات تک محدود ہے اگر انسان خداوند تعالیٰ کی شریعت کے موافق چلے اور خداوند تعالےٰ کے احکام کو مانے اور نواہی سے اجتناب کرے تو وہ اپنے اعمال نیک کا دوسری زندگی میں (یعنی مرنیکے بعد) اچھا اجر پائیگا اسیطرح خداوند تعالےٰ کی شریعت کا مخالف اپنی خواہشوں پر چلنے والا اپنے برے اعمال کا برا بدلہ دوسری زندگی (یعنی دوسرے جہان روز قیامت) میں پائیگا اور سخت تکلیفیں اپنے ارتکابات معاصی کی اوٹھائیگا۔ (۴) اس دنیا

کی ہر چیز فنا ہو جانے والی ہے صرف خدائے ذوالجلال کی ایک پاکیزہ ذات باقی رہنے والی ہے۔ (۵) خداوند تعالے پر کامل ایمان لائے اور اس کے احکام کی پوری پوری تعمیل کے بغیر حیات حقیقی حاصل نہیں ہو سکتی۔ (۶) خداوند تعالی حکم دیتا ہے کہ میری محبت دلمیں رکھو اور آپس میں ایکدوسرے سے محبت کا برتاؤ کرو۔ خداوند تعالی کی محبت ادائے صلوٰۃ میں ہے اور قریب کی محبت حاضر و غائب مشارکت کی میں و مدد گار او نقصان سے بچانے والی ہے (۷) جو لوگ خدا اور روز جزا پر ایمان لائے ہیں اونکا فرض ہے کہ وہ اپنی پوری پوری کوشش اون چیزوں کی مدافعت یا دور رکھنے میں کریں جو شہوات نفسانیہ کو برانگیختہ کرنے والی ہو اسی طرح انکو چاہئے کہ وہ ارضی طلذذ چیزوں سے بچیں اور یہ کہ وہ جسم کی زیادہ خدمت کرکے اس کو آرام طلب نہ بنائیں بلکہ روح کی خدمت کریں اور کھانے پینے کی چیزوں میں زہد اختیار کریں اور ایسی مشروبات کا استعمال حرام سمجھیں جو روح کو نقصان پہنچانے والی ہوں (یعنی شراب وغیرہ) اور عملی کوشش کو اپنا فرض سمجھیں۔ (۸) حضرت محمد نے اپنی ذات کے متعلق کبھی یہ نہیں کہا کہ صرف وہی خدا کے ایک نبی ہیں اور کوئی دوسرا نہیں بلکہ اونکا اعتقاد تھا کہ موسیٰ و عیسیٰ علی نبینا و علیہم السلام بھی نبی تھے۔ آپ نے یہود و نصاریٰ سے فرمایا کہ تم اپنا دین چھوڑنے پر مجبور نہ کئے جاؤ گے بلکہ تمپر صرف یہ ضروری ہوگا کہ تم اسلام میں داخل ہونیکے لئے انبیاء (علیہم السلام) کے احکام و وصایا کو پورا کرو"

(حکم النبی ترجمہ مولوی آغا رفیق صاحب۔ بلند شہری)

(۳) مسٹر کارلایل۔ ہیرو اینڈ ہیرو ورشپ میں لکھتے ہیں کہ جناب پیغمبر اسلام نبی بی بی خدیجہ سے مخاطب ہیں اور ارشاد فرماتے ہیں، میں اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہوں یہ تمام بت اور اونکی پرستش سب ہیچ ہیں۔ کمبخت لکڑیوں کے گڑھے وثیث جو بی قابل پرستش، ایک خدائے واحد قہار رحیم سب پر حاکم ہے ہم انسب

عبادات کرتے ہین اور اسی کی طرف توجہ کرتے ہین وہی بزرگ ہے اور کوئی شے اس سے بزرگتر نہین وہی حقیقۃ الحقائق ہے۔ جو لی بتون کو حقیقت سے کوئی تعلق نہین وہی حقیقی ہمارا نفع ہے اسی نے ہمین اولاً پیدا کیا اور وہی ہماری بقا کا باعث ہے اور تمام چیزین اسی کی ظل حمایت مین ہین اسی نمود بے بود کے پردے مین اسکی قدرت کی تجلی مخفی ہے۔ اللہ اکبر۔ خدا بزرگ ہے اور جوہر اسلام یعنی اپنے کو خدا کے سپرد کر دینا چاہئے۔ ہماری پوری قوت یہی ہے کہ اوسی پر توکل کرین وہی جو ہمارے حق مین مناسب جانے کرے۔ دنیا اور آخرت دونون مین جو کچھ وہ ہمارے لئے مناسب سمجھے موت ہو یا موت سے بھی بدتر ہمارے لئے وہی خوب ہے۔ وہی خوب تر ہے ہم اپنے کو خدا کے سپرد کرتے ہین۔ گیٹے کہتا ہے کہ اگر یہی اسلام ہے تو کیا ہم سب کا مدار اسلام ہی نہین ہے۔ ہان! ہان! ہم سب نہین کچھ بھی اخلاق ہے ایسی ہی زندگی بسر کرتے ہین ہمیشہ سے مانا گیا ہے کہ انسان کی بڑی عقلمندی یہ ہے کہ اپنے آپ کو ضرورت کے سپرد کرے۔ ضرورت اسے خود ہی اپنی اطاعت پر مجبور کریگی۔ بس چاہئے کہ یہ اعتقاد رکھے کہ وہ سخت سے سخت شے جسپر ضرورت نے ہمین مجبور کیا بہتر ہے اور وہی ہونی چاہئے۔ یہ مجنونانہ غرہ کہ ہم خدا کی صفت عقلی کا اپنے چھوٹے دماغ سے اندازہ کر سکتے ہین اس سے دست بردار ہونا چاہئے بلکہ یہ سمجھنا چاہئے کہ اس کا قانون عدل مستحکم ہے جس کی تہ کو ہم نہین پہونچ سکتے لیکن اتنا جانتے ہین کہ وہ (قانون) خیر محض ہے اور انسان کا فرض ہے کہ اس قانون کلی کی متابعت کرے کمال انقیاد کے ساتھ اسکا پیرو ہو نہ کہ اوس مین اعتراض نکالے بلکہ اوسے ناقابل اعتراض سمجھ کر اوسکا مطیع ہو...... یونانیون اور یہودیون کے مکالمے اور دعوے ان کی موشگافیان بھی وہ چیزین نہین جن کے درمیان سے وہ صحرائے عرب کا پرورش یافتہ اپنا سچا اور اپنی قلب لئے ہوئے موت وحیات کی طرح سرگرم اپنی تیز نظر سے حقیقت اشیا کو دیکھتا ہوا آیا اور کہنے لگا کہ بت پرستی کوئی چیز نہین تمھاری لکڑی

کی بت جنہیں تم اپنے وہم سے گڑھ کر تیار کرتے ہو جن پر مکھیاں بھنکتی رہتی ہیں۔ میں تمہیں کہتا
ہوں کہ یہ لکڑی ہے یہ تمہارے لئے کچھ نہیں کرسکتے یہ جعلی اور فریبی صورتیں
ہیں اگر تم انہیں سمجھ لو تو نہایت نفرت انگیز چیزیں ہیں۔ صرف خدا موجود ہے
فقط وہی قادر ہے وہی تمہیں مار سکتا ہے اور جلا سکتا ہے۔ اللہ اکبر خدا بزرگ
ہے سمجھ لو کہ اسکی مشیت تمہارے حق میں مفید ہے خواہ تمہارے گوشت اور خون
کو کتنی ہی تکلیف کیوں نہ ہو وہی بہتر اور حکمت سے مملو ہے۔ تمہیں مشیت الہی
کو ایسا ہی سمجھنا چاہئے۔ دنیا و آخرت دونوں تمہارے لئے مشیت ایزدی کی
کے سوا کچھ اور نہیں ہے" (سرور انبیاء)

(۴) مسٹر گبن کتاب عروج و زوال سلطنت روم الکبریٰ جلد پنجم میں تحریر فرماتے
ہیں۔

"قرآن خدا کی وحدانیت پر ایک عمدہ شہادت ہے مکہ کے پیغمبر نے بتوں
کی انسانوں کی۔ ثوابت اور سیاروں کی پرستش کو اس معقول دلیل سے
رد کیا کہ جو شے طلوع ہوتی ہے غروب ہو جاتی ہے اور جو حادث ہے
وہ فانی ہوتی ہے اور جو قابل زوال ہے وہ معدوم ہو جاتی ہے اسنے
اپنی معقول سرگرمی سے کائنات کے بانی کو ایک ایسا وجود تسلیم کیا جس
کی نہ ابتدا ہے نہ انتہا نہ کسی شکل میں محدود نہ کسی مکان میں اور نہ
کوئی اسکا ثانی موجود ہے جس کی اوس کو تشبیہ دے سکیں وہ ہمارے
نہایت مخفی ارادوں پر بھی آگاہ رہتا ہے۔ بغیر کسی اسباب کے موجود ہے
اخلاق اور عقل کا کمال جو اسکو حاصل ہے وہ اس کو اپنی ہی ذات سے حاصل ہے
ان بڑے بڑے حقایق کو پیغمبر نے مشہور کیا اور اسکے پیرووں نے اون
کو نہایت مستحکم طور سے قبول کیا اور قرآن کے مفسروں نے معقولات
کے ذریعہ سے انکی تشریح و تصریح کی۔ ایک حکیم جو خدا تعالےٰ کے وجود اور
اوسکے صفات پر اعتقاد رکھتا ہو مسلمانوں کے مذکورہ بالا عقیدہ کی نسبت

یہ کہہ سکتا ہوں کہ وہ ایسا عقیدہ ہے جو ہمارے موجودہ ادراک اور قوائے عقلی
سے بہت بڑھکر ہے اسلئے کہ جب ہمنے اس لامعلوم (یعنی خدا) کو زمان اور
مکان اور حرکت اور مادہ اور حس اور تفکر کے اوصاف سے مبرا کردیا تو
پھر ہمارے خیال کرنے اور سمجھنے کے لئے کیا چیز باقی رہی سوہ اصل اولی
(یعنی توحید ذات بہ صفات باریتعالے) جسکی بنا عقل اور دحی پر ہے
محمد کی شہادت سے استحکام کو پہونچی۔ چنانچہ اس کے معتقد ہندوستان
سے لیکر مراکو تک موحد کے لقب سے ممتاز ہیں اور تصویروں کے ممنوع
کردینے سے بت پرستی کا خطرہ مٹا دیا گیا (اعجاز التنزیل)۔
(۵) مسٹر جے۔ ایف ہولڈن نے فرائیڈ ایڈلٹ اسکول فاک لینڈ کے ایک
جلسہ میں مذہب اسلام پر تقریر کرتے ہوئے اسلامی توحید کے متعلق اس طرح بیان
کیا ہے

اسلام کا سب سے زبردست عقیدہ یہ ہے کہ خدا کو واحد سمجھا جائے اور
اور اوس کے ساتھ کسی کو شریک نہ لایا جائے۔ اوس کو قادر مطلق رحیم اور
اوس کی محبت کو شفقت والدین سے بھی زیادہ سمجھا جائے۔ قرآن میں
خود ایک موقع پر خدا کی صفات اس طرح بیان کی گئی ہیں کہ وہ قادر مطلق
ہے وہ عادلوں کا عادل ہے۔ وہ ساری دنیا کا مالک ہے۔ وہ عالم و دانا ہے
وہ آسمان و زمین کا بنانے والا ہے وہ موت و حیات کا خالق ہے۔ اسی
کے ہاتھ میں دنیا کی بادشاہت ہے۔ وہ شہنشاہوں کا شہنشاہ ہے
وہ ذوالجلال ہے وہ سریع الحساب ہے۔ وہ منصف ہے وہ صادق ہے
وہ ذرہ ذرہ نیکی و بدی جو انسان کرتا ہے اوس سے واقف ہے۔ اسی کے
ساتھ یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ وہ بادشاہ حقیقی پاک و امن پسند ہے وہ اپنے
بندوں کا حافظ ہے وہ مظلوموں کی پشت پناہ ہے۔ وہ ہادی ہے وہ ہر مصیبت
سے نجات دلانیوالا ہے وہ بیکسوں کا دوست ہے وہ دکھیوں کو تسلی دیتا ہے

بھلائی اوسی کے ہاتھ میں ہے وہ بہت نزدیک ہے۔ وہ بخشایش میں رحیم ہے وہ گناہونکو معاف کرنیوالا ہے اور صبر دینے والا ہے وہ ظاہر و باطن کا جاننے والا ہے (اخبار نیر اعظم مرادآباد مطبوعہ ۱۴ اکتوبر ۱۹۱۵ء)

(۵) مسٹر جان ڈیون پورٹ کتاب اپالوجی فار محمد اینڈ دی قرآن میں فرماتے ہین "قرآن میں ذات باری کی تعریف نہایت مشرح اور صاف ہے اور جو مذہب اسنے اپنی ان خوبیون کے ساتھ قائم کیا ہے وہ وحدانیت الہی کا نہایت پختہ اور شدید نقین ہے اور بجائے اسکے کہ اللہ تعالے کو فلسفیانہ طور پر ایسا مسبب الاسباب مان لیا جائے جو اس عالم کو مقررہ قوانین پر چلا کر خود ایسی شان و عظمت کے ساتھ الگ ہے کہ اوس تک کوئی شے نہیں پہونچ سکتی (بلکہ) قرآن کی روسے وہ ہر وقت حاضر و ناظر ہے اور اسکی قدرت کاملہ ہمیشہ اس عالم میں عامل اور متصرف ہے" (اعجاز التنزیل)

(۶) مسٹر بار سورتھ سمتھ ایم اے اپنی کتاب محمد اینڈ محمدن ازم میں تحریر کرتے ہین "محمد اس لئے آئے کہ ان تمام باطل باتون (جنکو کہ یہودیون اور عیسائیون نے اختیار کر رکھا تھا) جھاڑ و پھیر دین۔ بت وہ کیا ہے؟ زیتون کی لکڑی کے ٹکڑے جو خدا ہونے کا دعوی کرتے ہین۔ فلسفیانہ خیالات اور مذہب کمڑی کا تنا ہوا جالا۔ ان سب کو دور کرو۔ اللہ سب سے بڑا ہے اور اوسکے سوا اور کوئی شے بڑی نہیں ہے۔ یہی مسلمانون کا مذہب ہے اسلام یعنی انسان کو چاہیے کہ خدا کی مرضی پر توکل کرے اور ایسا کرنے میں نہایت خوش ہو۔ یہی مسلمانون کا طرز زندگی ہے۔ ایک معترض یہ سوال کرسکتا ہے کہ ان دونون اصولون مین جو اوپر بیان ہوئے کونسی بات ایسی ہے جسکو یہ کہا جائے کہ وہ نئی تھی یا محمد ہی کو سوجھی تھی۔ بیشک کچھ نئی نہ تھی بلکہ یہ باتیں ایسی پرانی نہیں جیسا کہ موسی کا زمانہ بلکہ فی الحقیقت ایسی پرانی جیسے کہ خود ابراہیم بار بار محمد نے نہایت سنجیدگی سے جتلایا ہے کہ میں عربون کیلئے

کوئی نئی بات لیکر مبعوث نہیں ہوا بلکہ شریعت ابراہیمی کو دوبارہ زندہ کرنے کیلئے آیا ہوں جو ہمیشہ یہاں موجود تھی مگر اس کو سب لوگ بھول گئے یا اوس سے غافل ہو گئے ہیں۔ قوم سے علیحدہ اور غمگین و ناخوش یہودیوں اور آپس مین لڑنے والے تین خدا کے قایل عیسائیوں اور ہر طرح کے مخلوق پرستوں ایک اونٹ ہانکنے والا آیا نہ اس لئے کہ اونکو کوئی بات سکھائے بلکہ اسلئے کہ جو پرانی تھی وہ بھول گئے تھے اونکو یاد دلائے۔ عرب کی زمین پر دو ہزار برس پہلے ایک ایسے شخص (موسیٰ) کو جو جنگل مین اپنے باپ (یعنی خسر) کی بکریان چراتا تھا یہ سادہ مگر چونکا دینے والا پیغام آیا تھا۔ مین وہ ہون جو مین ہون سن اے اسرائیل ہمارا مالک خدا ایک خدا ہے۔ پس جا اور مین تیری زبان کے ساتھ ہونگا اور سکھاؤنگا تجھے جو تجھ کو کہنا چاہئے۔ ان الفاظ کو سن کر برگزیدہ قوم (بنی اسرائیل) افریقہ سے ایشیا مین چلی گئی۔ غلام آزاد ہو گئے اور ایک خاندان ایک قوم بنگیا۔ اسی عرب کی زمین پر اب پھر وہی آواز ایک دوسرے بکریان چرانے والے کو آئی اور ایسے اثر کے ساتھ آئی جو پہلی آواز سے کچھ کم عجیب یا عام طور پر دنیا کو فائدہ پہونچانے مین اوس سے ہرگز کچھ کم نہ تھی یعنی اللہ اکبر۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ یہ رسالت قبول کیگئی اور خدا کے پیغام کا اعلان کیا گیا اور ایک ہی صدی کے اندر اس آواز کی گونج عدن سے انطاکیہ (شام) تک اور سے ویل (اسپین) سے سمرقند تک پھیل گئی اور اس تمام ملک نے اس کی حقیقت کو مان لیا۔" اعجاز التنزیل۔

(۷) ریورنیڈ جی۔ ایم راڈویل۔ ترجمہ قرآن کے دیباچہ مین تحریر کرتے ہین "محمد کی زندگی کا مدعا توحید الہی کا اعلان کرنا تھا اور وہ بیشک اس مین کامیاب ہو گیا۔۔۔۔۔۔ یہ بھی مان لینا ضروری ہے کہ قرآن نے جس طور پر خدا کی ذات کی تعریف بلحاظ اسکی وحدانیت اور تمام جہان کا پروردگار اور عالم اور قادر مطلق ہونیکے بیان کی ہے اس کے لئے وہ نہایت اعلیٰ درجہ کی تعریف کا مستحق ہے اور یہ بھی مان لینا واجب ہے کہ قرآن کو صرف خدائے واحد پر نہایت

پر جوش اور مکمل یقین ہے (اعجاز التنزیل)

(۸) آنریبل سر ولیم میور اپنی کتاب لائف آف محمد میں تحریر کرتے ہیں - انکا (یعنی مکہ اور تمام جزیرہ نمائے عرب کے باشندونکا) مذہب حد درجہ کی بت پرستی تھا اور انکا ایمان ایک مسبب الاسباب مالک علی الاطلاق پر نہ تھا بلکہ غیر مرئی ارواح کے توہم باطل کی ہیئت کا سا انکا ایمان تھا انہیں کی رضامندی مناتے تھے اور انہیں کی ناراضی سے احتراز کرتے تھے. قیامت اور جزا و سزا جو فعل یا ترک کا باعث ہو انکی انہیں خبر نہ تھی. ہجرت سے تیرہ برس پہلے تو مکہ ایسی ذلیل حالت میں بیجان پڑا ہوا تھا مگر اون تیرہ برسوں نے کیا ہی اثر عظیم پیدا کیا کہ سیکڑوں آدمیوں کی جماعت نے بت پرستی چھوڑ کر خدائے واحد کی پرستش اختیار کی اور اپنے اعتقاد کے موافق وحی الہی کی ہدایات کے مطیع و منقاد ہو گئے اوسی قادر مطلق سے بکثرت و بشدت دعا مانگتے اوسی کی رحمت و مغفرت کی امید رکھتے اور حسنات و خیرات اور پاکدامنی اور انصاف کرنے میں سعی کی کوشش کرتے تھے اب انہیں شب و روز اسی قادر مطلق کی قدرت کا خیال تھا اور یہ کہ وہی رزاق ہمارے ادنے حوائج کا بھی خبر گیران ہے ہر ایک قدرتی اور طبعی عطیہ میں ہر ایک امر متعلقہ زندگانی میں اور اپنے خلوت و جلوت کے ہر ایک حادثہ اور تغیر میں اوسی کے ید قدرت کو دیکھتے تھے اور اس سب پر بڑھ کر اس نئی روحانی حالت کو جس میں خوشحال اور وجد کنان رہتے تھے خدا کے فضل خاص و رحمت با اختصاص کی علامت سمجھتے تھے" (اعجاز التنزیل)

یہی مصنف ایک دوسرے مقام پر تحریر کرتے ہیں "خدا کی وحدانیت اور غیر محدود کمالات اور ایک خاص اور ہر ایک جگہ حاضر کی ہوئی قدرت کا مسئلہ آنحضرت کے معتقدان کے دلوں اور جانوں میں ایسا ہی زندہ اصول ہو گیا جیسے کہ خاص آپ کے دل میں تھا"

(۹) سر جان مالکم اپنی کتاب تاریخ ایران جلد دوم میں تحریر کرتے ہیں "ہیچ چیز عالی تر و نیکوتر از عقیدہ اہل اسلام در توحید نمیشود از ان روکہ از ہر طرف روبہ یکے نمایند چنانچہ از آیات و اخبار و آثار و اشعار و اقوال و افعال شان ہمہ ظاہر ہست اینما تولوا فثم وجہ اللہ ہر جا کہ نظر کردم سیمائے تو می بینم او تعالی را مخصوص و شایستہ بندگی می دانند و کس و ہیچ یک را از مخلوقات درین باب باوی شریک و سہیم نمی سازند فقط

تمت بحمدہ